؟؟؟

BP۱۴۷۶

تمام حقوق برای ناشر محفوظ است

منشورات کنگره بین المللی گام دوم انقلاب اسلامی از منظر قرآن و حدیث (٦)
چکیده مقالات کنگره (غیرفارسی)
زیرنظر: دکترمحمدعلی رضایی اصفهانی / به کوشش: محمد یعقوب بشوی-علیرضا شاهین
چاپ اول: ۱۴۰۰ش / ۱۴۴۳ق
ناشر: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله
● **چاپ:** چاپخانه دیجیتال المصطفی صلی الله علیه و آله ● **قیمت:** ؟؟؟ ریال ● **شمارگان:** ۵۰۰

مراکز پخش

➢ ایران، قم، خیابان معلم غربی (حجتیه)، نبش کوچه ۱۸؛
تلفن: ۳۷۸۳۶۱۳۴ ۲۵ ۹۸+ تلفکس: (داخلی۱۰۵)/۳۷۸۳۹۳۰۵ ۰۲۵
➢ ایران، قم، بلوار محمد امین، سه‌راه سالاریه. تلفن: ۳۲۱۳۳۱۰۶ ـ ۰۲۵

miup@pub.miu.ac.ir http://buy-pub.miu.ac.ir pub_almustafa

با تشکر از دست‌اندرکارانی که ما را در تولید این اثر یاری رساندند.

● **مدیر انتشارات:** مصطفی نوبخت ● **ناظر فنی:** سید محمد رضا جعفری
● **مدیر تولید:** جعفر قاسمی ابهری ● **ناظر گرافیک:** مسعود مهدوی
● **ناظر چاپ:** ایوب جمالی

این اثر با حمایت «دبیرخانه حمایت از طرح‌های پژوهشی» معاونت پژوهش حوزه‌های علمیه چاپ شده است.

دبیرخانه حمایت از طرح‌های پژوهشی
۹۲

منشورات کنگره بین المللی گام دوم انقلاب اسلامی از منظر قرآن و حدیث (٦)

چکیده مقالات کنگره (غیرفارسی)

زیر نظر: دکترمحمدعلی رضایی اصفهانی

به کوشش: محمد یعقوب بشوی-علیرضا شاهین

مرکز بین المللی
ترجمه و نشر المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله

سخن ناشر

با پیروزی انقلاب شکوهمند اسلامی و در عصر جهانی‌شدن ارتباطات، پرسش‌ها و چالش‌های نوینی در حوزه علوم انسانی، فراروی اندیشمندان مسلمان قرار گرفت که برخاسته از مسئولیت دشوار حکومت در این عصر است؛ دورانی که پایبندی به دین و سنت در مدیریت همه‌جانبه کشورها بسیار چالش‌برانگیز می‌نماید.

ازاین‌رو، مطالعات و پژوهش‌های به‌روز، جامع، منسجم و کاربردی در حوزه دین، بر اساس معیارهای معتبر جهانی و اندیشه‌های ناب و ژرف، بایسته و ضروری است و جلوگیری از انحرافات فکری و تربیتی پژوهندگان حوزه دین، مهم و مورد عنایت بنیان‌گذاران این شجره طیّبه، به‌ویژه معمار بزرگ انقلاب اسلامی، امام خمینی رحمه‌الله‌علیه و مقام معظم رهبری مدظله می‌باشد.

جهانی‌شدن و گسترش سلطه فرهنگی غرب در سایه رسانه‌های فرهنگی و ارتباطی، اقتضا دارد که دانش‌پژوهان و علاقه‌مندان به این مباحث، با اندیشه‌های بلند و ارزش‌های متعالی آشنا شوند و این مهم، با ایجاد رشته‌های تخصصی، تولید متون جدید و غنی، گسترش دامنه آموزش و تربیت سازمان‌یافته دانشجویان به سرانجام خواهد رسید. این فرایند، گاه در پرداختن به مباحث بنیادین و تدوین متون تخصصی تعریف می‌شود و گاه در نگارش بحث‌های علمی، اما نه‌چندان پیچیده و تخصصی به ظهور می‌رسد.

بالندگی مراکز آموزشی، در گرو نظام آموزشی منسجم، قانونمند و پویاست. بازنگری در متن‌ها و شیوه‌های آموزشی و پژوهشی و به‌روز کردن آنها نیز این انسجام و پویایی و در نتیجه، نشاط علمی مراکز آموزشی و پژوهشی را در پی دارد.

«جامعة المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله العالمیة» به‌عنوان بخشی از این مجموعه، که رسالت بزرگ تعلیم و تربیت طلاب غیر ایرانی را بر عهده دارد، تألیف متون درسی مناسب را سرلوحه تلاش خود قرار داده و تدوین و نشر متون درسی در موضوعات گوناگون علوم دینی، حاصل این فرایند است.

مرکز بین‌المللی

ترجمه و نشر المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله

کنگره بین المللی گام دوم انقلاب
اسلامی از منظر قرآن وحدیث

امام خامنه‌ای ﷻ:

انقلاب پُرشکوه ملّت ایران که بزرگترین و مردمی‌ترین انقلاب عصر جدید است، تنها انقلابی است که یک چلّه پُرافتخار را بدون خیانت به آرمان‌هایش پشت سر نهاده و در برابر همه وسوسه‌هایی که غیر قابل مقاومت به نظر می‌رسیدند، از کرامت خود و اصالت شعارهایش صیانت کرده و اینک وارد دوّمین مرحله خودسازی و جامعه پردازی و تمدّن‌سازی شده است.

بیانیه گام دوم انقلاب، ۱۳۹۷/۱۱/۲۲
https://farsi.khamenei.ir/message-content?id=41673

تقدیم به:

روح ملکوتی بنیان گذار تمدن نوین اسلامی حضرت روح الله موسوی خمینی ﷺ و شهدای گران‌قدر راه انقلاب اسلامی که با خون خود نهال انقلاب را آبیاری نموده تا به درخت پربار تمدن نوین اسلامی بدل گشته و مقدمات طلوع خورشید عظمای ولایت فراهم گردد.

فهرست

مقدمہ ریاست کنگرہ ____ ۱۳

مقدمہ مدیر علمی ____ ۱۵

مقدمہ معاون علمی ____ ۲۹

اعضای کمیتہ بین الملل کنگرہ ____ ۳۲

مقدمہ مدیر کمیتہ بین الملل ____ ۳۳

۱. چکیدہ مقالات بہ زبان اردو ____ ۳۹

۱-امت مسلمہ میں اتحاد کے عوامل قرآن کی نگاہ میں ____ ۴۰

غلام اصغر-محمد یعقوب بشوی ____ ۴۰

۲. اسلامی معاشرے کی اصلاح میں قیام امام خمینی کا کردار ____ ۴۱

شیر علی نادم شگری ____ ۴۱

۳. اسلام کا عائلی نظام ____ ۴۲

سائرہ سکندر ____ ۴۲

۴. اسلامی انقلاب کے مبادی اور اصول ____ ۴۳

محمد بشیر دولتی ____ ۴۳

۵. اجتماعی عدالت قرآن اور حدیث کی روشنی میں ____ ۴۴

کنیز فاطمہ ____ ۴۴

۶. انسانی تربیت میں دعا کا نقش اور کردار ____ ۴۵

خیر بانو ____ ۴۵

۷-اخوّت قرآن کی تعلیمات کی روشنی میں ____ ۴۶

شیر علی انصاری-محمد یعقوب بشوی ____ ۴۶

۸. امن کی اہمیت قرآن کی روشنی میں ____ ۴۷
نور احمد ____ ۴۷
۹. انسانی حقوق قرآن کی نظر میں ____ ۴۸
سیدہ رباب کاظمی ____ ۴۸
۱۰. انقلاب اسلامی ایران اور نظریہ انکار ختم نبوت، ایک تجزیاتی مطالعہ ____ ۴۹
سید نسیم عباس کاظمی محمد یعقوب بشوی ____ ۴۹
۱۰. امام حسین علیہ السلام کی تحریک کے اہداف میں شہادت اور حکومت کے مفروضہ کا کلامی مطالعہ ____ ۵۰
نجف علی سعادتی۔ محمد یعقوب بشوی ____ ۵۰
۱۱. تحریک نسواں (فیمیزم) کے بنیادی تصورات کا قرآن اور سنت کی روشنی میں تحقیقی اور تنقیدی جائزہ ____ ۵۱
سیدہ تسنیم زہرا ____ ۵۱
۱۲. تزکیہ نفس از نظر قرآن و روایات ____ ۵۳
سارا خاتون ____ ۵۳
۱۳۔ تربیت اولاد کے اصول قرآن اور احادیث کی روشنی میں ____ ۵۴
سائرہ بتول ____ ۵۴
۱۴. حجاب وعفاف کی ضرورت قرآن مجید کی نگاہ میں ____ ۵۵
اشرف حسین سراج ____ ۵۵
۱۵. حجاب کی اہمیت اور ضرورت قرآن اور مغربی تھذیب کی روشنی میں ____ ۵۶
نثار حسین عاملی۔ محمد یعقوب بشوی ____ ۵۶
۱۶. حفظ قرآن کی افادیت اور اسکے اثرات ____ ۵۸
سیدہ افشین فاطمہ جعفری ____ ۵۸
۱۷۔ حضرت علی علیہ السلام کی تفسیری خدمات ____ ۵۹
تہمینہ بتول۔ عبدالرؤف زاہد ____ ۵۹
۱۸. قرآن کے نقطہ نظر سے مثبت معاشرتی تبدیلی کے عوامل ____ ۶۰
محمد یعقوب بشوی ____ ۶۰
۱۹. قرآن کی روشنی میں اجتماعی زندگی پر ایمان کے آثار ____ ۶۱
محمد اصغر۔ محمد یعقوب بشوی ____ ۶۱
۲۰. قرآن کی نگاہ میں دینی مبلغ کی صفات ____ ۶۳
محمد حسین چمن آبادی۔ محمد یعقوب بشوی ____ ۶۳
۲۱. قرآن کریم کی نگاہ میں انسانی معاشرے کی تشکیل نو میں محبت کا کردار ____ ۶۴
سید نعیم حسین شاہ۔ محمد یعقوب بشوی ____ ۶۴

۲۲-قرآن کی روشنی میں وحدت کی اہمیت وضرورت ۶۵
ثمینہ وزیر ۶۵
۲۳. قرآن اور روایات کی روشنی میں طلاق کے عوامل، نقصانات اور اس کا راہ حل ۶۶
مہربانو شیر خان ۶۶
۲۴. قرآن کی روشنی میں خودفراموشی کے معناشناسی کا تحقیقی جائزہ ۶۷
نوشابہ نادر ۶۷
۲۵-قرآن اور احادیث کے نقطہ نظر سے خاندانی طرز زندگی کے تعمیری اور تخریبی عوامل کا مطالعہ ۶۸
محمد حسین حافظی ۶۸
۲۶-قرآن کی نظر میں خودسازی کا اثر معاشرہ سازی پر ۶۹
عروج زہراء- محمد یعقوب بشوی ۶۹
۲۷-قرآن کی نگاہ سے رہبری کی شرائط اور اس کا امت اسلامی کی بیداری میں کردار کا ایک جائزہ ۷۰
فرح زیدی ۷۰
۲۸. قرآن اور احادیث میں عورت کا مقام ۷۱
سحر بتول ۷۱
۲۹. طاغوتی مظالم کی انتہا اور انقلاب اسلامی کی ترقی کی ابتدا ۷۲
غلام مرتضی انصاری- محمد یعقوب بشوی ۷۲
۳۰. سورہ بینہ کی ساتویں آیت کی روشنی میں کامیاب جماعت کا تعارف ۷۳
حافظ اکرم رضا ۷۳
۳۱. عالمی امن قائم کرنے کے تین بنیادی اصول امام علی علیہ السلام کی نگاہ میں ۷۴
زوار حسین مطہری ۷۴
۳۲. عالمی سیاست پر امام خمینی (س ح) اور انقلاب اسلامی ایران کے اثرات ۷۵
فرمان علی سعیدی شگری ناصر باقری بیدی ہندی ۷۵
۳۳. عصر غیبت میں خواتین کی ذمہ داریاں ۷۷
رباب حسن ۷۷
۳۴-معاشرتی تبدیلیاں اور استاد یعقوب بشوی کے سماجی ارتقا کے نظریے کا تجزیاتی مطالعہ ۷۸
مقدر عباس- سید بہادر علی زیدی- ناصر باقری بیدی ہندی ۷۸
۳۵-معاشرتی تکامل میں اخلاقیات کا اثر قرآن کی روشنی میں ۸۰
اشرف حسین موحدی- محمد یعقوب بشوی ۸۰
۳۶. معاشرتی اصلاح کے لیے امام رضا (علیہ السلام) کی سیاسی سیرت ۸۱
شیر محمد مقدسی ۸۱

۳۷- مثبت معاشرتی تبدیلی کے عوامل قرآنی نگاہ میں ۸۳
یداللہ صالحہ - محمد یعقوب بشوی ۸۳
۳۸. نوجوانوں کے اخلاقی برائیوں کے عوامل واسباب اور اس کا راہِ حل قرآن وحدیث کی روشنی میں ۸۴
عشرت ممتاز علی ۸۴
۳۹- نظر بد، حقیقت، نظریات اور علاج ۸۵
رباب ملکوتی ۸۵
۴۰. عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں ۸۶
حافظ اکرم رضا- محمد یعقوب بشوی ۸۶
۴۱. مخالفان کی پیغمبروں سے دشمنی کے عوامل و وجوحات ۸۷
صایمہ ۸۷
۴۲. مضبوط گھرانے کے اصول ۸۸
کنیز فاطمہ نگری ۸۸
۴۳- فلسفہ انقلاب اسلامی قرآن وحدیث کی نظر میں ۸۹
سکندر علی بہشتی ۸۹
۴۴-زندہ معاشرے کی خصوصیات قرآن کی روشنی میں ۹۰
امداد حسین عابدی- محمد یعقوب بشوی ۹۰
۴۵. شرک کی اقسام اور دلائل ۹۱
سیدہ فاطمہ زہراء نقوی ۹۱
۴۶. شرعی حجاب کی حدود اور فوائد ۹۲
عاصمہ ملانو ۹۲
۴۷. شفاعت قرآن واحادیث کی نگاہ میں ۹۴
افسانہ بتول ۹۴
۴۸. دور حاضر میں رزق حلال کے راستے میں حائل رکاوٹیں اور انکا حل ۹۵
عاصمہ ملانو ۹۵
۴۹- دنیا کی حالت ظہور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے بعد اور رجعتِ معصومین؟عم؟ پر ایک نظر ۹۶
گل زہراء ۹۶
۵۰. یہودیوں اور عیسائیوں میں نجات دھندہ (savior) کا نظریہ ۹۷
سیدہ سمیہ مصباح الہدیٰ رضوی ۹۷
۵۱. قرآن کی نظر میں انسانی حقوق کا جائزہ ۹۸
محمد عسکری (ممتاز) ۹۸

۵۲. بصیرت، آیات و روایات کی روشنی میں ۹۹
صادق رضا قمی- حسن رضا قمی جلالپوری ۹۹
۵۳. مہدوی عدالت، قائد انقلاب کی نظر میں ۱۰۰
صادق رضا قمی- حسن رضا قمی جلالپوری ۱۰۰
۵۴. امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف، قائد انقلاب کی نظر میں ۱۰۱
صادق رضا قمی- حسن رضا قمی جلالپوری ۱۰۱
۵۵. انسان کو رسم و رواج اور خرافات سے آزادی دینے میں دین کا کردار (آیت اللہ خامنہ ای کے نظریات کی روشنی میں) ۱۰۲
عزیزہ فاطمہ صبوحی ۱۰۲
۵۶. معاشرتی ترقی میں بصیرت کا کردار قرآن کی نظر میں ۱۰۳
غلام اصغر- محمد یعقوب بشوی ۱۰۳

۲. چکیدہ مقالات بہ زبان انگلیسی ۱۰۵

۳. چکیدہ مقالات بہ زبان عربی ۱۶۹
۱. اِنموذ التحول الثقافی الاجتماعی فی منظور القرآن الکریم ۱۷۲
دارمی ابو بکر ۱۷۲
۲. بیان القائد فی الخطوۃ الثانیۃ للثورۃ و مبانی نمط الحیاۃ الاسلامی وفقا لسیرۃ حیاۃ السیدۃ الزہراء علیہا السلام ۱۷۳
نہی القطرانی ۱۷۳
۳. المبادئ الأساسیۃ الثلاثیۃ للسلام العالمی فی نظر الإمام علی علیہ السلام ۱۷۴
فدا حسین الحلیمی ۱۷۴
محمد یعقوب البشوی ۱۷۴
۴. عقیدۃ ختم النبوۃ عند المیرزا غلام احمد القادیانی (عرض و تحلیل و نقد) ۱۷۵
مصطفیٰ علی فخری ۱۷۵
۵. المدینۃ المہدویۃ والحضارۃ الإسلامیۃ (مدینہ مہدوی و تمدن اسلامی) ۱۷۷
سید عباس حسینی ۱۷۷
۶. عزاء الحسینی علی ضوء کلام الإمام الرضاء علیہ السلام ۱۷۸
ممتاز حسین کہرمنگی ۱۷۸
۷. المساواۃ بین الزوجین من وجہۃ نظر القرآن ۱۷۹
دارمی ابو بکر (ساحل عاج) ۱۷۹
۸- تحلیل و دراسۃ إسلوب الإیجاز بالحذف فی سورۃ القصص ۱۸۰
موسی دیاباتہ ۱۸۰

۴. چکیده مقالات به زبان روسی، فرانسه و آلمانی ______ ۱۸۱
چکیده مقالات به زبان فرانسه ______ ۱۸۳
چکیده مقالات به زبان آلمانی ______ ۱۸۵
۵. چکیده مقالات به زبان آذری، هندی، بنگالی، اندونزیایی، برمه‌ای، بلتی، تاجیکی، ترکی و سندی ______ ۱۸۷
چکیده مقالات به زبان هندی ______ ۱۹۱
چکیده مقالات به زبان بنگالی ______ ۱۹۳
چکیده مقالات به زبان اندونزی ______ ۱۹۶
چکیده مقالات به زبان برمه‌ای ______ ۱۹۷
چکیده مقالات به زبان بلتی ______ ۲۰۱
چکیده مقالات به زبان تاجیکی ______ ۲۰۳
چکیده مقالات به زبان ترکی ______ ۲۰۴
چکیده مقالات به زبان سندی ______ ۲۰۵

مقدمه ریاست کنگره

بسم الله الرحمن الرحیم

قرآن به‌عنوان کتاب هدایت، تبیان هر چیزی است که سعادت دنیوی و اخروی انسان در گرو آن است. آموزه‌های وحیانی قرآن، به گونه‌ای است که هر کسی در هر سطحی از ادراک و دانش که باشد می‌تواند نیازهای اندیشه‌ای و انگیزشی خود را از آن تأمین کند.

از طرف دیگر هر انسانی نیازمند الگوهای عینی و ملموسی است که به او نشان دهند که آثار و برکات راه چیست و چگونه می‌توان به سلامت به مقصد و مقصود رسید. ازاین‌رو خداوند، پیامبر مکرم ﷺ و عترت طاهره آن حضرت را به‌عنوان «مبین» و اسوه‌های عینی و عملی حسنه برای مردمان شمرده تا ایشان را سرمشق خویش قرار دهند.

بر اساس بیان قرآن نتیجه تمسک به عروة الوثقی الهی و حبل الله المتین که همان قرآن و عترت است، هدایت در صراط مستقیم و رهایی از گمراهی و گمگشتگی در ظلمت‌ها است.

امروز که جهان به شدت گرفتار فتنه‌های گوناگون است، نیاز بشر به این مشعل هدایت برای برون رفت از بحران‌ها بیش از هر زمان دیگر است.

انقلاب اسلامی و گفتمان برآمده از آن در چارچوب و با محوریت اسلام ناب محمدی ﷺ به دنبال ارائه نظام جامع تمدن اسلامی در جهان معاصر است. امامان انقلاب اسلامی بر آن بوده و هستند تا تمدن نوین اسلامی را شکل دهند و الگویی عینی از زیست مؤمنانه در جهان معاصر را به بشریت ارائه کنند.

بیانیه گام دوم انقلاب اسلامی که مقام معظم رهبری ﷺ ابلاغ فرمودند، در حقیقت منشوری مبتنی بر آموزه‌های وحیانی قرآن کریم است که شکل‌گیری تمدن نوین اسلامی را مدنظر قرار داده و بنا دارد جهت گیری‌ها را در راستای تحقق آن سامان دهد.

تحلیل بیانیه گام دوم انقلاب اسلامی و شناسایی و تبیین مبانی و اصول قرآن و حدیثی آن بی‌شک می‌تواند راهگشای تحقق آرمان‌های گفتمان انقلاب اسلامی باشد. جامعة المصطفی العالمیة در همین راستا و بر اساس رسالت و مأموریت خویش اقدام به برگزاری همایشی با موضوع تبیین مبانی و اصول قرآنی و حدیثی بیانیه گام دوم انقلاب اسلامی نمود.

ضمن تقدیر و تشکر از برگزارکنندگان این همایش ارزشمند به‌ویژه همکاران گرامی در مجتمع آموزش عالی قرآن و حدیث و همچنین فضلا و اساتیدی که با ارائه بیش از ۱۰۸۰مقاله به دبیرخانه دائمی همایش قرآن و حدیث المصطفی در این رویداد بزرگ علمی مشارکت داشته‌اند برای همگان توفیق خدمت به ساحت قرآن کریم را از خدای بزرگ مسألت دارم.

و السلام علیکم و رحمة الله و برکاته

علی عباسی

آذرماه ۱۴۰۰

مقدمه مدیر علمی

بسم الله الرحمن الرحیم

﴿إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا﴾؛ (اسراء، آیه ۹).

قرآن کریم نوری در ظلمات جهل و کفر و شرک و خرافات جاهلیت بود جهان را در چهارده قرن پیش روشن ساخت و انقلابی در جهان برپا کرد که گام اول آن در عصر پیامبر اسلام صلی‌الله‌علیه‌وآله برداشته شد و گام دوم آن در عصر امام علی علیه‌السلام برداشته شد و گام‌های بعدی توسط امامان اهل‌بیت علیه‌السلام پیموده شد وگام آخر آن توسط مهدی آل محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله برداشته خواهد شد.

یکی از جلوه‌های این انوار الهی در انقلاب اسلامی ایران در سال ۱۳۵۸شمسی درخشید و گام اول آن توسط امام خمینی رحمه‌الله‌علیه برداشته شد و تا چهل سال ادامه یافت، و اینک گام دوم آن توسط جانشین علی وار ایشان امام خامنه‌ای مدظله برداشته می‌شود و می‌رود تا این انقلاب به دست صاحب اصلی آن حضرت بقیه الله عجل‌الله‌تعالی‌فرجه‌الشریف داده شود تا گام نهایی آن به دست ایشان رقم بخورد (ان شاءالله) حضرت امام خامنه‌ای مدظله برای پیمودن گام دوم انقلاب اسلامی بیانیه‌ای گرانسنگ صادر فرمودند و برنامه‌ای راهبردی و آینده پژوهانه را ترسیم نمودندکه چراغ راه ایران و امت اسلامی باشد.

از آنجاکه مفاد این بیانیه مستند به آیات قرآن کریم و احادیث اهل‌بیت علیهم‌السلام است. دانشوران «مجتمع آموزش عالی قرآن و حدیث جامعة المصطفی العالمیه» بر خود فرض دیدند که بیانیه گام دوم انقلاب اسلامی از منظر قرآن و حدیث اهل‌بیت علیهم‌السلام تبیین کنند تا

مبانی، مستندات و لوازم قرآنی حدیثی محتوای عالی این بیانیه روشن گردد و زیر ساخت فرهنگی جهت عملیاتی شدن بیانیه گام دوم فراهم گردد.

بر این یک ماه بعد از صدور بیانیه گام دوم در ۲۲ بهمن ۱۳۹۷ شمسی یعنی در اسفند ۱۳۹۸ شمسی نخستین جلسات کنگره بین‌المللی گام دوم انقلاب اسلامی از منظر قرآن و حدیث برگزار شد و شروع آن اعلام شد.

لیکن مراحل اداری و مقدمات کار در سال ۱۳۹۸ شمسی انجام و جذب مقالات و نشست‌های علمی آن آغاز شد و با استقبال زیاد قرآن پژوهان و مراکز علمی روبه‌رو شد لیکن به‌خاطر شیوع بیماری کرونا (اسفند ۱۳۹۸ش) برگزاری اجلاس نهایی کنگره به تاخیر افتاد تا در زمستان ۱۴۰۰شمسی این شجره طیبه به بارنشست و به همت همکاران کنگره به‌ویژه قائم مقام مدیر و معاون علمی کنگره حجت‌الاسلام والمسلمین محمد امینی تهرانی و با حمایت خاص ریاست جامعة المصطفی العالمیه حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر عباسی و دیگر مسئولان؛ کاری عظیم سامان یافت که در زمره بزرگترین کنگره‌های تاریخ ایران گشت، والحمدلله رب العالمین.

گزارش اجمالی کنگره

۱. اهداف کنگره:

همایش گام دوم دارای اهدافی است که در ذیل به آن اشاره می‌گردد:

۱. تبیین مبانی گام دوم از منظر قرآن و حدیث

۲. تبیین راهکارهای اجرایی گام دوم از منظر قرآن و حدیث

۳. تبیین جایگاه قرآن و حدیث در گام دوم انقلاب اسلامی

۴. تقویت و تعمیق گام دوم انقلاب اسلامی در اندیشه دینی

۵. تبیین الگوی قرآنی و حدیثی انقلاب اسلامی برای جهانیان

۶. تبیین نقش نهادهای قرآنی به‌ویژه در جامعة المصطفی العالمیه در گام دوم انقلاب اسلامی

۷. تبیین مبانی گام دوم انقلاب اسلامی انقلاب با توجه به آموزه‌های قرآنی و حدیثی.

۲. محورهای کنگره:

گام دوم، عقلانیت و قرآن و حدیث	گام دوم، علوم روز و قرآن و حدیث
گام دوم، تمدن و قرآن و حدیث	گام دوم، سبک زندگی قرآنی و حدیثی
گام دوم و غرب و شرق	گام دوم و آینده‌پژوهی
گام دوم و دانش‌های قرآنی و حدیثی	راهکارهای اجرایی‌سازی گام دوم از منظر قرآن و حدیث
مبانی و مستندات قرآنی و حدیثی بیانیه گام دوم	رسالت طلاب جامعة المصطفی العالمیه در تحقق بیانیه گام دوم
نقش جوانان در تحقق بیانیه بیانیه گام دوم	نقش بانوان و خانواده در گام دوم انقلاب اسلامی

۳. شورای سیاست‌گذاری کنگره

حضرت حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر عباسی رئیس جامعة المصطفی العالمیه	حضرت آیت‌الله اعرافی رئیس هیئت امنای جامعة المصطفی العالمیه و ریاست حوزه‌های علمیه
حضرت حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر قنبری معاونت ارتباطات و بین‌الملل جامعةالمصطفی العالمیه	حضرت حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر عبادی معاونت پژوهش جامعة المصطفی العالمیه
حضرت حجت‌الاسلام والمسلمین محمدی عراقی مسئول دفتر مقام معظم رهبری در قم	حضرت حجت‌الاسلام والمسلمین دکترجزایری معاونت آموزش جامعة المصطفی العالمیه
حضرت حجت‌الاسلام والمسلمین دکترجزایری معاونت آموزش جامعة المصطفی العالمیه	حضرت حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر رستم نژاد معاونت آموزش حوزه‌های علمیه
حضرت حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمدعلی رضایی اصفهانی رئیس مجتمع عالی قرآن وحدیث	حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمد فاکرمیبدی رئیس مدرسه عالی قرآن وعلوم
حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر حسین علوی مهر رئیس مدرسه عالی تفسیر	حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمد امینی تهرانی رئیس مدیر گروه علمی قرائات
حجت‌الاسلام والمسلمین سیدیوسف موسوی معاونت پژوهش مجتمع قرآن و حدیث	حجت‌الاسلام والمسلمین محمد حسن پیرولی معاونت آموزش مجتمع قرآن و حدیث
حجت‌الاسلام والمسلمین مسلم احمدلومعاون فرهنگی تربیتی مجتمع قرآن و حدیث	حجت الاسلام والمسلمین حسن رضایی رییس پژوهشگاه المصطفی

۴. شورای علمی کنگره

حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر رضایی اصفهانی ریاست محترم مجتمع عالی قرآن و حدیث	حجت الاسلام والمسلمین دکتر محمد حسن زمانی معاون اجتماعی حوزه‌های علمیه
حجت الاسلام والمسلمین دکتر محمد فاکر میبدی ریاست مدرسه عالی قرآن وعلوم	حجت الاسلام والمسلمین دکتر عبد الکریم بهجت پور ریاست حوزه‌های علمیه خواهران
حجت الاسلام والمسلمین دکتر حسین علوی مهر ریاست مدرسه عالی تفسیر و علوم قرآن	حجت الاسلام والمسلمین دکتر عبد الکریم بی‌آزار شیرازی

حجت الاسلام والمسلمین دکتر محمد امینی تهرانی مدیر گروه علوم و فنون قرائات مجتمع عالی قرآن و حدیث	حجت الاسلام والمسلمین دکتر محمد حسن پیرولی معاون آموزش مجتمع آموزش عالی قرآن و حدیث
حجت الاسلام والمسلمین دکتر سید حیدر طباطبائی مدیر گروه علوم حدیث مجتمع عالی قرآن و حدیث	حجت الاسلام والمسلمین دکتر محمد حسین محمدی عضو هیئت علمی جامعة المصطفی العالمیه
حجت الاسلام والمسلمین دکتر سید یوسف موسوی معاون پژوهش مجتمع عالی قرآن و حدیث	حجت الاسلام والمسلمین دکتر صاعد رازی نماینده انتشارات انقلاب اسلامی و سایت اینترنتی مقام معظم رهبری
حجت الاسلام والمسلمین دکتر محمد جواد اسکندرلو مدیر گروه علوم قرآن مجتمع عالی قرآن و حدیث	حجت الاسلام والمسلمین دکتر محمد رضا ستوده‌نیا عضو هیئت علمی دانشگاه اصفهان
حجت الاسلام والمسلمین حسین شیرافکن عضو هیئت علمی جامعة المصطفی العالمیه	حجت الاسلام والمسلمین دکتر روشن ضمیر معاون پژوهش دانشگاه علوم اسلامی رضوی
حجت الاسلام والمسلمین دکتر مهدی رستم نژاد معاون آموزش حوزه‌های علمیه سراسر کشور	حجت الاسلام والمسلمین دکتر سید عیسی مسترحمی مدیر گروه قرآن و علوم طبیعی مجتمع عالی قرآن و حدیث
دکتر حمیدرضا طوسی عضو هیئت علمی جامعة‌المصطفی	حجت‌الاسلام دکتر غلام جابر جعفری از کشور پاکستان و نمایندگی روسیه
حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمد یعقوب بشوی از کشور پاکستان	دکتر فائق ولی زاده از کشور روسیه
دکتر رییس اعظم شاهد از کشور هندوستان	دکتر سید علی سید اف از کشور تاجیکستان

۵. ارکان کنگره

مدیر علمی: حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر رضایی اصفهانی (ریاست مجتمع عالی قرآن و حدیث)

معاونت علمی: حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمدامینی تهرانی

معاونت اجرایی: حجت‌الاسلام والمسلمین سید یوسف موسوی

مسئول دبیرخانه: حجت‌الاسلام والمسلمین علیرضا شاهین

۶. کمیته اجرایی کنگره

معاون علمی کنگره و قائم مقام مدیر: حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمدامینی تهرانی

معاون اجرایی کنگره: حجت‌الاسلام والمسلمین سید یوسف موسوی

معاون پیشتیبانی و منابع انسانی: حجت الاسلام والمسلمین خلیل زاد

معاون ارتباطات و بین‌الملل: جناب آقای حسین حیدری

معاون فرهنگی مجتمع عالی قرآن و حدیث: حجت الاسلام والمسلمین احمدلو

دبیرخانه کنگره

مسئول دبیرخانه: حجت‌الاسلام والمسلمین علیرضا شاهین

مسئول ارزیابی: حجت‌الاسلام والمسلمین مهدی جهانی

مسئول روابط عمومی: حجت‌الاسلام والمسلمین عقیل یوسفی

مسئول سایت و نشست‌های علمی: حجت‌الاسلام والمسلمین محمدرضا حقیقت سمنانی

۷. کمیته‌های علمی کنگره

اول: کمیته گام دوم علوم عقلی و قرآن و حدیث

مدیر کمیته: حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر مهدی رستم نژاد	دبیر کمیته: حجت‌الاسلام دکتر محمدجواد دشتی

اعضای کمیته:

حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمد مهدی گرجیان	حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمد باقر قیومی
حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر مصطفی عزیزی علویجه	حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمد تقی یوسفی
حجت الاسلام والمسلمین دکتر احمد غفاری	

دوم: کمیته گام دوم علوم روز و قرآن و حدیث

مدیر کمیته: حجت‌الاسلام دکتر سیدعیسی مسترحمی	دبیر کمیته: حجت‌الاسلام والمسلمین مهدی جهانی

اعضای کمیته:

حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمد حسین صاعد رازی	حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر عباسعلی واشیان
حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر علی آقاصفری	جناب حجت‌الاسلام والمسلمین میثم ناظمی
حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر حامد دادسرشت تهرانی	حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر مهدی همتیان
حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر عبدالمومن حکیمی	حجت‌الاسلام و المسلمین دکتر عبدالله توکلی
حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمدحسین رفیعی	

سوم: کمیته گام دوم تمدن و قرآن و حدیث

مدیر کمیته: حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر حسین علوی مهر	دبیرکمیته: حجت الاسلام والمسلمین محمدرضا حقیقت

اعضای کمیته:

حجت‌الاسلام والمسلمین عباس الهی	حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر سیدحسین شفیعی دارابی
حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمدهادی منصوری	حجت‌الاسلام والمسلمین سیدرضی زکی مرتضوی

چهارم: کمیته گام دوم سبک زندگی قرآنی و حدیثی

مدیر کمیته: حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر رضایی آدریانی	دبیر کمیته: جناب آقای محمد زینلی

اعضای کمیته:

حجت‌الاسلام والمسلمین سید ابراهیم ملکی	حجت‌الاسلام والمسلمین حمید الهی دوست
حجت‌الاسلام والمسلمین محمد قربانی مقدم	حجت‌الاسلام والمسلمین محسن جلالی
جناب آقای محسن برقی کار	جناب آقای دکتر احمدی فراز
سرکار خانم زهرا توکلی	سرکار خانم زهرا سهرابی

پنجم: کمیته گام دوم، انقلاب اسلامی و غرب و شرق از منظر قرآن و حدیث

مدیر کمیته: حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمدحسن زمانی	دبیر کمیته: حجت‌الاسلام دکتر باقر ریاحی مهر

اعضای کمیته:

حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمد جواد نوروزی	جناب آقای دکتر غلام حسین مقیمی
جناب آقای دکتر حسن رضایی هفتادر	جناب آقای دکتر سید حسین علوی
حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر عباسعلی براتی یزدی	حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر باقر ریاحی مهر

ششم: کمیته گام دوم، و دانش‌های قرآنی و حدیثی

مدیر کمیته: حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر فاکر میبدی	دبیرکمیته: حجت‌الاسلام دکتر عبدالله جبرئیلی

اعضای کمیته:

حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمدامینی طهرانی	حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر عبدالله حاجعلی
حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر سیدحیدر طباطبائی	حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر محمدصادق یوسفی مقدم

هفتم: کمیته گام دوم آینده‌پژوهی قرآنی و حدیثی

مدیر کمیته: حجت‌الاسلام دکتر غلامرضا بهروزی لک	دبیرکمیته: حجت‌الاسلام والمسلمین علیرضا شاهین

اعضای کمیته:

دکتر اسماعیل شراهی	حجت‌الاسلام والمسلمین دکترسیدجعفر رحمان
حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر احمد کوهی	دکتر محمد رحیم عیوضی

هشتم: کمیته تخصصی بانوان

مدیر کمیته: سرکار خانم زینب بهجت پور	دبیرکمیته: سرکارخانم دکتر سمیه کامرانی

اعضای کمیته:

سرکارخانم دکتر زینب طیبی	سرکار خانم دکتر طاهره ماهرو زاده
سرکار خانم دکتر رقیه جاویدی	سرکار خانم دکتر عاطفه صادقی
سرکار خانم دکتر راضیه زارعی	سرکار خانم دکتر معصومه شریفی

نهم: کمیته بین‌الملل

مدیرکمیته: حجت‌الاسلام دکتر محمدیعقوب بشوی از پاکستان	دبیرکمیته: حجت‌الاسلام والمسلمین محمد عسکری از پاکستان

اعضای کمیته:

جناب آقای دکتر غلام جابر محمدی از پاکستان	جناب آقای دکتر رئیس اعظم شاهد از پاکستان
جناب آقای سیدمجتبی رضوی از هندوستان	دکتر ترلان سیف الله اف از آذربایجان
دکتر منظر بیاتی از عراق	جناب آقای استیفان شفر از آلمان
جناب آقای رحمان دهلان از اندونزی	جناب آقای عبدالقادر محمد بلو از نیجریه
جناب آقای عباس خان فاضل اف از تاجیکستان	

۸. آثار کنگره

۱. شناخت نامه کنگره	۲. منبع شناخت بیانیه گام دوم
۳. نشست‌ها، کرسی‌ها و کارگاه‌های کنگره	۴. چکیده مقالات کنگره (فارسی) (جلد اول)
۵. چکیده مقالات کنگره (فارسی) (جلد دوم)	۶. چکیده مقالات کنگره (غیر فارسی)
۷. علم و عقل در گام دوم انقلاب اسلامی	۸. علوم و بیانیه گام دوم (جلد اول) (علوم اجتماعی. اقتصاد. سیاست. مدیریت)
۹. علوم و بیانیه گام دوم (جلد دوم) (علوم تعلیم و تربیت، روانشناسی و پزشکی)	۱۰. دانش‌های قرآنی در گام دوم (جلد اول)
۱۱. دانش‌های قرآنی در گام دوم (جلد دوم)	۱۲. تمدن نوین اسلامی و گام دوم (جلد اول)
۱۳. تمدن نوین اسلامی و گام دوم (جلد دوم)	۱۴. انقلاب اسلامی و غرب
۱۵. رویکرد قرآنی بانوان به گام دوم	۱۶. آینده‌پژوهی و مهدویت در گام دوم
۱۷. سبک زندگی و گام دوم (جلد اول)	۱۸. سبک زندگی و گام دوم (جلد دوم)
۱۹. مجموعه مقالات غیر فارسی (جلد اول) (زبان اردو)	۲۰. مجموعه مقالات غیر فارسی (جلد دوم) (زبان اردو)
۲۱. مجموعه مقالات غیر فارسی (جلد سوم) (عربی، انگلیسی)	۲۲. مجموعه مقالات غیر فارسی (جلد چهارم) (هندی، آذری، بنگالی، برمه‌ای، آلمانی، اندونیزی، تاجکی، فرانسوی، روسی، ترکی، بلتی و...)

تذکر: تمام آثار در سمیم بررسی و مشابهت‌یابی انجام شد و سه مقاله به‌خاطر مشابهت بالا حذف شد.

۹. مجلات منتشرکننده مقالات کنگره:

۱. مجله علمی قرآن و علم
۲. مجله علمی مطالعات قرائت قرآن
۳. مجله علمی قرآن‌پژوهی خاورشناسان
۴. مجله علمی علوم حدیث تطبیقی
۵. مجله تخصصی مطالعات حدیث‌پژوهی
۶. مجله تخصصی قرآن و علوم
۷. مجله تخصصی مطالعات قرآن‌پژوهی نور وحی

۱۰. کنگره در آینه آمار

تعداد کل چکیده‌ها: ۱۶۹۶	مقالات پذیرفته شده: ۹۵۸
مقالات چاپ شده در مجلات: ۴۲	مجموع مقالات رسیده به کنگره: ۱۰۸۲
مقالات چاپ شده در مجلدات: ۲۸۲	مجلدات منتشرشده: ۲۲
تعداد ارزیابان: ۷۱	تعداد نشست‌ها: ۱۶۳
تعداد کرسی‌های علمی و ترویجی: ۸	تعداد کارگاه‌ها: ۴۰

تذکر: دو جلد مجموعه مقالات کنگره به صورت جداگانه توسط مرکز خواهران هرمزگان منتشر می‌شود.

۱۱. نرم افزارهای کنگره:

مجموعه آثار کنگره بین‌المللی گام دوم انقلاب اسلامی از منظر قرآن و حدیث
تولیدکننده: مرکزکامپیوتری علوم اسلامی نور.

۱۲. ارزیابان مقالات:

آقایان: محمدعلی رضایی اصفهانی، محمدفاکر میبدی، محمدحسن زمانی، مهدی رستم نژاد، غلامرضا بهروزی لک، حسین علوی مهر، سید عیسی مسترحمی، محمد امینی تهرانی، عباس علی واشیان، عباس الهی، محمد حسین صاعد رازی، علی کریم پور قراملکی، عبدالله جبرئیلی، حسن رضا رضایی، علی آقا صفری، محمدرضا حقیقت سمنانی، مهدی جهانی، علی رضا شاهین، محمدباقر ریاحی مهر، محمد جواد دشتی، محمد یعقوب بشوی، محمد عسکری ممتاز، عقیل یوسفی زارمی، سید مجتبی رحمانی، سیدمجتبی رضوی اصیل، سیدرضی زکی مرتضوی، میثم ناظمی، علی فرهمندیان، محمد حسین رفیعی، سید علی حسینی، سعید حسنی، حسین مرکزی مقدم، مجتبی انصاری مقدم، کامران اویسی، مهدی سازندگی، نجات یحیی، مجید ابوالقاسم زاده، عباس جوانشیر، علی اصغر کوراوند، محمدهادی منصوری، محمد حسین محمدی، علی محمد راهی، مهدی همتیان، ابوذر رجبی، حمید رضا کاظمی.

بانوان: زینب بهجت پور، زینب طیبی، نسترن بهرمان، منیژه کاشانی، محبوبه جوکار، معصومه حاجی مقصودی، مریم رمضانیان، نرگس رشیدی راوندی، سیده نفیسه حسینی واعظ، فاطمه طائبی، سمیه پاپی، حمیده کرمی، عفت رمضانیان، صدیقه بهرامی، فاطمه حسین آبادی، مریم افشارویگنی، حدیثه سلیمانی، فهیمه ربیعی، فاطمه قنبری، طاهره سادات ضیاء‌حسینی، فاطمه عطارد، مهدیه علوی فر، طیبه توکلی، سیده معصومه فاطمی، طاهره عبداللهی، زهرا فتحی، الناز جهان پور، راضیه شیرینی، پریوش علیزاده، فاطمه درویشی، صدیقه کاویانی.

۱۳. مراکز علمی همکار کنگره

۱. نهاد نمایندگی مقام معظم رهبری در دانشگاه‌ها	۲. دانشگاه علوم اسلامی رضوی
۳. مرکز ارتباطات و بین‌الملل حوزه‌های علمیه	۴. مرکز پژوهشی قرآن کریم المهدی عجل‌الله‌تعالی‌فرجه‌الشریف
۵. جامعه مدرسین حوزه علمیه قم	۶. مرکز تخصصی قرآن امام علی بن ابیطالب علیه‌السلام
۷. مؤسسه آموزشی پژوهشی امام خمینی رحمه‌الله	۸. مؤسسه پژوهش‌های قرآنی المهدی عجل‌الله‌تعالی‌فرجه‌الشریف
۹. پژوهشکده اعجاز قرآن دانشگاه شهید بهشتی	۱۰. مرکز تخصصی کلام ائمه اطهار علیهم‌السلام
۱۱. پژوهشگاه علوم و فرهنگ اسلامی	۱۲. مرکز آموزش تخصصی تفسیر وعلوم قرآن
۱۳. دانشگاه علوم ومعارف قرآن کریم قم	۱۴. دانشگاه میبد
۱۵. دانشگاه معارف	۱۶. انجمن‌ها و قطب‌های علمی حوزه علمیه قم
۱۷. رادیو معارف	۱۸. شبکه قرآن و معارف سیمای جمهوری اسلامی ایران
۱۹. مؤسسه مطالعات اسلامی	۲۰. مرکز تخصصی امام خمینی رحمه‌الله
۲۱. دانشگاه امام صاق علیه‌السلام	۲۲. دانشگاه قم
۲۳. مرکز تخصصی تفسیر ائمه اطهار علیهم‌السلام	۲۴. دانشگاه علوم و معارف قرآن کریم اصفهان
۲۵. انجمن قرآن‌پژوهی حوزه	۲۶. دانشگاه علامه طباطبائی رحمه‌الله
۲۷. جامعه الزهرا علیهاالسلام	۲۸. مرکز مدیریت حوزه علمیه خواهران
۲۹. پژوهشگاه امام صاق علیه‌السلام	۳۰. سیلیویکا
۳۱. مؤسسه فتوح اندیشه	۳۲. دانشگاه آزاد اسلامی
۳۳. دانشکده شهید محلاتی	۳۴. دانشگاه فرهنگیان
۳۵. معاونت پژوهش حوزه‌های علمیه	۳۶. دانشگاه اشرفی اصفهان
۳۷. نمایندگی المصطفی اصفهان	۳۸. پژوهشگاه المصطفی

۱۴. نشانی پایگاه اطلاع رسانی کنگره

http: //hamayesh.miu.ac.ir/hadith/fa

نشانی کانال کنگره در پیامرسان ایتا

https: //eitaa.com/Conferencegam2

سخن پایانی

در پایان لازم است از همه کارگزاران کنگره به‌ویژه مدیران محترم کمیته‌های علمی کنگره، معاونان محترم حجج اسلام دکتر امینی تهرانی و موسوی و اعضای دبیرخانه که با زحمات شبانه روزی و نویسندگان و ارزیابان محترم کتاب‌ها و مقالات و نیز همه کسانی که در آماده‌سازی آثار و برگزاری کنگره زحمت کشیدند به‌ویژه مسئول محترم انتشارات بین‌المللی المصطفی حجت‌الاسلام والمسلمین نوبخت و همکاران انتشارات و ریاست امور مشترک مجتمع عالی امام خمینی رحمه‌الله‌علیه حجت‌الاسلام والمسلمین زهادت و به صورت خاص ریاست جامعة المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله العالمیه حجت‌الاسلام والمسلمین دکتر عباسی و معاون پژوهش المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله حجت‌الاسلام والمسلمین عبادی و نیز معاونت پژوهش حوزه‌های علمیه حجت الاسلام والمسلمین مقیمی که حمایت خاص از این کنگره نموده‌اند، تشکر کنم. اجرهم علی الله.

والحمدلله رب العالمین

مدیرعلمی کنگره بین‌المللی گام دوم انقلاب اسلامی از منظر قرآن و حدیث

محمد علی رضایی اصفهانی

۱۴۰۰/۸/۲۲

مقدمه معاون علمی

بسم الله الرحمن الرحیم

هر روزی که سپری می‌شود و هر لحظه‌ای که به جلو می‌رویم برگه‌ای زرین از مدیریت داهیانه و حکیمانه ناخدای مدبر انقلاب اسلامی ایران مقام معظم رهبری حضرت آیت‌الله امام خامنه‌ای ﷻ هویدا و آشکار می‌گردد.

یکی از این برگه‌های زرین و جلوه‌های درخشان مدیریتی ایشان «بیانیه گام دوم» انقلاب اسلامی خطاب به ملت ایران است. این بیانیه صحبت‌های بی‌پرده و شفاف یک مدیر و پدر دلسوزی برای فرزندان و ملت خود است که پس از طی زمانی ۴۰ ساله با همه سختی‌ها در حال عبور از مرحله‌ای سخت و ورود به مرحله مهم دیگری هستند که قرار است با پیمودن صحیح آن یک «پیچ تاریخی» در جهان معاصر اتفاق افتد.

بیانیه گام دوم آگاهی بخشی به منظور آماده کرده ملتی بزرگ برای مسئولیت‌های پیش روست. این بیانیه نقش راه انقلاب اسلامی ایران برای رسیدن به یک تمدن نوین اسلامی است. این بیانیه نشان از صداقت مدیری و رهبری فرزانه دارد که بدون تعارف همه خطرها و سختی‌های راه را برای روندگان آن، روشن می‌نماید و علاوه بر بیان نعمت‌ها و رویش‌های انقلاب اسلامی، ضعف‌ها و سختی‌ها را نیز بیان می‌نماید.

روشن و واضح است که بیانات و نوشته‌های رهبر معظم انقلاب اسلامی ایران متاثر از اندیشه‌های ناب ایشان است و این اندیشه‌های ناب در بستر قرآن و احادیث نورانی

اهل‌بیت علیهم‌السلام شکل یافته است. اندیشه‌هایی که از دوران کودکی و نوجوانی و جوانی تا میان سالی و بزرگ سالی همگی در اثر انس بسیار ایشان با قرآن و عترت شکل گرفته است.

به یقین می‌توان گفت که برای همه عبارات ایشان در «بیانیه گام دوم» می‌توان مستندی از قرآن و حدیث یافت و به نوعی آن را با قرآن و حدیث ارتباط داد. وظیفه همه علاقه مندان به انقلاب اسلامی است تا ارتباط این بیانیه ارزشمند را با قرآن کریم بیش از پیش روشن نمایند و این امر مستلزم تلاشی در خور و شایسته است.

بر همین اساس کنگره بین‌المللی گام دوم انقلاب از منظر قرآن و حدیث در مجتمع عالی قرآن و حدیث جامعة المصطفی العالمیه و زیر نظر استاد فرزانه حجت الاسلام والمسلمین دکتر رضایی اصفهانی که خود مفسری انقلابی و نواندیش است، شکل گرفت تا در این راستا به نوعی بیانیه گام دوم را با قرآن و حدیث بسنجد و مبانی و راهکارهای اجرایی این بیانیه را از قرآن و حدیث استخراج نماید.

در بررسی مقالات رسیده به کنگره مراحلی متعددی طی شده است تا این کتب به حالت فعلی تبدیل شود. اگر چه ممکن است در رسیدن به این شرائط فعلی همه مقالات یکسان نباشند اما اهم مراحلی که برای هر مقاله طی شده است را می‌توان در مراحل زیر معرفی نمود:

۱. ارسال مقاله توسط نویسنده به سایت کنگره

۲. ارزیابی اولیه چکیده توسط مسئول ارزیابی جهت رفع اشکالات اولیه

۳. ارزیابی اولیه مقاله توسط مسئول ارزیابی جهت رفع اشکالات اولیه

۴. ارزیابی ثانویه توسط ارزیاب تخصصی

۵. برخی از مقالات دو یا سه ارزیاب داشته‌اند به‌خاطر تخصصی بودن

۶. ارسال فایل اصلاحات به نویسنده

۷. ارسال مقاله اصلاح شده توسط نویسنده به دبیرخانه

۸. رویت مقاله اصلاح شده توسط ارزیاب و تأیید نهایی

۹. ارسال مقاله به کمیته مربوطه

۱۰. ارزیابی مجدد در کمیته جهت بررسی چاپ در کتاب

۱۱. ارسال اصلاحات کمیته به نویسنده

۱۲. ارزیابی توسط معاون علمی و دبیر علمی کمیته

۱۳. رفع اشکالات و ارسال به دبیر کمیته توسط نویسنده

۱۴. تأیید نهایی مقاله توسط کمیته و چاپ در کتاب

۱۵. بررسی مقالات در سمیم جهت مشابهت‌یابی

۱۶. بررسی مجدد چکیده و یکسان‌سازی چکیده‌ها

۱۷. شکل دهی مقالات تأیید نهایی معاون و دبیر علمی

۱۸. ارسال برای انتشارات

امید است تا این فعالیت‌ها گامی در راستای رسیدن به تمدن نوین اسلامی را فراهم سازد و موجبات خشنودی امام زمان عجل الله تعالی فرجه الشریف باشد.

قائم مقام و دبیر علمی کنگره بین‌المللی گام دوم انقلاب اسلامی ایران از منظر قرآن و حدیث

محمد امینی تهرانی

۱۴۰۰/۸/۲۲

اعضای کمیته بین‌الملل کنگره

مدیر کمیته: حجت الاسلام دکتر محمد یعقوب بشوی از پاکستان

دبیر: حجت الاسلام والمسلمین محمد عسکری از پاکستان

اعضای کمیته:

جناب آقای دکتر غلام جابر محمدی از پاکستان

جناب آقای دکتر رئیس اعظم شاهد از پاکستان

جناب آقای سیدمجتبی رضوی از هندوستان

دکتر ترلان سیف الله اف از آذربایجان

دکتر منظر بیاتی از عراق

جناب آقای استیفان شفر از آلمان

جناب آقای رحمان دهلان از اندونزی

جناب آقای عبدالقادر محمد بلو از نیجریه

جناب آقای عباس خان فاضل اف از تاجیکستان

مقدمه مدیر کمیته بین‌الملل

بسم الله الرحمن الرحیم

بی‌نهایت سپاس سزاوار برای خدای مهربان است که به این جانب توفیق همراهی، همکاری و همگامی را در راه تحقق اهداف بلند کنگره بین‌المللی گام دوم انقلاب اسلامی از منظر قرآن و حدیث (که به همت و تلاش مضاعف استاد گرانقدر حجت الاسلام والمسلمین دکتر محمد علی رضائی اصفهانی رئیس محترم مجتمع آموزش عالی قرآن وحدیث در حال برگزاری می باشد) بخشید و درود و سلام بی پایان بر هادیان برحق الهی بویژه خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ واهل‌بیت طاهرین آن حضرت علیهم‌السلام باشد.

انقلاب اسلامی ایران به رهبری امام خمینی رحمه‌الله معجزه قرن بوده است و این انقلاب امید پابرهنه گان و مستضعفان جهان می‌باشد. امروز صدها هزار جوان مومن، متعهد و انقلابی در سرتاسرجهان به این انقلاب دل بسته‌اند. تپش قلب آنان با تپش قلب انقلاب اسلامی یکی شده است. انقلاب اسلامی در عمق جان صدها هزار جوان مؤمن ریشه دوانده است و ما در عرصه بین‌الملل ثمره این شجره طیبه را به‌وضوح مشاهده می کنیم. انقلاب اسلامی تحولات فکری فوق العاده را به‌وجود آورده است که تاکنون جهان غیر از معصوم چنین تحولاتی معنوی را با چشم خود ندیده است. این انقلاب قدرت و کارآمدی دین را در عرصه‌های مختلف از جمله مدیریت، سیاست، فرهنگ و اقتصاد به همه جهانیان نشان داد و این باور را زنده کرد که دین می تواند بهترین نقش را در تغییرات و تحولات اجتماعی ایفا نماید و برنامه‌های کوتاه و

بلند مدت را برای پیشرفت بشر ارائه دهد. انقلاب اسلامی در چهل سال اول خود ، تغییرات و تحولات بسیار بزرگی باوجود همه سختی ها و مشکلات در همه بخش‌های اقتصادی، سیاسی، اجتماعی و فرهنگی بوجود آورده است. هم اکنون برنامه‌های استراتژیک و سیاست های راهبردی وکلان انقلاب اسلامی در چهل ساله آینده را رهبر فرزانه انقلاب اسلامی در بیانه گام دوم انقلاب اسلامی بیان فرموده اند. شعارهای هشتگانه این بیانیه عبارتند از (استقلال، آزادی، عدالت و معنویت، اخلاق، عزت، عقلانیت و برادری)، می‌باشند.

این شعارها در آینده نه چندان دور، زمینه ساز ایجاد تمدن نوین اسلامی در عرصه بین‌الملل به حساب خواهد آمد. زیر بنای این شعارها، آموزش پژوهش محور است و نهادینه شدن فقاهت دینی در جامعه کنونی بسترساز این تمدن خواهد بود. هدف نهایی این شعارها ساختن جامعه براساس باورها، ارزشها و عملکرد های خدا محوری می باشد . نقش حوزه علمیه قم را برای تحقق چنین امری نباید نادیده گرفت. سیستم آموزشی ما در حال حاضر نیاز به تحول عمیق دارد و سیستم آموزشی ما باید به همه نیازهای زمان پاسخگو باشد. برای ایجاد تمدن نوین اسلامی عمل دقیق برچنین اصلی نیاز مبرم داریم.

در صورت تحقق چنین امری،برای ایجاد تمدن جدید اسلامی بر محوریت قرآن کریم و سنت نبوی، زمینه‌ها رشد و تعالی بیشتر مهیا خواهند شد و بوجود آوردن تغییرات اجتماعی مثبت بر مبنای ارزش‌های دینی و قرآنی، زمینه لازم فراهم خواهد شد. با محقق شدن مقدمات بیشتر، شرایط برای ورود در عرصه بین‌الملل آسان تر خواهد شد. نگاه رهبری به حوزه علمیه و تأکید ایشان بر تحول در حوزه از همین منظر قابل تفسیر می‌باشد. باز تأکید دارم که نقش حوزه علمیه در ایجاد تمدن نوین اسلامی، بدون توجه به تطبیق‌سازی نصاب‌های حوزه بر نیازهای جامعه محقق نخواهد شد. شعارهای هشتگانه رهبر انقلاب اسلامی برای ایجاد تمدن نوین اسلامی در عرصه بین‌الملل در بیانیه گام دوم ، دستور العمل حوزه‌های علمیه تشیع در جهان قرار گیرد تا زمینه ظهور منجی عالم بشریت حضرت امام مهدی عجل‌الله‌تعالی‌فرجه‌الشریف هرچه زودتر فراهم گردد و جهان از جمال آن خورشید عالم تاب فیض ببرد.

در آخر تشکر صمیمانه از ریاست محترم جامعة المصطفی العالمیه حضرت حجت الاسلام والمسلمین دکتر عباسی، استاد گرامی حضرت حجت الاسلام والمسلمین دکتر محمد علی رضایی اصفهانی دبیر علمی کنگره و معاون علمی کنگره حجت الاسلام دکتر امینی تهرانی و همچنین حجت الاسلام حقیقت و حجت الاسلام جهانی دارم و همچنین از همکاری صمیمانه حجت الاسلام آقای عسکری ممتاز دبیر کمیته علمی تحقیقات بین‌الملل و حجت الاسلام دکتر جابر محمدی و دکتر رئیس اعظم شاهد و دوستان دیگر در داخل و خارج ایران تشکر و قدردانی می‌نمایم.

محمد یعقوب بشوی

مسئول کمیته بین‌الملل

کنگره بین‌المللی گام دوم انقلاب اسلامی از منظر قرآن و حدیث

مقدمه به زبان اردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بے انتہا شکر گزار ہوں اس مہربان خدا کا کہ جس نے ایک بار پھر اس بندے کو اس عظیم بین الاقوامی کانگریس (جو کہ ڈپارٹمنٹ آف قرآن وحدیث ،المصطفیٰ بین الاقوامی یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب حجۃالاسلام و المسلمین ڈاکٹر محمد علی اضائی اصفہانی کی کوششوں سے عنقریب منعقد ہونے والی ہے) کے بلند اہداف کے حصول میں ساتھ دینے، تعاون کرنے اور آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائی اور درود و سلام ہو ان نیک ہستیوں پر خاص کر خاتم انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی پاک آل علیہم السلام پر۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ایران کا اسلامی انقلاب اس صدی کا معجزہ ہے اور یہ انقلاب دنیا کے غریبوں اور مظلوموں کی امید ہے۔

آج لاکھوں نوجوان مومن، پر عزم، انقلابی، اس انقلاب سے جڑے ہوئے ہیں، ان کے دل کی دھڑکن انقلاب کی دھڑکنوں سے ایک ہو گئی ہے۔ اسلامی انقلاب کی جڑیں لاکھوں نوجوان کی سوچوں میں پیوست ہیں، اور ہم بین الاقوامی میدان میں اس شجرہ طیبہ کے ثمرات کو واضح طور پر دیکھ رہے ہیں۔

اسلامی انقلاب نے ایسی غیر معمولی فکری تبدیلیاں لائیں جنہیں اہل عالم نے اپنی آنکھوں سے کسی غیر معصوم شخص کے ہاتھوں سے آج تک نہیں دیکھا تھا، اس انقلاب نے تمام مشکلات اور سختیوں کے باوجود نظم و نسق، سیاست، ثقافت اور معیشت سمیت مختلف شعبوں میں مذہب کی طاقت اور کارکردگی کو ظاہر کیا اور اس عقیدے کو زندہ کیا کہ مذہب ان شعبوں میں کردار ادا کر سکتا ہے۔ مذہب کے پاس تبدیلی لانے کے لئے بہترین منصوبہ بندی ہے جو مختصر اور طویل مدتی منصوبے فراہم کر سکتا ہے۔ پہلے چالیس سالوں میں اسلامی انقلاب نے تمام اقتصادی، سیاسی، سماجی اور ثقافتی شعبوں میں بڑی تبدیلیاں لائی ہیں۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے انقلاب اسلامی کے دوسرے مرحلے کے پالسی ساز بیان میں آئندہ چالیس سالوں میں انقلاب اسلامی کے اسٹریٹجک منصوبوں اور پالیسیوں کو بیان کیا ہے۔

یہ بیان درجہ ذیل آٹھ اہم موضوعات پر مشتمل ہیں: استقلال، آزادی، عدالت روحانیت و معنویت، اخلاقیات، عزت، عقلانیت اور اخوت۔ ان موارد کو بین الاقوامی میدان میں ایک نئ اسلامی تہذیب کی تشکیل کی بنیاد تصور کیا جائے گا۔ ان نعروں کی بنیاد تحقیق بر مبنی تعلیم ہے اور ساتھ ہی معاشرے میں عمیق دینی فہم پیدا

کرناجو اس نئ اسلامی تہذیب کی بنیاد ہے۔اور ان آٹھ نعروں کا حتمی مقصد ایک الٰہی تہذیب کا قیام ہے جو الٰہی سوچ، الٰہی اقدار اور الٰہی طریقوں پر مبنی ہو.

جدید اسلامی تہذیب میں حوزہ علمیہ قم کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ ہمارے تعلیمی نظام میں ایک گہری تبدیلی لانے کی ضرورت ہے اور اسے وقت کے تقاضوں کے مطابق ہونا چاہیے اور وقت کی ضروریات کو پورا کرنا چاہیے۔ ہمیں ایک نئ اسلامی تہذیب بنانے کے لیے نئ تعلیمی نظام کی ضرورت ہے۔

اگر ایسا ہوا تو قرآن پاک اور سنت نبوی کی بنیاد پر ایک نئ اسلامی تہذیب کی تشکیل کے لیے مزید بنیادیں فراہم ہوں گی اور دینی اور قرآنی اقدار پر مبنی مثبت سماجی تبدیلیوں کی تخلیق کے لیے مزید تیاریوں سے بین الاقوامی میدان میں داخلے کے لیے حالات سازگار ہو جائیں گے۔

حوزہ علمیہ کے بارے میں رہبر معظم کے نقطہ نظر اور حوزہ میں تبدیلی پر ان کی تاکید کو اس نقطہ نظر سے سمجھا جا سکتا ہے۔ میں ایک بار پھر اس بات پر زور دیتا ہوں کہ ایک نئ اسلامی تہذیب کی تشکیل میں حوزہ علمیہ قم کا کردار معاشرے کی ضروریات کے مطابق تعلیمی نصاب کو مد نظر رکھے بغیر پورا نہیں ہو گا۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی کے آٹھ نعرے بین الاقوامی میدان میں ایک نئ اسلامی تہذیب کی تشکیل کے لیے دوسرے مرحلہ کے بیان میں، عالم تشیع کے تعلیمی مراکز میں ایک منشور کے طور پر معرفی ہو، تاکہ عالم بشریت کا نجات دہندہ حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کا ظہور جلد محقق ہو اور دنیا اس خورشید تابان کے وجود اقدس سے مستفید ہو.

آخر میں، المصطفیٰ بین الاقوامی یونیورسٹی کا سربراہ، حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر عباسی، بین الاقوامی کانگریس کے علمی سکریٹری ڈاکٹر محمد علی رضائی اصفہانی اور کانگریس کے ڈپٹی سکریٹری حجۃ الاسلام ڈاکٹر امینی تہرانی کے ساتھ ساتھ حجۃ الاسلام حقیقت اور حجۃ الاسلام جہانی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔اسی طرح بین الاقوامی کانگریس کی بین الاقوامی کمیٹی کے سکریٹری حجۃ الاسلام عسکری ممتاز اور ارکان حجۃ الاسلام ڈاکٹر جابر محمدی اور ڈاکٹر شاہد رئیس اعظم اور ایران کے اندر اور باہر دوسرے سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

وما توفیقی الا باللہ

بین الاقوامی کانگریس کی بین الاقوامی علمی کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر محمد یعقوب بشوی

۲۸ اکتوبر ۲۰۲۱

۱

چکیده مقالات به زبان اردو

ا- امت مسلمہ میں اتحاد کے عوامل قرآن کی نگاہ میں

غلام اصغر[۱]- محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور انسان کی ہدایت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اتحاد اور وحدت انسان کی ہدایت کا لازمی جزء ھے قرآن مجید کی متعدد آیات میں انسانوں کو ایک امت کہا گیا ہے اور مسلمانوں میں اتحاد و یکجہتی کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ زیر نظر مقالے میں قرآن کی روشنی میں وحدت کے کچھ عوامل کو ذکر کیا گیا ہے مثلا توحید، نبوت اور انسانی فضائل و اقدار سے آشنایی کے ساتھ ایک دوسرے کا احترام وغیرہ اور اسی طرح اتحاد کا ھدف یہ ہے کہ امت مسلمہ اس مقام تک پہنچے کہ جب مختلف مکاتب فکر اپنے اندرونی تنازعات اور اختلافات کو حل کرنے کے لیے باہمی مشترکات کی طرف رجوع کریں تاکہ اسلام دشمن عناصر کے خلاف اپنا اتحاد برقرار رکھ سکیں اور اس دور میں ہم پر وحدت کے متعلق عائد زمہ داریوں کو آیات کی روشنی میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ھے۔

کلیدی الفاظ: وحدت، اتحاد، قرآن، انسان، مسلمان، معاشرہ۔

۱. (ایم فل تفسیر وعلوم قرآنی) attshani550@gmail.com

۲. اسلامی معاشرے کی اصلاح میں قیام امام خمینی کا کردار

شیر علی نادم شگری[۱]

اشاریہ ہر معاشرے میں اندرونی اور بیرونی عوامل کی وجہ سے مختلف بگاڑ اور خامیاں پیدا ہوتی ہیں، جن کی وجہ سے معاشرہ ہمیشہ اصلاح اور درستگی کا محتاج ہوتا ہے۔ اس کلی قانون سے اسلامی معاشرہ مستثنی نہیں ہے اسی لئے اسلام نے اپنے تمام پیروکاروں پر امر بالمعروف اور نہی از منکر کی ذمہ داری عائد کی ہے تاکہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ معاشرے میں اصلاح اور درستگی کا عمل جاری رہے۔ بعض اوقات لوگ مصلحت پرستی اور سستی وکاہلی کے باعث اس فریضے سے غفلت برتتے ہیں، یا مختلف اسباب و عوامل جیسے ظلم و ستم، استبدادیت اور آمریت کی وجہ سے یہ فریضہ معطل ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس لئے معاشرہ کافی عرصے تک بگاڑ اور خرابی کی موجوں میں ڈگمگاتا رہتا ہے۔ ایسے معاشرے کی اصلاح کے لئے مصلحین کو طویل المدت حکمت عملی اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت امام خمینی نے اپنی تحریک اور قیادت کے ذریعے ایران سمیت پوری دنیا کے اسلامی معاشروں کی اصلاح کے لئے بروقت قدم اٹھایا. آپ کا اصلاحی اقدام دو قسموں پر مشتمل ہے: ۱۔ فکری اصلاح؛ ۲۔ عملی اصلاح. اس مقالے کے دو حصے ہیں: پہلے: حصے میں اسلامی معاشرہ اور اصلاح کی تعریف کے ساتھ ساتھ اسلامی معاشرے کی اصلاح کی ضرورت بیان کی گئی ہے۔ دوسرے حصے میں امام خمینیؒ کے قیام کا کردار بیان کیا گیا ہے جس کی ترتیب یوں ہے. دینی: افکار اور تصورات: کا احیاء؛ دینی حکومتکا نظریہ، دین کی جامعیت، دین اور: سیاستکی: عدم: جدائی کا نظریہ،: نظریہ انتظار، فرضہ امر بالمعروف: اور نہی از منکر، اسلامی حکومت کا قیام؛ اجتماعی شعور کی بیداری؛ مساجد کی مرکزیت کو بحال کرنا؛ تعلیم و تربیت پر توجہ.

کلیدی الفاظ: اسلامی معاشرہ، فکری اصلاح، ملی اصلاح، قیام امام خمینیؒ.

۱. کارشناسی ارشد فقہ و معارف، گرایش قرآن مدرسہ شہید صدر، قم. nadim.shigri@gmail.com

۳. اسلام کا عائلی نظام

سائرہ سکندر[۱]

اشاریہ:

خداوند عالم نے انسان کو خلق کیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اسکے لئے قوانین وضع کیئے تا کہ انسان اپنی حیات کو تنظیم دے سکے، یہ قوانین انسان کے تمام امورِ زندگی پر حاکم ہیں، اس قانون گذاری کا ھدف و مقصد انسان کی ہدایت کر کے ابدی سعادت، قربِ خدا سے ہمکنار کرنا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں گھر اور معاشرے کی تامین کے لیئے جو قوانین بیان ہوئے ہیں انکا مقصد بھی انسان کی فلاح اور رشد ہے، آنے والے مباحث میں اس چیز کو بیان کیا گیا ہے کہ انسان کس طرح اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کرے؟ اور کس طرح ایک بہتر اور مستحکم خانوادے کی بنیاد قائم کرے؟ کن معیارات کو نظر میں رکھتے ہوئے مناسب ہمسر کا انتخاب کرے؟؟

عصر جدید، میں ہمارا معاشرہ، بہت سارے افکار میں مغربی تمدن اور ثقافت سے متاثر ہے اور اپنے دینی اقدار کو پسِ پشت ڈال دیا ہے، ہمارے معاشرے کی اہم ترین بنیاد خاندان بھی انہی مسائل کا شکار ہے، انسانی روابط و تعلقات میں بے راہ وروی کے باعث گھریلو زندگیاں بھی ہرج و مرج کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور آج اس چیز کی ضرورت ہے کہ انسان اس اہم مسئلے کے عوامل اور انکے حل کی جانب متوجہ ہو تا کہ گھریلو زندگی کے مسائل حل ہو سکیں اور معاشرے کی اصلاح و بہبود کے لئے زمینہ سازی ہو سکے۔

ان مباحث کو مطرح کرنے کے اھداف: نامحرم کے ساتھ آزادانہ اور مخفیانہ روابط کے عوامل اور نتائج سے آگہی۔ شادی سے قبل اپنی حفاظت کے طریقوں سے آگہی۔ شادی کی راہ میں رکاوٹ کے عوامل اور انکا راہِ حل۔ بہترین شریک حیات کے انتخاب کے معیارات اور مناسب طریقہِ کار۔

بنیادی الفاظ: اسلام، نظام، معاشرہ، عائلی، گھریلو زندگی.

۱. (کارشناسی فقہ و معارف).

۴. اسلامی انقلاب کے مبادی اور اصول

محمد بشیر دولتی[1]

اشاریہ:

انسانی معاشرہ ہمیشہ تغیر پذیر رہا ہے۔یہ تغیر عام طور پر کمال کی طرف گامزن ہے۔اجتماعی طور پر مثبت، ہدف مند اور بہتری کی جانب بڑھنے، بدلنے اور تبدیل ہونے کو "انقلاب" کہا جاتا ہے۔ انیسویں عیسوی کے اوائل سے لے کر اب تک اس دنیا نے کئی قسم کے انقلابات دیکھی ہے۔ جن میں انقلاب فرانس، انقلاب روس اور انقلاب اسلامی ایران قابل ذکر ہیں۔انقلاب روس و فرانس جزوی، محدود اور مادی انقلاب تھے جو گروہی و طبقاتی نظام کے خلاف وقتی ضرورت کے سبب وجود میں آئے۔ ضرورتوں کے بدلنے سے انقلابات بھی دشمنوں کی کوششوں کے بغیر ختم ہوگئے۔ لیکن انقلاب اسلامی ایران ایک اسلامی انقلاب ہے جو کسی ایک ضرورت یا ایک طبقہ یا مخصوص زمانے سے متعلق نہیں۔جس طرح اسلام ہمہ جہت دین ہے جو نہ فقط معنوی و روحی اعتبار سے انسان کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے بلکہ سیاسی و مادی لحاظ سے بھی انسانی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے اسلامی انقلاب بھی ایک ہمہ جہت انقلاب ہے۔اسلامی انقلاب فرانسی و روسی انقلاب کے برعکس اپنا الٰہی مبنا رکھتا ہے جو قرآن و حدیث میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔یہی وجہ ہے کہ یہ اسلامی انقلاب دنیا کے ستمگروں و استعماری طاقتوں کے لاکھ کوشش کے باوجود نہ فقط باقی ہے بلکہ بڑی آب و تاب کے ساتھ دنیا بھر کے مستضعفین کے لئے امید بن کر مزید مضبوط اور قوی ہوتا جارہا ہے۔ ہم اس مقالے میں اپنی بساط کے مطابق انسان کے فردی و اجتماعی زندگی میں بہتری کے لئے اسلامی انقلاب کے مبادی اور زرین اصولوں کو واضح بیان کرنے کی کوشش کرینگے۔ ان شاء اللہ

بنیادی الفاظ: انقلاب، انقلاب فرانس، انقلاب روس، تغیر پذیر، بنا، مستضعفین، بساط، آب و تاب.

۱. (کالم نگار) bashirbalti450@gmail.com .

۵. اجتماعی عدالت قرآن اور حدیث کی روشنی میں

کنیز فاطمہ[۱]

اشاریہ:
معاشرہ انسانوں سے تشکیل پانے والے ایسے مجموعہ کو کہتے ہیں جو باہمی طور پر یکساں زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنی ضرورتِ زندگی کو پورا کرنے میں اور زندگی کے مختلف امور کی انجام دہی میں ایک دوسرے کے محتاج ہوتے ہیں ۔جن میں سے ایک عدالت کو قیام کرنا ہے۔
عدالت، منجملہ اہم بحثوں میں سے ہے جو تمام خدائی ادیان، حکماء اور سیاسی و سماجی علوم کے ماہرین میں مشترک ہے نیز جو ہمیشہ انسانی علوم و معارف کے مختلف میدانوں میں مورد توجہ رہی ہے۔اسلام میں عدل و انصاف پر بہت زور دیا گیا ہے چوں کہ یہ وہ وصف ہے جسے اپنانے والی اقوام سربلندی و سرفرازی سے ہم کنار ہوتی ہیں اور جن معاشروں میں اس گوہر گراں مایہ سے محرومی پائی جاتی ہے وہ رُو بہ زوال ہو کر تباہی و بربادی سے دوچار ہوجاتی ہیں۔ اسلامی نظام میں عدالت اور بالخصوص اس کا نفاذ اسلامی حکومت کے اہم مقاصد میں سے شمار ہوتا ہے جیساکہ قرآن مجید میں انبیاء الہی کی بعثت کا مقصد،معاشرہ میں عدل و انصاف کے سایہ میں انسانوں کی اجتماعی و انفرادی سعادت کا حصول قراردیا گیاہے۔

بنیادی الفاظ: معاشرہ، عدالت، قرآن،اجتماعی عدالت،علوم ومعارف۔

۱. (ایم فل تفسیر وعلوم القرآن).

٦. انسانی تربیت میں دعا کا نقش اور کردار

خیر بانو[۱]

اشاریہ:

خدا نے انسان کو اس جہان فانی میں بھیجا اس کا بنیادی اور اہم مقصد اس جہان کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے قرب خداوندی کو حاصل کرنا ہے۔ اور دعا اس مقصد کا ایک نہایت سھل ذریعہ ہے۔ دعا ایک ایسا فعل ہے جس کو قرآن اور احادیث میں عبادت کہا گیا ہے۔ انسان چاہے اس کا تعلق کسی بھی قوم یا مذہب سے ہو اس کی زندگی میں دعا کا کردار اور نقش نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

جس طرح عبادت جس کی، کی جائے اس کا یکتا ہونا لازمی ہے اسی طرح جس سے مانگا جائے اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ ہر چیز سے بے نیاز ہو اور ہر چیز دینے پر قادر ہو۔ دعا سھل ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ اصول و ضوابط رکھتی ہے۔ اس تحریر میں مصنفہ نے قرآن واحادیث کی مدد سے انہی اصولوں اور ضوابط کو بیان کیا ہے اور انسانی تربیت میں اسکی ضرورت سے آگاہ کیا گیا ہے۔

بنیادی الفاظ: تربیت، دعا، نقش، کردار، قرآن.

---

۱. (ایم اے فقہ و معارف وایم فل علوم وقرآن و تفسیر مرحلہ آخر).

۷- اخوّت قرآن کی تعلیمات کی روشنی میں

شیر علی انصاری[۱]- محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

بھائی چارگی و وحدت اسلامی ایک ایسا موضوع ھے جو دین اسلام کی بنیادی و اساسی دعوت میں شمار کیا جاتا ھے، چنانچہ اس ضمن میں قرآن مجید کی نصائح، فرامین، اور مسلمانوں کو آپس میں محبت، رحم دلی، شفقت، اتحاد اور اچھی رفتار کے ساتھ پیش آنے کی وصیت اور حبل اللہ کے سائے میں مسلمانوں کو اتحاد کے مرکز پر قائم رھنے کی درس دیتے ھیں اور اس یکجہتی اور بھائی چارگی کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سے یاد کرتے ھیں نیز پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ بھی اسی راہ و روش پر دلالت کرتی ھے جیسا کہ آن حضرت نے ھجرت کے فورا بعد مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی بھائی قرار دیا اس اھمیت کو مد نظر رکھ کر ھم اس مقالہ میں مسلمانوں کے درمیان اخوت و بھائی چارگی کی ضرورت کو قرآن کی آیات کی روشنی میں بیان کریں گے مطالب کی جمع آوری کا زریعہ کتاب خانہ اور انٹرنیٹ ھوگا.

بنیادی کلمات: اخوّت، وحدت، قرآن، سیرت پیامبر اسلام اور مسلمان.

۱. (پی ایچ ڈی طالب علم)

۸. امن کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

نور احمد[۱]

اشاریہ

انسان فطری طور پر معاشرت پسند ہے اس کے لئے اکیلا رہنا نہ صرف مشکل ہے بلکہ نا ممکن ہے۔ جب انسان معاشرہ میں رہے گا تو اختلاف بھی پیدا ہو گا اور معاشرتی نظام چلانے کے لئے ضروری ہے کہ سبھی ایک دوسرے کی بہتری اور بھلائی کے لئے کام کریں۔ قرآن کے اندر انفرادی اور سماجی بھلائی کی تعلیمات کا خزانہ موجود ہے۔ ان میں سے ایک امن و سلامتی ہے۔

قرآن کے مطابق، امنیت ایک مطلوبہ چیز ہے جسے انسان فطری اور طبیعی طور پر حاصل کرنے اور فراہم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ ایک نہایت اہم معاشرتی اجزاء، جس کا وجود کسی بھی معاشرے میں، ایک ضرورت سمجھا جاتا ہے، اور زیادہ واضح طور پر، پہلی ضرورت، جس کے بغیر افراد کے لئے خوشگوار زندگی کا حصول ممکن نہیں ایک اہم اور بنیادی زمرہ "امنیت" ہے۔؛ یہ درحقیقت تمام چیزوں کا ماخذ اور بنیاد ہے، اور اس کے بغیر کوئی انفرادی اور معاشرتی سرگرمی، خواہ ثقافتی میدان میں ہو یا اور دوسرے شعبوں جیسے صنعت، معیشت، سیاست، وغیرہ میں ممکن نہیں۔ لہٰذا، انسانی معاشروں کے تمام عقلمندوں نے اسے ہر معاشرے کی پہلی ضرورت قرار دیا ہے اور حکمرانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس کی فراہمی کریں۔ جیسا کہ حضرات معصومین علیہم السلام سے روایت شدہ احادیث اور روایات میں، اس مسئلے، یعنی "امنیت" کو ایک خاص مقام اور اہمیت حاصل ہے۔

امنیت کے بغیر، کسی بھی معاشرے میں فضیلت اور ترقی کی کوئی امید نہیں، اور حکومت کے کسی بھی نظام کا پہلا کام اپنے شہریوں کو مادی اور روحانی خدشات سے پاک ایک محفوظ ماحول پیدا کرنے کے لئے جدوجہد کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ اس امن کے سائے میں کام کریں اور مختلف میدان میں پیشرفت کر سکیں۔

بنیادی الفاظ: امن، قرآن، اہمیت، معاشرہ، سلامتی.

۱. (کارشناسی ارشد فقہ و معارف) ۰۰۹۸۹۳۰۰۹۸۲۶۸۹.

۹. انسانی حقوق قرآن کی نظر میں

سیدہ رباب کاظمی[۱]

اشاریہ:

خداوند متعال نے انسان کو خلق فرمایا ، اسے تمام مخلوقات پر کرامت و فضیلت بخشی اور اشرف المخلوقات کے درجے پر فائز کیا۔اور انسان کی خلقت کے ساتھ ہی اس کے حقوق بھی وجود میں آگئے جو ہر ایک انسان کا بنیادی حق ہیں ۔خدا نے انسان کو حق زندگی، حق تکریم و تعظیم، حق تعلیم و تربیت ،حق کسب معاش، حق مخالفت اور اس طرح کے کئی دوسرے حقوق سے نوازا ہے، اور ان سب کو قرآن میں صراحتا بیان کیا ہے۔

خدا نے ہر انسان کو زندہ رہنے کا حق دیا ہے اور اگر کوئی کسی ایک فرد کو قتل کرے تو گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا ہے۔اسی طرح عدل سے پیش آنا اور مساوات انسانی بنیادی حقوق میں سے ہیں ۔دین مبین اسلام میں تمام انسان برابر ہیں کسی گورے کو کالے ، عربی کو عجمی اور امیر کو غریب پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔تعلیم و تربیت انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہیں اور انبیاء کے بھیجنے کا ہدف بھی یہی ہے۔ہر انسان کا احترام و تکریم بنیادی قوانین میں سے ہے۔اسی احترام و تکریم کی بنا پر خدا نے فرشتوں کو حضرت آدم کو سجدہ کرنے کا کہا تھا۔

خدا نے انسان کے لئے جتنے بھی حقوق اور قوانین مقرر فرمائے ان سب کا مقصد سعادت تک رسائی اور قرب خدا کا حصول ہے۔پس ان تمام قوانین پر عمل پیرا ہونے سے نہ صرف ہماری فردی اور اجتماعی زندگی منظّم ہوجائے گی بلکہ کمال تک پہنچنے میں بھی یہ ہمارے مددگار ہیں ۔

بنیادی الفاظ: حقوق بشر، قرآن کریم، قوانین الٰہی، احترام و کرامت.

---

۱. (جامعۃ المصطفیٰ اسلام آباد) .syedarubabkazmi7212@gmail.com

۱۰. انقلاب اسلامی ایران اور نظریہ انکار ختم نبوت، ایک تجزیاتی مطالعہ

سید نسیم عباس کاظمی[۱] محمد یعقوب بشوی[۲]

اشاریہ:

ختم نبوت کا مسئلہ، قرآن و سنت کے مسلمات میں سے ہے۔ رسول خداﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں امت کو امامت جیسا نظام دیا اور اہل بیتؑ نے غیبت کے زمانے کے لئے ولایت فقیہ کے نظام کو متعارف کروایا، جو امام خمینی کی محنتوں سے انقلاب اسلامی ایران کی صورت میں تحقق پذیر ہوا اور جس نے امت مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش کی لیکن قادیانیوں نے اس عقیدے کی آڑ میں نیا نظام نبوت اور خلافت متعارف کروا کر ہمیشہ امت مسلمہ اور انقلاب اسلامی کی راہ میں مشکلات کھڑی کی ہیں اور یہ لوگ امت مسلمہ کو توڑنے کے ساتھ ساتھ، جوان نسل کو گمراہ کرنے اور قرآن و اہل بیت کے دیئے ہوئے نظام کے مقابلہ میں اپنا الگ نظام قائم کرنے کی بھی مسلسل کوشش کرتے رہے ہیں حالانکہ سورہ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ اور سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۴ کی طرح وہ آیات جن میں " یُؤمِنُونَ بِمااُنْزِلَ إِلَیکَ وَمااُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ " کے الفاظ موجود ہیں، یہ آیات ختم نبوت کا تصور پیش کرتی ہیں۔

قرآن کا شریعت اسلام کے لئے بنیادی منبع ہونے کے ساتھ ساتھ، قیامت تک تحریف سے محفوظ رہنا، بھی ختم نبوت کے بہترین دلائل میں سے ہے۔ ختم نبوت کا انکار کرنے والے بعض لوگ، آیات کی غلط توجیہ اور تاویل کے ذریعے، قرآن سے اس مسئلے کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن تحلیلی اور کلامی روش کے ذریعے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کے دلائل ناکافی اور ان کی تفسیر، تفسیر بالرای ہے اور علمی دلائل سے عاری اور من پسند تفسیریں ہیں۔ اس مقالہ کا بنیادی سوال «انقلاب اسلامی ایران اور نظریہ انکار ختم نبوت ایک تجزیاتی مطالعہ» ہے۔

بنیادی الفاظ: ختم نبوت، انقلاب اسلامی ایران، قادیانی، آیات و روایات، تاویلات

---

1. nasimkazmi1214@gmail.com ،(پی ایچ ڈی اسٹوڈنٹ)

۲(اسلامی اسکالر المصطفیٰ انٹرنیشنل یونیورسٹی قم) bashovi786@yahoo.com

۱۰. امام حسین علیہ السلام کی تحریک کے اہداف میں شہادت اور حکومت کے مفروضہ کا کلامی مطالعہ

نجف علی سعادتی[۱]- محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

امام حسین علیہ السلام کی تحریک تاریخ انسانیت کا وہ عظیم سر چشمہ ہدایت اور منارہ نور ہے جو ہر دور کے انسان کی ہدایت کرتا رہے گا. اس تحریک کے اہداف الہی ہیں اور ان اہداف کے بارے میں ہر دور میں اسلامی مفکرین اور غیر مسلم مفکرین مختلف آراء پیش کرتے رہے ہیں؛ جیسے امر بہ معروف و نہی از منکر، حق کا اثبات، باطل کا خاتمہ، عدل و انصاف کا قیام، سنت کی احیاء اور بدعت کا ازالہ، حکومت سازی اور شہادت . ان نظریات میں شہادت اور حکومت سازی کا نظریہ، زیادہ مشہور ہے۔

اس مقالہ میں ان دو نظریات کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے اور ان کے کلامی نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ حاصل گیا گیا ہے کہ ان دو نوں مفروضات میں سے کوئی بھی امام حسین علیہ السلام کی تحریک کا مقصد نہیں تھا بلکہ حکومت سازی اور شہادت، آپ کی امامت کے فرائض کی انجام دہی اور معاشرے کی رہنمائی کے عمومی ہدف کو حاصل کرنے کی تدبیریں تھیں . اہداف کربلا کو سامنے رکھ کر ہم ایک جدید اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے کوشش کر سکتے ہیں. جمہوری اسلامی ایران کا انقلاب اسی تحریک حسینی کا ایک حقیقی جلوہ ہے جو عالمی تحریک مہدویت کے لئے ایک تمہید کی حیثیت رکھتا ہے. امام حسین علیہ السلام کی تحریک کے اہداف میں شہادت اور حکومت کے مفروضہ ،اس تحقیق کا اصلی سوال ہے۔ یہ مقالہ کلامی روش سے تدوین کے مراحل سے گذرا ہے۔

کلیدی الفاظ: تحریک، امام حسین، شہادت، حکومت سازی، انقلاب اسلامی ایران، مہدویت.

۱. (پی ایچ ڈی اسکالر کلام اسلامی، آستان قدس رضوی بین الاقوامی شعبہ) najafali.saadati@gmail.com

۱۱. تحریک نسواں (فیمیزم) کے بنیادی تصورات کا قرآن اور سنت کی روشنی میں تحقیقی اور تنقیدی جائزہ

سیدہ تسنیم زہرا[۱]

اشاریہ:
مغربی تاریخ میں کبھی بھی عورت کو کوئی خاص مقام و مرتبہ حاصل نہیں رہا لیکن برخلاف توقع Renaissance کے بعد فمینزم کا نظریہ معرض وجود میں آیا البتہ حقیقت تو یہ ہے فمینزم خود ایک مستقل نظریہ نہیں بلکہ مختلف عوامل کا مشترکہ نتیجہ ہے جس میں ریسانس سے پہلے کے مقابلہ میں عورت کے حقوق اور مردوں کے ساتھ برابری کی سوچ کو پروان چڑھایا جانے لگا یہ تحریک عرصہ دراز سے خواتین کے پایمال شدہ حقوق کی بازیابی کے لیے سرگرم عمل ہے یہ نظریہ صرف مغرب تک محدود نہیں رہا بلکہ کئی تحریکیں اس نظریہ کی حمایت میں وجود میں آئیں اور کئی تنظیمیں سرگرم عمل ہیں اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ آج فمینزم کا وجود مشرق میں تیزی سے پھیل رہا ہے اور مغربی تہذیب اور نظریات بظاہر تو عورت کے بہت احترام اور عزت کا دعوا کرتے ہیں لیکن حقیقت میں عورت کو ایک سامان بیچنے والی اور ایک جنسی خواہشات کے حصول کا ذریعہ پیش کیا جاتا ہے جب تک مغربی تصورات کے کھوکھلے دعووں کو بنیادی طور پر نہیں دیکھا جائے گا تب تک مغرب کی یلغار رہے گی جب کہ اس کے مقابلہ میں اسلام ابتداء سے ہی عورت کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے اسلام اور قرآن میں خواتین کے کردار کو خاص مقام حاصل ہے جہاں قرآن میں مردوں کے لیے اچھے اور برے کردار کا تذکرہ ملتا ہے وہیں عورت کے لیے بھی دونوں کردار قرآن میں موجود ہیں اسلام تمام شعبہ ھائے زندگی کے لیے ایک مکمل دین ہے اسی لیے عورت کو اسلام اور قرآن میں خاص مقام حاصل ہے لہٰذا فیمن ازم کی بنیادی تصورات کو اسلامی تعلیمات (آیات و روایات) سے مقائسہ کرنے میں تمام تلاش و کوشش کو بروئے کار لاتے ہوئے اس بات کو واضح انداز سے ثابت کریں گے کہ یہ بنیادی تصورات

۱. (پی ایچ ڈی مجتمع آموزش بنت الہدی)، (مدیر واحد خواہران جامعہ المصطفیٰ العالمیہ نمایندگی پاکستان)

قرآن مجید سے ناسازگار جبکہ اس کے نظریہ پرداز اور متخصّص افراد، دین سے دور ہونے اور الہامی تعلیمات سے عدم آشنائی کے سبب، انحراف اور کج روی کا شکار ہیں۔

بنیادی الفاظ: فیمنزم ،بنیادی ،تصور، عورت

۱۲. تزکیہ نفس از نظر قرآن وروایات

سارا خاتون[1]

اشاریہ:

تزکیہ نفس اور تعلیم کی سیرت انبیاء الٰہی کا وتیرہ ہے جس کا مقصد انسان کی تربیت اور اسے تخلیق کے اعلی مقصد ''توحید'' تک پہنچانا ہے۔ انبیاء تعلیم وتربیت کے وہ علمی نمونے ہیں جن کی پیروی کے بغیر کوئی شخص حق کی منزل تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔

خداوند متعال نے قرآن مجید میں تقریباً ۲۱ آیتیں فقط تزکیہ نفس کے بارے میں بیان کی ہے۔ سورہ شمس میں خداوند متعال نے ۱۱ مرتبہ قسمیں کھا کے فرمایا کہ فلاح پائے گا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور معصومین علیہم السلام نے بھی بے شمار روایتیں بیان کی ہیں۔ انسان اپنے نفس کی پہچان اس وقت کر سکتا ہے جب وہ اپنے نفس کو تمام برائیوں سے محفوظ رکھے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم پہلے اپنے آپ کو اخلاقی رذائل سے بچاتے ہوئے معاشرے کو بھی ان ناسور بیماریوں سے بچایا جائے۔

میری یہ مختصر تحقیق ایک مقدمہ اور سات فصلوں پر مشتمل ہو گی۔ فصل اول میں وہ تمام کلیات جو ایک تحقیق کے لیے ضروری ہیں اور ساتھ ساتھ مفہوم شناسی کی وضاحت کی جائے گی۔ اسے دو حصوں میں بیان کرونگی پہلا حصہ کلیات اور دوسرا حصہ مفہوم شناسی پر مشتمل ہو گا۔ فصل دوم اور سوم میں بالترتیب تزکیہ نفس قرآن اور احادیث کی روشنی میں جبکہ فصل چہارم اور فصل پنجم میں بالترتیب تزکیہ نفس کے مراحل اور فوائد وآثار کو بیان کرنے کی کوشش کروں گی اور اس کے بعد فصل ششم میں تزکیہ نفس کے موانع بیان کروں گی۔ فصل ہفتم میں جمع بندی اور نتیجہ گیری اور آخر میں فہرست منابع تقدیم کرنے کی سعی و کوشش کروں گی۔

بنیادی الفاظ: تزکیہ، نفس، قرآن، اخلاق، رذائل.

۱. کارشناسی (فقه و مفارف اسلامی)

۱۳- تربیت اولاد کے اصول قرآن اور احادیث کی روشنی میں

سائرہ بتول[۱]

اشاریہ:

خداوند عالم نے انسانوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے ان نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت اولاد ہے اولاد کسی بھی انسان کے لیے بیش بہا سرمایہ اور اللہ تعالی کی جانب سے گراں قدر عطیہ ہے۔ اس لیے والدین کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ جہاں بھی رہیں اپنے بچوں کی بہتر نشوونما کے لیے صحیح پرورش و تربیت کریں وہی دینی تربیت (بچوں) کے عقیدے اور فکر میں مختلف تبدلیاں لے کرآتی ہیں اس بچے کی خاص عمل ورفتار خدائی قوانین پر مبنی ہوں تو انسان کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ خود اس کا اخلاق و کردار آداب، عادات میں مذہبی شکل اختیار کرتا ہے۔ اس کے لیے تربیت اس بچے کے پیدا ہونے سے پہلے ہی شروع ہوتی ہے ماں باپ کا بچوں کی تربیت پر توجہ دینا بہت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں خداوند عالم نے بہت زور دیا ہے اور رسول پاک نے بھی بہت تاکید کی ہے، بچوں کی پرورش میں ماں باپ کا کردار اساسی ہوتا ہے۔ جسمانی تربیت کے ساتھ ساتھ روحانی اور فکری تربیت پر بھی توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ اس کے لیے ماں باپ کو بچے کی پیدائش سے پہلے سوچ سمجھ کر، اور دقیق پروگرام کے تحت تربیت دینا چاہیے۔ تربیت کے لیے بہترین زمانہ بچپن کا ہے کیونکہ بچے نے ابھی پوری شکل اختیار نہیں کی ہوتی اور ہر طرح کی تربیت کے لیے آمادہ ہوتا ہے یہ حساس اور اہم ذمہ داری پہلے مرحلہ یہ ماں باپ کے ذمے ہے۔

اپنی اہداف کو مشخص کرنا بھی ضروری ہے۔

ہم اس مقالے میں ماں باپ کے اعمال کا اولاد پر اثر اور تربیت اولاد کے اصول قرآن اور احادیث کی روشنی میں بحث کرینگے۔

بینادی الفاظ: تربیت، اولاد، قرآن، اصول، نعمت.

---

۱. (جامعہ المصطفیٰ کراچی کارشناسی فقہ و معارف اسلامی)

۱۴. حجاب وعفاف کی ضرورت قرآن مجید کی نگاہ میں

اشرف حسین سراج[۱]

استاد رہنما: حجۃ الاسلام ڈاکٹر یعقوب بشوی (اسلامی اسکالر المصطفیٰ یونیورسٹی ایران قم)

اشاریہ:

حجاب وعفاف قرآنی احکامات میں سے ہونا صریح امر ہے، رسول اکرم اور آئمہ اطہار کی سیرت اور تعلیمات کی رو سے بھی حجاب وعفاف کی اہمیت عیاں ہوتی ہے۔ لیکن مغرب حجاب وعفاف کو آزادی اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتا ہے۔ مغرب کی طرف سے انسانی معاشروں میں بدحجابی اور بے حیائی کو عام کرنے کے لئے طرح طرح کی سازشیں ہوتی آرہی ہیں۔ جس کی وجہ سے انسانی معاشرہ دن بہ دن اخلاقی طور پر تنزلی کی طرف بڑھ رہا ہے۔

مغرب آج بھی عورت کے حقوق اور آزادی کا راز بدحجابی اور میرا جسم میری مرضی کی منطق کو قرار دینے میں تلا ہوا ہے۔ جبکہ قرآنی آیات کے مطابق عورت کے حقوق اور حقیقی آزادی کا راز حجاب وعفاف میں پنہاں ہیں۔

قرآن مجید انسانی معاشرے کے لئے ایک کامل ضابطہ حیات ہے، جن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے ہی انسانی معاشرے میں حقوق اور حقیقی آزادی مل سکتی ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ اسلامی احکامات اور قوانین کا منبع قرآن مجید ہی ہے، لہٰذا یہاں پر ہم اپنے علمی بساط کے مطابق قرآن واحادیث کی روشنی میں حجاب وعفاف کی ضرورت کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوال: قرآن مجید کی نگاہ میں حجاب وعفاف کی ضرورت کیا ہے؟

بنیادی الفاظ: حجاب وعفاف، قرآنی احکامات، مغرب، حقوق، آزادی، آیات، احادیث.

۱. (ایمفل سٹوڈنٹ) a.seraaj512@gmail.com

۱۵. حجاب کی اہمیت اورضرورت قرآن اور مغربی تھذیب کی روشنی میں

نثارحسین عاملی[۱]-محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

تمام ادیان الہی کے مشترکہ مسائل میں ،حجاب ایک اہم اور مشترک مسئلہ ہے اور یہ کہ فطری خواہشات میں سے ایک ہےجو اسلام تک محدود نہیں ہے کیونکہ اندرونی تمایل اور اخلاقی خوبی میں سے ہے انسان کا خالق ہے جو تمام رازوں اور اسرار سے بالاتر ہے دنیا کی خوبصورتی ، نشوونما ، سلامتی کے بارے میں ، وہ حجاب کی عفت میں انسانوں بالخصوص عورتوں سے ماورا ہے۔قرآن کریم کی آیات اس الہی حکم کی ضرورت کو مطلوبہ انداز میں بیان کرتی ہیں کیونکہ حجاب ثقافتی ، سیاسی ، سماجی جہت رکھتا ہے اور انسانی قدر ، معاشرے اور خاندان کے مقدس ادارے کے امن و استحکام کو محفوظ رکھتا ہے اور حجاب بھی عورتوں کی حفاظت کو یقینی بناتا ہے۔

قرآن مجید انسان کے فطری اور باطنی امور سے پوشیدہ رہنے کے رجحان کو سمجھتا ہے جو آدم اور حوا کی تخلیق کے آغاز سے انسانی جسم میں جمع ہے۔قرآن میں ، خدا پیغمبر اسلامﷺ کو مخاطب کرتا ہے کہ وہ ایمان والے مردوں اور عورتوں کو حکم دیں کہ وہ غیر محرموں سے اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور ان کی شرمگاہوں کو ڈھانپیں اور مومن عورتوں کی حفاظت کریں تاکہ ان کی پاکیزگی اور خوبیوں کو محفوظ رکھا جا سکے اور کمال تک پہنچ سکیں۔ان کو حکم دینا کہ وہ اپنے اعضاء اور زینت کو غیر محرم کے سامنے ظاہر نہ کریں ، اور اپنے پردے اور خیموں سے اپنے آپ کو ڈھانپیں ، اور غیر محرموں کی پرائیویسی کو برقرار رکھیں اور کسی بھی اشتعال انگیز رویے سے گریز کریں ، معاشرے کی صحت کی حفاظت کریں ، اور اپنے آپ کو ظلم و ستم سے بچانے کے لیے۔اور ہوس پرست لوگوں کو ہراساں کرنا محفوظ ہے حجاب کی آیات کی تفسیر اور ان آیات کے نزول اس معنی کی تصدیق اور تکمیل کرتی ہیں۔آج جبکہ

۱. [پی ایچ ڈی اسٹوڈینٹ] amili114amili@gmail.com

مغربی تہذیب نے عورت کو women Empowerment کے خوش نما نعرے سے بہلا کر بے پردہ کرکے ایک ایسے سراب کے پیچھے لگا دیا ہے جس کے اختتام پر عدم تحفظ اور بے حیائی کے سوا کچھ نہیں۔ چنانچہ مغربی دنیا نے عورتوں کے سطحی جذبات سے کھیلتے ہوئے انہیں غیر مہذب خیالات کا حامل بناکر بے حیائی جیسی شیطانی ثقافت سے آراستہ کرکے محض نفسانی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ قرار دیا ہے اور عورت کو بے پردہ کرکے اس کے دامن وجود میں موجود جوہر حیاء کو نیلام کردیا ہے جبکہ دین مبین اسلام نے پردے اور حجاب کے سائے میں عورت کو با حیا بنانے کے ساتھ اسے نظام عفت و عصمت اور پاکدامنی سے بھی مزین کیا ہے جو عورت کو توقیر عطا کرنے کے ساتھ خاندانوں کو محفوظ و مستحکم بناتا ہے اور سماج اور معاشرے کو پاکیزگی بخشتا ہے اور فریقین کے باہمی اعتماد کو پروان چڑھاتے ہوئے محبتوں میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔بنابر این ہمیں بھی خالق کائنات کے عطا کردہ اس پروٹوکول پر فخر کرتے ہوئے حجاب پر کار بند رہنے میں فخر و امتیاز محسوس کرنا چاہیے۔

کلیدی الفاظ: خواتین کا لباس ، حجاب ، جلباب ، چادر ، ستر،زینت قرآنی پردہ ، سلامتی ، عفت ، امن .

۱۶. حفظ قرآن کی افادیت اور اسکے اثرات

سیدہ افشین فاطمہ جعفری

اشاریہ

تمام تر حمد و ثناء اس ذاتِ واحد کے لیے جو عالمین کا پالنے والا ہے . جو عالِم ہے اور عِلم کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ جلّ شانہ ٗ کی یہ سنت و طریقہ رہا ہے کہ جب اور جس دور میں اپنے پیغمبر کو لوگوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تو ساتھ ہی اُس زمانے کے لحاظ سے اپنے پیغمبر کو معجزہ دیا، اللہ تعالیٰ جلّ شانہ ٗ نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کو بھی دیگر معجزات کے علاوہ ایک قوی، مستحکم، بے مثال اور فصاحت اور بلاغت کا اعلیٰ و ارفع کلام جو قیامت تک پوری دنیا کی اقوام کے ادب و کلام پر حاوی ہے، معجزہ، قرآن کی صورت میں عطا کیا . اور اسے ہماری ہدایت کا زریعہ بنایا . خدا کی کتاب ہماری ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ ہے .

میری اس تحریر کا مقصد "قرآن" کو حفظ کرنے کے بارے میں ہے .

حفظِ قرآن کی کیا افادیت ہے ؟

اسکے اثرات کیا ہیں؟ حفظِ قرآن کی اہمیت کیا ہے ؟

قرآن جو ایک نمونہ ہے جو ہمیں ہدایت و کامیابی سے ھمکنار کرتا ہے حفظ قرآن کے بے شمار فوائد اور اثرات ہیں . اس کے اثرات نہ صرف انفرادی زندگی پر ہیں بلکہ معاشرے پر بھی اس کے مثبت اثرات پیدا ہوتے ہیں . حفظِ قرآن جسمانی، روحانی اور اُخروی بے شمار فوائد اور اثرات رکھتا ہے جو انسان کو حقیقی سعادت تک پہنچاتا ہے .

بنیادی الفاظ : حفظ قرآن، اثرات، سعادت، کامیابی، فوائد جسمانی و روحانی .

۱۷۔ حضرت علی علیہ السلام کی تفسیری خدمات

تہمینہ بتول[۱]۔ عبدالرؤف زاہد[۲]

اشاریہ:
حضرت علی علیہ السلام کا تفسیر قرآن مجید سے تعلق فہم سے کسی بھی طرح انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کتب تفاسیر میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی روایات بکثرت موجود ہیں جس سے حضرت علی علیہ السلام کی تفسیری خدمات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ قرآن مجید سے خصوصی لگاؤ اور تفسیری ذوق کی وجہ ہی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کوفے کا قاضی مقرر فرمایا۔ حضرت علی علیہ السلام سے منقول بہت سی تفسیری روایات کتب احادیث اور کتب تفسیر میں موجود ہیں۔ جبکہ نہج البلاغہ میں بھی حضرت علی علیہ السلام کے خطبات کا ذکر ملتا ہے۔ جن میں تفسیر مشکلات اور قرآن مجید سے متعلقہ علوم وفنون کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر میں احادیث نبویہ کے بعد مستند ترین ماخذ اقوال صحابی ہے۔ چنانچہ حضرت علی علیہ السلام کے تفسیر اقوال تفسیر قرآن میں بیش بہا قیمتی اضافہ ہیں جس کی ہر کام کرنے میں ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مجاہد، عکرمہ اور موسیٰ ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرز کی روایات کو نقل کرتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام کی تفسیر خدمات کو کتب تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام سے متعلق تفسیری روایات کی نسبت اور منسوب روایات کی تحقیق و تخریج از حد ضروری ہے تاکہ تفسیر قرآن میں ایسی روایات میسر آئیں جو محض صحیح، مستند اور معتبر ذرائع سے ثابت ہوں تاکہ عصری مسائل کے حل میں حضرت علی علیہ السلام کی تفسیر خدمات سے استفادہ حاصل کیا جاسکے۔

کلیدی الفاظ: نہج البلاغہ، معتبر، مستند، تحقیق و تخریج، منسوب۔

۱. (ایم فل علوم اسلامیہ، دی ویمن یونیورسٹی، ملتان)۔
۲. اسسٹنٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف لاہور۔

۱۸. قرآن کے نقطہ نظر سے مثبت معاشرتی تبدیلی کے عوامل

محمد یعقوب بشوی[۱]

اشاریہ:

معاشرتی تبدیلی حقیقت میں اجتماعی علوم میں نئے اور ترقی یافتہ موضوعات میں سے ایک اہم موضوع ہے، جس نے تفسیری علوم میں بھی اپنے پیر کھول دیئے ہیں۔تاہم قرآن مجید ایک سوشیالوجی کی کتاب نہیں ہے، لیکن اس کا بنیادی مقصد فرد اور معاشرے کے افکار اور طرز عمل کو تبدیل کرنا ہے۔اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مختلف عوامل کی ضرورت ہے تاکہ مطلوبہ تبدیلی لانے میں کامیابی مل سکے، کیونکہ قرآن ایک عامل کی بجائے تبدیلی لانے کے لئے کئی عوامل متعارف کراتا ہے لہٰذا، ایسے عوامل کو جاننا انتہائی ضروری ہے۔قرآن مجید مثبت اور منفی عوامل کی اقسام کی طرف اشارہ کرتا ہے ان عوامل میں سے ہر ایک کو مادی اور معنوی عوامل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔اس مضمون میں، صرف مثبت عوامل پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔اس بات پر توجہ کی ضرورت ہے کہ ان میں سے بعض عوامل معاشرہ شناسی اور بعض نفسیات شناسی میں مددگار ہیں.

یہ عوامل اس وقت تبدیلی لاتے ہیں جب تبدیلی کے لئے حالات اور تمہیدات مہیا کردی گئیں ہوں۔ان میں سے کچھ عوامل بنیادی اور مرکزی ہیں اور کچھ تو اثر گزار اور کارآمد ہیں۔قرآن مجید معنوی عوامل پر زیادہ تاکید کرتا ہے اور ساتھ ہی کچھ مادی عوامل کا تذکرہ بھی کرتا ہے۔ معنوی عوامل اصل میں تبدیلی کے عمل میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں یہ عوامل پہلے افکار پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اس کے بعد رفتار میں تبدیلی لاتے ہیں. ان میں سے کچھ عوامل سماجیات کے ساتھ ساتھ نفسیات کو بھی متاثر کرتے ہیں۔قرآن کے نقطہ نظر سے مثبت معاشرتی تبدیلی کے عوامل، اس تحقیق کا اصلی سوال ہے اور یہ مقالہ علوم اجتماعی اور تفسیری تلفیقی روش سے وجود میں آیا ہے۔

کلیدی الفاظ: مثبت عوامل، معاشرتی تبدیلیاں، ثقافتی عوامل، سیاسی عوامل، اقتصادی عوامل۔

۱. (اسلامی اسکالر المصطفیٰ انٹرنیشنل یونیورسٹی قم) فون: ۰۰۹۸۹۳۵۴۶۵۰۱۴۷ bashovi786@yahoo.com.

۱۹. قرآن کی روشنی میں اجتماعی زندگی پر ایمان کے آثار

محمد اصغر[۱]۔ محمد یعقوب بشوی

اشاریہ

قرآن کریم کے اہم موضوعات میں سے ایک ایمان ہے جس کے لغوی معنی مان لینا، تصدیق کرنا ہیں جبکہ دینی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، تمام انبیاء کی نبوت، معاد، امامت و خلافت الٰہیہ اور ذات باری تعالیٰ کی جانب سے بھیجے گئے تمام دستورات و احکامات پر دل سے یقین و تسلیم کرنے کو ایمان کہاجاتاہے۔البتہ ایمان صرف زبان سے اقرار کا نام نہیں، زبان اور دل سے اقرار کرنے کے ساتھ اس کے مطابق عملی میدان میں بھی اظہار کا نام ہے۔انسان کی اجتماعی زندگی میں فلاح و بہبود اور سعادت و نجات وغیرہ حقیقی ایمان سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر ایمان اور اس کے ساتھ عمل صالح کی انجام دہی پر بہت تاکید کی گئی ہے۔انسان کی اجتماعی زندگی پر ایمان کے بہت سے اثرات و فوائد ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں؛ دنیاوی آثار میں سے اجتماعی سکون ہے یعنی ایمان انسان کو اخلاقی اور عملی احکام و دستورات کا پابند بنادیتاہے اور ایک دوسرے کے حقوق پر تجاوز کرنے سے روکتاہے جس کے نتیجے میں معاشرے میں ہمیشہ آرام و سکون کی فضا قائم ہوجاتی ہے، نیز ایمان برکات الٰھی کے نزول کا باعث، ایک دوسرے سے تعاون و ہمدردی، محبت و بھائی چارگی، زمین پر الٰھی نظام و حکومت کا قیام، وحدت و اتفاق، عدالت اجتماعی کا قیام، انحرافات و فسادات کے خاتمہ کا باعث ہے۔اس کے علاوہ ایمان کے انسان کی اجتماعی زندگی پر اخروی اثرات و فوائد ہیں جیسے؛ گناہوں کی بخشش، ثواب الٰھی اور نعمات الٰہی سے بھرہ مندی، ایمان کے ذریعے بہشت میں جاویداں ہونا، بہشت میں مختلف نعمتوں کا حصول، ایمان کے اہم آثار و فوائد میں سے ہیں۔قرآن کریم کی نگاہ میں اس موضوع کی نہایت اہمیت کے پیش نظر، اس مقالے میں ایمان کے صحیح مفہوم، اس کی اقسام، درجات اور اس کے

۱. (ایم فل اسکالر) شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، خیرپور، سندھ m.asghar9906@gmail.com

انسان کی اجتماعی زندگی پر مترتب ہونے والے آثار کا قرآن کریم کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ لیا جائے گا۔

بنیادی الفاظ: ایمان، آثار، فوائد، اجتماعی، قرآن.

۲۰. قرآن کی نگاہ میں دینی مبلغ کی صفات

محمد حسین چمن آبادی[۱]- محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

کلمہ تبلیغ اور اس کے مشتقات قرآنی الفاظ ہیں، اسی طرح تبلیغ کا اسلوب اور اس کی صحیح روش بھی کلمات قرآنی ہیں، دوسرے الفاظ میں تبلیغ اور مبلغ کو دین اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ دین کی تبلیغ کی ذمہ داری اللہ تعالی نے سب سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور معصومین علیہم السلام کے سپرد کیا، پھر یہ ذمہ داری علماء کرام کی گردن پہ آگیااور ان کی اہم ترین ذمہ داری شمار ہونے لگی۔

دینی مبلغ کو اخلاقی، علمی اور عملی لحاظ سے کچھ خصوصیات کا حامل ہونا لازمی ہے کیونکہ لوگ مبلغ کی باتوں سے زیادہ اس کے رفتار و کردار کو اہمیت دیتے ہیں، اگر اس کے قول و فعل میں ادنی سا اختلاف پایا جائے تو لوگ اس سے میلوں دور بھاگنے کو ترجیح دیں گے کیونکہ لوگ مبلغ کو نائب اور جانشین انبیاء گردانتے ہیں، اگر مبلغ کی زندگی انبیاء و معصومین علیہم السلام کی حیات طیبہ کی عملی تفسیر پیش نہ کرے لوگوں کی نظر میں وہ قابل اعتماد نہیں ہے، اگرچہ اس کی باتوں پر کان دھریں بھی تو دلوں پر تبلیغ کا کوئی خاص اثر نہیں ہوگا، لہٰذا مبلغ کے گفتار سے زیادہ کردار کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالی سورہ احزاب آیت ۴۵- ۴۶- ۴۷ میں دینی مبلغ کی پانچ اہم خصوصیات کی اشارہ کیا ہے۔

بنیادی الفاظ: تبلیغ، اہمیت تبلیغ، دینی مبلغ، قرآن میں مبلغ کی صفات۔

۱. (پی ایچ ڈی اسٹوڈنٹ) Hussainbaltistani4@gmail .com.

۲۱. قرآن کریم کی نگاہ میں انسانی معاشرے کی تشکیل نو میں محبت کا کردار

سید نعیم حسین شاہ۱- محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

محبت کا احساس صرف کسی چیز یا شخص سے انس کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ ایک پاکیزہ ارزش ہے جو پروردگار کی جانب سے اخلاقی تربیت اور ہدایت کے لیے انسانوں کو عطا ہوئی ہے۔ محبت کا حقیقی مقصد اللہ تعالی کی بارگاہ میں قرب کا حصول ہے۔ کسی بھی چیز میں افراط و تفریط کے مثبت نتائج سامنے نہیں آتے۔ محبت بھی بالکل اسی طرح ہے۔ محبت کے اس پاکیزہ احساس کو اگر دنیا میں ایک حد تک استعمال کیا جاے اور فانی نعمتوں کو ٹوٹ کر نہ چاہا جاے بلکہ اللہ کی محبت پر ہر چیز کی محبت کو قربان کیا جاے تو گھریلو اور معاشرتی سطح پر اس کے بے شمار مثبت اثرات سامنے آئیں گے۔ اس صورت میں یہ محبت، پاکیزہ اور شائستہ محبت کہلاے گی۔ لیکن اگر ہم اپنی پسند اور ناپسند اور روزمرہ ترجیحات میں اپنے رب کی نافرمانی کرنے لگیں تو اس صورت میں پورے سماج کو خطرناک نتایج بھگتا پڑیں گے۔

اگرچہ محبت جیسے موضوع پر بہت کچھ لکھا گیا، لیکن یہاں ہم دو قرآنی تفاسیر: "المیزان" اور "فی ظلال القرآن" کی روشنی میں محبت کے اچھے اور برے آثار کو اپنے قلم کی بساط کے مطابق پیش کریں گے۔

بنیادی اصطلاحات:

تفسیر المیزان، تفسیر فی ظلال القرآن، محبت، محبت کے نتائج، معاشرہ (یا سماج)۔

---

۱. (:ایم فل مجتمع آموزش عالی قرآن وحدیث مدرسہ عالی تفسیر وعلوم قرآن)۔

۲۲- قرآن کی روشنی میں وحدت کی اہمیت و ضرورت

ثمین ہ وزیر[۱]

اشاریہ:

اتحادہر زمانے میں، بشر کی اجتماعی زندگی کے کلیدی اور بنیادی عناصر میں سے ایک عنصر رہا ہے اور طبیعت و جہانِ آفرینش کے اصولوں میں سے ایک اصل ہے اور انسانی معاشروں کی اہم ترین آرزووں اور آرمانوں کے زُمرے میں آتی ہے۔ اسی وجہ سے گوہرِ وحدت ہمیشہ، معاشرے کی تمام اکائیوں، گروہوں، ملتوں، اُمّتوں اور ہر نوعِ بشر کی آرزو رہی ہے اور ایک تھیوری و نظریے کے عنوان سے نا قابلِ انکار بیان کی گئی ہے۔قرآنِ کریم وحدت کے موضوع کو جو کہ ایک اساسی موضوع ہے، دو طرح سے دیکھتا ہے۔ قرآنِ کریم توحیدی معاشرے میں وحدت کی تعریف و ستائش بھی کرتا ہے اور اس کے استحکام کے لیے کارآمد طریقے اور مفید دستور العمل بیان کرتا ہے اور نیز افتراق و انتشار کی مذمت بھی کرتا ہے اور تفرقے و انتشار سے بچنے کے لیے واضح و روشن راستے دکھاتا ہے۔۔ اتحاد امت ، شرعی اور سماجی اہمیت و ضرورت ہے جب کہ اختلاف رائے کا وجود فطری ہے، اس لیے ہم شرعی ضرورت کے پیش نظر اتحاد امت کے پابند ہیں اور فکر و نظر کے اختلاف کے باوجود اتحاد امت اور وحدت امت کو اپنی ایمانی اور اسلامی زندگی کا نصب العین سمجھتے ہیں اسی بات کے پیش نظر وحدت کی اہمیت و ضرورت بیان کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں الٰہی ادیان کے ماننے والوں کے درمیان وحدت کے بارے میں قرآنِ کریم کی نظر سے آگاہی و آشنائی کے لیے قرآن کی چند آیات پیش کرتے ہیں۔اور چند نکات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس کی بناپر ایک معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

کلیدی کلمات: قرآن، وحدت ،اسلام ،اہمیت و ضرورت.

---

۱. (ایم فل المصطفیٰ اسلام آباد).

۲۳. قرآن اور روایات کی روشنی میں طلاق کے عوامل، نقصانات اوراس کا راہ حل

مہربانو شیر خان

اشاریہ:

دین اسلام میں خاندان کی اہمیت و استحکام پر خصوصی زور دیا گیا ہے کیوں کہ یہ معاشرے کی سب سے اہم اور بنیادی اکائی ہے۔ اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم کے ایک تہائی احکام عائلی نظام زندگی سے متعلق ہیں۔ نظامِ زندگی میں خاندان کا وجود مرد اور عورت کے درمیان شادی سے ہوتا ہے۔ اور اگر اسی شادی کو برقرار نہ رکھا جاسکے تو نتیجہ طلاق کی صورت میں سامنے آتا ہے اور واسطہ یا بلاواسطہ اس کا اثر تمام معاشرے پر ہوتا ہے۔ طلاق ایک ایسا فعل ہے جس کو قرآن اور احادیث میں ایک ناپسندیدہ ترین فعل قرار دیا گیا ہے۔ اور لوگوں کو اسکے عوامل اور نقصانات سے آگاہ کیا ہے اور ان سے بچنے کا راہ حل بھی بتایا گیا ہے مگر انسان کی مصلحت کی خاطر بعض موقع پر شریعت نے اجازت بھی دی ہے۔ اس تحریر میں مصنفہ نے اس موضوع اور اس سے مربوط مسائل کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی روک تھام کے اقدامات کو قرآن وسنت سے بیان کیا ہے۔

بنیادی الفاظ: طلاق، عوامل، نقصان، راہ حل۔

۲۴. قرآن کی روشنی میں خود فراموشی کے معنا شناسی کا تحقیقی جائزہ

نوشابہ نادر[۱]

اشاریہ:

انسان کی ہدایت سے محرومی خود اس کی کوتاہیوں، غلطیوں اور اعمال بد کا نتیجہ ہے وہ اس دنیا کے فریب میں آکر اپنی حقیقت کو بھول جاتا ہے اور غفلت کا شکار ہو کر خود فراموشی یعنی ناخود کو خود سمجھنا، حقیقی تکامل کے راستے سے منحرف ہونا، حیوانی بعد (شخصیت حیوانی) پر توجہ دینا میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مگر جب حقیقت سامنے آئے گی تو وہ مہلت مانگنے لگے گا جبکہ یہ بیداری بہت دیر میں اور بعد از وقت ہو گی۔ ایسا انسان جو اپنی واقیعت کو فراموشی کے سپرد کر دیتا ہے، حقیقت میں وہ خود سے بیگانہ ہونے سے دوچار ہو جاتا ہے اور خود کو کھو دیتا ہے۔ اس تحریر میں اسی غفلت اور خود فراموشی کو بیان کیا گیا۔ قرآن سے اس کے معنٰی کی وضاحت کی گئی، فراموشی سے مربوط الفاظ (غفلت، خسارت نفس اور ہلاکت نفس) کو واضح کیا گیا۔ اور پھر آیات اور روایات سے اس کے عوامل، عوامل غفلت کے ذیل میں ذکر کیے (کیونکہ غفلت مقدمہ ہے خود فراموشی کا)، اس کی نشانیاں اور اس سے محفوظ رہنے کے طریقے کو بیان کیا گیا۔

بنیادی الفاظ: نسیان اور فراموشی، نفس، خود فراموشی، خدا فراموشی، غفلت، خسران نفس، ہلاکت نفس۔

۱. (ایم اے تفسیر و علوم قرآن المصطفیٰ کراچی).

۲۵- قرآن اور احادیث کے نقطہ نظر سے خاندانی طرز زندگی کے تعمیری اور تخریبی عوامل کا مطالعہ

محمد حسین حافظی[۱]

اشاریہ:

معاشرے کا ایک اہم رکن خاندان ہے اور خاندان کے اہم رکن میاں بیوی ہیں۔ اسلام نے خاندان اور اس کے تحفظ کو بہت اہمیت دی ہے۔ خاندان میں ازدواج، ذہنی و نفسیاتی سلامتی اور معاشرے میں ذہنی سلامتی کے حصول کا سب سے اہم عنصر ہے۔ اس مقالہ کو لکھنے کا مقصد قرآن اور احادیث کے نقطہ نظر سے خاندانی زندگی کی تعمیری اور تخریبی عوامل کا مطالعہ کرنا ہے۔ یہ تحقیق ایک طرح کی بنیادی نظریاتی تحقیق ہے اور حاصل کردہ مواد کو کتاب خانے کی روش کے طریقہ کار سے تجزیہ کرنے کے لئے جمع کیا گیا ہے۔ اس مقالے میں، پہلا مرحلہ کتاب خانے کی روش کو استعمال کرتے ہوئے آیات الہی کا مطالعہ کرنا ہے جو خاندان سے متعلق ہے۔ دوسرے مرحلے میں، اسلامی اہم منابع اور ذرائع جیسے کتاب بحار الانوار، الاستیبصار و... کا استعمال کرتے ہوئے خاندانی طرز زندگی کی تعمیر اور تخریب کے عوامل سے متعلق مطالب جمع کیے گئے ہیں۔ تیسرے مرحلے میں، اس کی تعمیر اور تخریب کے اسباب اور عوامل کو قرآنی نقطہ نظر سے بیان کیا گیا ہے اور آخر میں ان مطالب سے نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تحقیق کے نتیجے سے یہ پتہ چلا کہ خدا نے قرآن مجید میں، خاندانی طرز زندگی کو امن، سکون اور سلامتی کے طور پر بیان کیا ہے۔ اسلام، ایک دین کامل ہونے کی حیثیت سے، انفرادی اور معاشرتی دونوں طرح کی انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر مشتمل ہے، اس دین کے ذریعے سے انسان بہترین طرز زندگی کا انتخاب کر سکتا ہے۔ اسلام کے نقطہ نظر سے بہترین طرز زندگی وہ ہے جس کا بنیادی معیار اور ملاک ایمان اور تقویٰ ہو۔

بنیادی الفاظ: قرآن ، حديث ، طرز زندگی، تعمیر، تخریب، خاندان، ازدواجی زندگی.

۱. (ایم فل اسکالر المصطفیٰ انٹرنیشنل یونیورسٹی قم)

۲۶- قرآن کی نظر میں خود سازی کا اثر معاشرہ سازی پر

عروج زہراء[۱]- محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

خود سازی پر قرآن مجید بہت تاکید کرتا ہے اور اسے فردی اور اجتماعی زندگی کی نجات اور ضامن سمجھتا ہے ۔قرآن کریم کی متعدد آیتوں میں خود سازی کی اہمیت، ضرورت اور اس کے مختلف اثرات کی طرف واضح اشارہ ہوا ہے۔خود سازی دراصل معاشرہ سازی کے لئے ایک بنیاد ہے جب تک خود سازی کی بنیاد محکم نہیں ہو گی اس وقت تک معاشرہ سازی کی عمارت تعمیر نہیں ہوسکتی۔قرآن مجید کی مختلف آیات میں خود سازی کے معاشرتی زندگی پر اثرات کی طرف بھی اشارہ ہوا ہے جن کو سمجھنا معاشرتی تبدیلی کے لئے ناگزیر ہے اور اسی طرح عدم تزکیہ اور عدم تہذیب کے منفی پہلوؤں پر بھی قرآن نے کھل کر بات کی ہے کہ کیسے ایک فرد یا ایک سماج عدم تزکیہ کی وجہ سے ہلاک ہو سکتا ہے۔

معاشرتی ارتقاء اور تکامل سے خود سازی کا نہایت ہی گہرا تعلق ہے ان تعلقات کی نوعیت کو کشف کرنے اور خود سازی کے عمل کو بہتر بنانے کے لیے راہکار اور راہ حل پیش کرنا اس مقالے کا اہم ہدف ہے۔انقلاب اسلامی ایران ایک اجتماعی انقلاب ہے جو معاشرے کی ترقی اور تربیت میں عنصر خود سازی کی طرف دنیا کو متوجہ کیا اور بشریت کو مادی دنیا سے ایک ایسی معنوی دنیا کی طرف دعوت دی کہ جہاں مادیات کے بجائے اخلاقیات و عقلانیت حاکم ہے۔انسان کی قیمت زر کے بجائے اس کا علم، معرفت، اجتماعی شعور اور الٰہی سوچ معین کرے گی۔انقلاب اسلامی ایران نے ایک معنوی انقلاب بپا کیا اور ۴۱ سالوں سے دنیا کی رہبری کر رہا ہے اور یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے کہ اس بحران معنویت اور خود غرض ماحول میں بھی نظام اسلامی انسان کو نجات دے سکتا ہے۔اصلی سوال، "قرآن کی نظر میں خود سازی کا اثر معاشرہ سازی پر" ؟ ہے۔

بنیادی الفاظ: خود سازی، معاشرہ سازی، قرآن مجید، انقلاب اسلامی ایران، اثرات، راہ حل.

۱. (جامعہ المصطفیٰ العالمیہ، اسلام آباد).

۲۷- قرآن کی نگاہ سے رہبری کی شرائط اور اس کا امت اسلامی کی بیداری میں کردار کا ایک جائزہ

فرح زیدی[۱]

خداوند عالم نے قرآن کریم میں امت اسلامی میں بیداری ایجاد کرنے نیز اس کی حفاظت اور پائیداری کے لئے کچھ اہم اصول و شرائط ذکر کیئے ہیں. الٰہی نمائندوں میں یہ شرائط پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ امت اسلامی کو خواب غفلت سے بیدار کرنے نیز ان میں تحولات ایجاد کیئے ہیں۔ علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر جو بیداری آئی ہوئی ہے اور اس میں ملت اور ان کے نمائندوں کے کردار پر توجہ کرنے سے امتوں کی بیداری کے لئے ان شرائط کی پہچان اور ان کے استعمال کے صحیح طریقہ سے آشنائی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ایک ایسا رہبر کہ جس میں بصیرت، استقامت اور صبر و توفیق نہ ہو وہ کبھی بھی اپنے دشمن کا ڈٹ کے مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی اپنی ملت کے اساسوں کی حفاظت کر سکتا ہے۔ نیز ملت کو بھی ان شرائط کا حامل ہونا ضروری ہے کیونکہ ملت میں ان شرائط کا فقدان انہیں اپنے ہدف تک پہنچنے نہیں دے گا۔ ملتوں کی تقدیر رقم کرنے میں نمائندے اور رہبر ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کی کامیابی اور ناکامی خود رہبر پر، اس کی روحی شرائط اور فیصلوں پر منحصر ہے۔ نیز اسلامی اقدار اور متکبرانہ افکار کی مخالفت کی بنا پر نیا مشرق وسطی (Middle East) کا قیام باعث بنا کہ قرآن کی نظر سے رہبری کی ضرورت اور اس کے شرائط و کردار کو زیادہ موضوع بحث قرار دیا جائے۔

نیز جب علاقائی تبدیلیوں پر توجہ دی جائے تو یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ استکباریت کی شکست اور جبہہ مقاومت کی کامیابی نزدیک ہے۔

کلیدی الفاظ: شرائط، رہبری (نمائندہ)، کردار، اسلامی بیداری، امت، تحولات۔

---

۱. بنت الہدی کارشناسی ارشد Farahzaidi1998@gmail.com .

۲۸. قرآن اور احادیث میں عورت کا مقام

سحر بتول

اشاریہ:
اسلام کی نظر میں انسان (مرد و عورت) کو بہترین مقام و حیثیت سے نوازا ہے مگر افسوس کہ جو مقام عورت کو خدا نے دیا ہے اسے یا تو اس سے محروم کر دیا گیا ہے یا پھر حد سے بڑھا دیا گیا ہے۔

میں نے اپنی اس تحقیق میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قران میں عورت کا کیا مقام ہے اور اھلبیت علیہم السلام کی نگاہ میں عورت کس احترام کا مستحق ہے۔

اس کے علاوہ عورت کا مقام بحیثیت عورت، بحیثیت ماں، بحیثیت بیٹی قران کی رو سے کیا ہے؟

اور اسلام سے قبل کے لوگ عورت کے بارے میں کیا منفی سوچ رکھتے تھے جیسے کہ بیٹی کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفنا دینا، اسے میراث میں حق نہ دینا، مرد اور عورت کو عمل میں برابر نہ ماننا وغیرہ ان سب باتوں کو قران کے ذریعے رد کیا ہے۔

اور ساتھ ساتھ مثالی خواتین میں سے دو (حضرت مریم و حضرت آسیہ) کا تذکرہ کیا ہے جو تمام امت مسلمہ کیلئے نمونہ ہیں۔

اور یہ تحقیق تین فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں کلیات بیان کی گئی ہیں دوسری فصل میں اسلام سے قبل عورت کے کیا حالات تھے وہ بیان کئے ہیں اور تیسری فصل میں قرآن و اہلبیت علیہم السلام کی نگاہ میں عورت سے محبت کے آثار بیان کیے گئے ہیں اور آخر میں نتیجہ گیری کی گئی ہے۔

بنیادی الفاظ: عورت، قرآن، اسلام، مقام، میراث.

۲۹. طاغوتی مظالم کی انتہا اور انقلاب اسلامی کی ترقی کی ابتدا

غلام مرتضی انصاری[۱]- محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

انقلاب اسلامی کے دشمنوں خصوصا امریکہ اور اسرائیل کا ایرانی عوام پر ڈھانے والے ظلم اور بربریت کا فہرست وار تذکرہ کرنے کے بعد انقلاب اسلامی کے اہم نتائج کو مختصر طور پر بیان کیا ہے،اس امید کے ساتھ کہ جدید نسل قارئین گرامی کے لئے استعماری طاقتوں کا حقیقی چہرہ بے نقاب کرکے انقلاب اسلامی سے پہلے مظلوم ایرانی عوام کی بے بسی پر طائرانہ نظر کرنے کے بعد امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور اسلامی انقلاب کے ایرانی عوام کے علاوہ پوری دنیا میں تمام مستضعفوں اور مظلوموں اور حق وانصاف کے طلب گاروں کے لئے فیوض وبرکات جن میں سب سے بڑی نعمت ،دنیا کے بڑے بڑے طاغوتی فرعونوں کے چنگل سے آزادی اور ان کے خلاف آواز بلند کرنے کی جرات پیدا کرنا اور مظلوموں کی حمایت میں صدائے احتجاج بلند کرنے کا حوصلہ پیدا کرناتھا، ورنہ اس الہی اور اسلامی انقلاب سے پہلے کسی قوم اور ملک میں یہ طاقت اور جرات کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا، لیکن آج اس انقلاب کی بدولت دنیا کے غریب سے غریب ملکوں میں بھی امریکہ مردہ باد اسرائیل مردہ باد کے نعرے بلند ہو رہے ہیں،اور طاغوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے حقوق کی باتیں کر رہے ہیں،اور ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب مہدی برحق کا ظہور ہو گا اور اس دنیا کو جس طرح ظلم و جور سے بھر چکی ہے، عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

بنیادی الفاظ: انقلاب اسلامی ایران، استعماری طاقتوں کے مظالم، رضا شاہ حکومت کی خیانتیں، انقلاب کے اہم نتائج۔

---

۱. پی ایچ ڈی اسٹوڈینٹ gmansari61@gmail

۳۰. سورہ بینہ کی ساتویں آیت کی روشنی میں کامیاب جماعت کا تعارف

حافظ اکرم رضا[۱]

اشاریہ:

خیر اور شر دو ایسے جریان اور تفکر ہیں جو ہمیشہ ایک دوسرے کے خلاف تھے اور ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ، حق کے حامی خیر البریہ کے نام سے جانے جاتے ہیں، اور باطل اور شیطانیت کے حامی شر البریہ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ سورہ بینہ کی ساتویں آیۃ میں ان دو جریان اور تفکر (خیر البریہ، شر البریہ) کے بارے میں بیان ہوا ہے ۔ اس مقالہ میں تلاش کی گئ ہے ایسے منابع اور اسناد جو فریقین (شیعہ سنی) کی نظر میں بھی قابل قبول ہو اور اس طرح متلاشی حق خیر البریہ اور شر البریہ کے واقعی مصداق اور ان دو تاریخی تفکر تک پہنچ سکے۔ فریقین کی متعدد روایات نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) اور ان کے شیعوں کو مصداق خیر البریہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان روایات کو پینتیس (۳۵) سے زیادہ راویوں نے روایت کیا ہے۔ یہ روایات کثرت طرق (کہ بعض نے چالیس سے زیادہ طریقوں سے نقل کیا ہے) کی وجہ سے بہت ہی اعلی اور غیر معمولی اعتبار کے حامل ہیں۔ سبب و شان نزول کی روایتوں کا بغور جائزہ لے کر، یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ آیت وقت کے ساتھ ساتھ شیعیان علی علیہ السلام کے خطوط فکری کو پہچاننے کے لئے ایک واضح اور دیر پاسند ہے، اور شیعوں کی حقیقی صورت اور اصلیت کی معرفی کر رہی ہے۔ اس تحریر میں اس اہم سوال «شیعہ کب سے وجود میں آئے»، کا تسلی بخش اور فریقین کی کتابوں سے علمی اور منطقی جواب دیا ہے اس امید کے ساتھ کہ بہت سے متلاشیان حق کے لئے اس کا مطالعہ سبب بن جائے گا کہ وہ لوگ بغیر تعصب، جہالت اور تہمت ایک نتیجہ تک پہنچیں اور اس طرح ان کے لئے معنوی اور ملکوتی دروازے کھل جائیں گے۔

کلیدی الفاظ: قرآن مجید سورہ بینہ، خیر البریہ، شر البریہ، روایات فریقین، علی کے شیعہ، کامیاب جماعت۔

۱. پی ایچ ڈی طالب علم المصطفیٰ انٹر نیشنل یونیورسٹی قم، (akramraza@gmail.com)

۳۱. عالمی امن قائم کرنے کے تین بنیادی اصول امام علی علیہ السلام کی نگاہ میں

زوار حسین مطہری

اشاریہ:

معاشرے میں اجتماعی اور انفرادی زندگی کا فلسفہ امن اور بھائی چارے پر مبنی ہے اور اسی اصول کی وجہ سے قرآن مجید اور امیر المومنین امام علی علیہ السلام کی سیرت سے امن کا پیغام ملتا ہے۔اسلام کا وجود سماجی زندگی میں امن کی تاکید کرتا ہے، اور یہاں تک کہ امام علی علیہ السلام کے ۲۵ سالہ طویل صبر کو بھی اسی روشنی میں دیکھا جانا چاہیے۔

قرآن مجید اور امیر المومنین علیہ السلام کے اقوال میں، مختلف ممالک، اقوام اور معاشروں کے مابین امن پیدا کرنے کے لئے تین سنہری اصول موجود ہیں، جو بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ انسانی حقوق کا احترام، دوسروں کی شخصیت کا احترام اور دوسروں کے حقوق کو قبول کرنا، یہ وہ اصول ہیں جن کی رعایت کرنے سے انسانی معاشروں میں سلامتی، فلاح و بہبود اور پایدار امن کی بنیاد پڑھ سکتی ہے۔

اسلام تمام انسانوں کو مفاہمت اور صلح کی دعوت دیتا ہے اور اسی چیز میں انسانیت کی بقاء جانتا ہے یہ اسلام کی ظرفیت کی دلیل ہے کہ تمام تر اختلافات کے باوجود دنیای اہل کتاب کو صرف ایک «کلمہ» کی بنیاد پر اتحاد و یکجہتی کی دعوت دیتا ہے۔اسلام میں، جنگ اسی وقت ضروری ہے جب دشمنوں کے ہاتھوں میں اسلام کی شان ختم ہو جائے اور دشمن، اسلام کی نابودی چاہتا ہو اور اس مقصد کے لئے کوشش کرے۔ اسلام نے ایک انسان کے قتل کو تمام انسانوں کے قتل اور ایک انسان کی نجات کو پوری انسانیت کی نجات کے مترادف قرار دیا ہے، اس سے اسلام میں سلامتی کی اہمیت اہمیت کا پتہ چلتا ہے اوراسلام کے نزدیک احترام انسانیت کاجذبہ کھل کر سامنے آتا ہے۔

کلیدی الفاظ: قرآن کریم،امام علی، تین سنہری اصول، امن، صلح ،انسانی حقوق کی رعایت، شخصیت کا احترام، دوسروں کو جینے کا حق دینا۔

۳۲. عالمی سیاست پر امام خمینی (س ح) اور انقلاب اسلامی ایران کے اثرات

فرمان علی سعیدی شگری[۱] ناصر باقری بیدی ہندی

اشاریہ:

بیسویں عیسوی صدی کے آخر میں اسلامی انقلاب ایران کا وقوع پذیر ہونا، بہت ہی اہمیت کا حامل ہے، جسکی مختلف زاویوں سے دقت کے ساتھ مطالعہ کی ضرورت تو پہلے سے ہی تھی۔ بعض مکانی اور زمانی خصوصیات اور خطے میں اسکے بڑھتے ہوے اثرات کی وجہ سے اسکی اہمیت اب اور بھی بڑھ گئی ہے، ایران اس وقت عالمی تجزیہ نگاروں اور سیاست دانوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ایران کا اسلامی انقلاب ایسے وقت میں کامیاب ہوا جب دنیا بھر میں دین کا سماجی اور سیاسی چہرا عالمی منظر سے ناپید ہوتا جارہا تھا اور اسلامی حکومت کا تصور ایک قصہ پارینہ ہوچکا تھا-اگرچہ آج جبکہ انقلاب کو برپا ہوئے ۴۰ برس ہوچکے ہیں اور سامراجی طاقتوں کی تمام تر کوششوں کے باوجود نہ صرف خطے کی سب سے مضبوط فوجی اور سیاسی لحاظ سے بانفوذ قدرت بن چکا ہے، جسکو معروف برطانوی تجزیہ نگار رابرٹ فکس اسطرح تحلیل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں" ایران کے ہاتھوں عراق اور شام میں داعش کی شکست کے بعد مشرق وسطی میں امریکہ کی خارجہ پالیسی عملا ناکام ہوچکی ہے"

انقلاب ایران ایسے وقت میں کامیاب ہوا جب شاہ کی حکومت کو امریکہ اور مغربی طاقتوں کی بھرپور حمایت حاصل تھی۔ ایران اور اسکے ہمسایہ ممالک انرجی کے مرکز تھے، یہ علاقہ عالمی اقتصاد کے لئے ریڑہ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا تھا۔ جس کا کنڑول امریکہ کے ہاتھ سے نکل کر انقلابی قیادت کے ہاتھ میں آگیا تھا۔ جن کی اولین ترجیحات استکباری نظام اور استعماری سیاست کا خاتمہ اور اسلامی قوانین کا نفاذ تھا، یہ وہ مقاصد تھے جن کیلیے اسلامی تنظیمیں اور خطے کے مسلمان اپنے اپنے طور پر گذشتہ ایک صدی سے کوشش کررہے تھے۔ اس لیے انقلاب نے اسلامی دنیا کے مسلمانوں کے دل میں اپنے ممالک میں بھی اسلامی حکومت کے قیام کی آرزو اور اسکے لیے کوشش کرنے والوں میں امید کی تازہ روح پھونک دی۔ البتہ دوسری طرف سے ایران خطے کی استبدادی اور شہنشاہی حکومتوں کے درمیان فاصلے بڑھ گئے جو ایک طبیعی عکس العمل تھا کیوں کہ عرب حکمران بخوبی آگاہ تھے کے یہ انقلاب ایران تک محدود نہی رہے گا، عنقریب انکی عوام بھی آزادی اور اسلامی حکومت کا مطالبہ کرینگے۔

۱. (پی ایچ ڈی کلام).

دوسری طرف سے ایک ایسی آزاد اسلامی حکومت کا قیام، جس کا نعرہ نہ شرقی و نہ غربی تھا، مغربی دنیا سے بھی اس کے تعلقات پر اثر پڑا کیونکہ اس انقلاب سے یورپی خاص کر امریکی معاشی اور سیاسی منصوبوں کو شدید دھچکا لگا اور ان کے مفادات خطرے میں پڑ گئے۔ اس لیے انقلاب کے فورا بعد صدام حسین نے ایران عراق سے امن معاہدہ کی یک سر خلاف ورزی کرتے ہوے، امریکہ، یورپ اور خطے کی بعض حکومتوں کی مالی، تسلیحاتی اور فوجی مدد کے ساتھ ایران پر حملہ کیا گیا، اور یورپی حکومتوں کی طرف سے فراہم کردہ کیمیکل ہتیاروں سے بے گناہ شہریوں پر حملے کر کے ہزاروں بے گناہ انسانوں کا قتل عام کیا گیا۔انقلاب کے عالمی اثرات کو ایران کی جیوپولیٹک اور جیو اسٹراٹیجک حیثیت نے اور زیادہ شدت بخشی۔ یہ انقلاب لیبریزم اور سوشلزم کے مقابلے میں، تیسری دنیا کے مستضعف اور پسے ہوے عوام لیے ایک رول ماڈل اور آرمان میں بدل ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں عالمی سیاست میں اسلامی انقلاب ایک تیسری نئ قوت اور نظریہ کی صورت میں ابھر کے سامنے آیا۔

کلیدی الفاظ: سیاست، امام خمینی، ایران، انقلاب اسلامی اور حکومت۔

۳۳. عصر غیبت میں خواتین کی ذمہ داریاں

رباب حسن

اشاریہ:

اللہ نے انسانوں کو اشرف المخلوقات خلق کرنے کے بعد قوانین کو وضع کیا اور ہماری رہنمائی کے لئے انبیاء اور پھر آئمہ کو اپنا نمائدہ بنا کر بھیجا۔ دور حاضر میں بھی خدا کا نمائدہ ہمارے درمیان موجود ہے مگر لوگوں کی نظریں انھیں دیکھنے سے قاصر ہے۔ ہر دور میں بہت سارے انبیاء اور اولیاء تشریف لائے لیکن دنیا کو مکمل طرح برائیوں سے پاک نہ کر سکے۔ اس کی بنیادی وجہ خود انسان ہے جو ایک منجی کا انتظار تو کرتا ہے مگر اس منجی کے آنے سے پہلے اور آنے کے بعد اپنی ذمہ داریوں کو انجام نہیں دیتا۔ مرد اور خاتون دونوں کی اپنی اپنی الگ ذمہ داریاں ہیں جس کو نبھا کر ہی وہ دور حاضر کے منجی کے آنے سے پہلے کی تیاری میں اپنا حصہ ڈال سکیں گے۔ اس تحریر میں جس چیز کو زیرِ بحث لایا گیا ہے وہ ظہور امام علیہ السلام کے لئے ماحول کو سازگار بنانے میں خواتین کیسے اپنا کردار ادا کر سکتیں ہیں اور عصر معصومین علیہم السلام میں خواتین کا کیا کردار رہا ہے، ہے۔

بنیادی الفاظ: عصر، غیبت ، ذمہ داری، قرآن، منجی.

۳۴-معاشرتی تبدیلیاں اور استاد یعقوب بشوی کے سماجی ارتقا کے نظریے کا تجزیاتی مطالعہ

مقدر عباس[۱]- سید بہادر علی زیدی[۲]

اشاریہ:

معاشرتی تبدیلی کے بارے میں انسانی علوم وعمرانیات کے ماہرین اور دانشوروں کی طرف سے متعدد نظریات بیان ہوئے ہیں جو علوم کی پیدائش اور پھیلاؤ بالخصوص سماجیات کی نشر واشاعت میں بہت اہم کردار کے حامل ہیں، لیکن اس کے باوجود اس بارے میں بہت سارے ایسے مسائل موجود ہیں جن کے بارے میں تحقیق ہی نہیں ہوئی .ایسالگتاہے کہ ان سب نظریات کا نقطہ اشتراک ایک مشخص اور منظّم نظام کا پیش نہ کرنا ہے۔اس طرح ان نظریات کے نقائص میں سب سے زیادہ محسوس ہو نے والا نقص اور کمی داخلی ہم آہنگی کا نہ ہونا، ابہام گوئی اور بعض نظریات کا آپس میں متضاد اور متصادم ہونا ہے۔ ڈارون نے حیاتیاتی ارتقاکے بارے میں مختلف نظریات پیش کیے ہیں لیکن اس سے پہلے ماہرین علم (کون سا علم؟) جیسے اسپنسر، کانت اور مودگان نے بھی معاشرتی تبدیلی کے موضوع پر اجتماعی تکامل کے نظریے کے بارے میں بحث کی ہے۔ جو لوگ اجتماعی تکامل کے نظریے کی طرف داری کرتے ہیں ان میں سے بعض نے حیاتیاتی ارتقااور اجتماعی ارتقامیں فرق نہیں کیاہے ۔

استاد محترم ڈاکٹر محمد یعقوب بشوی نے معاشرتی تبدیلی کے حوالے سے ایک جدید نظریہ پیش کیاہے اور وہ نظریہ معاشرتی تبدیلی اور سماجیات میں اجتماعی تکامل کا نظریہ ہے جو صالح رہبری یا غیر صالح رہبری کے گرد گھومتاہے۔ قرآن کریم زیست شناسی کی یا حیاتیاتی کتاب نہیں ہے، بلکہ انسان کی ہدایت کی کتاب ہے، لیکن اس کے باوجود قرآن اس مسئلے کے بارے میں خاموش نہیں ہے، بلکہ معاشرتی زندگی میں تکامل وارتقا کی دونوں انواع: حیاتیاتی ارتقااور اجتماعی ارتقاپر توجہ دیتاہے۔

حیاتیاتی ارتقا میں انسان براہ راست عمل دخل نہیں رکھتا، لیکن اجتماعی ارتقا میں انسان کے ارادے اور انتخاب کے بغیر تبدیلی اور تغیر ممکن نہیں ہے یعنی تبدیلی وجود میں ہی نہیں آسکتی۔ قرآن کریم عمرانیات کے

---

۱. (ایم فل جامعہ المصطفیٰ العالمیہ).

۲. phdاسکالر جامعہ المصطفیٰ العالمیہ قم.

ماہرین کے برعکس معاشرتی تبدیلی کے بارے میں ایک قیمتی اور اہم نظریہ رکھتا ہے جس کے ذریعے وہ عمرانیات کے بہت سے ایسے سوالوں کا جواب دیتا ہے جن کا جواب ماہرین عمرانیات کے پاس موجود نہیں ہے، کیونکہ قرآن کریم ہست ہا یعنی ''جو موجود ہے'' کے علاوہ باید ہا یعنی ''کیا ہونا چاہیے'' کے بارے میں گفتگو کرتا ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر چیستی ''کیا ہے؟'' کی بجائے چرایی ''کیوں، کیسے'' کے بارے میں بھی بحث کرتا ہے۔ قرآن کریم کی آیات میں دقّت اور غور و فکر سے تدریجی طور پر اجتماعی تکامل کا برتر نظریہ انسان کی آزمائش اور امتحان کے راستے سے حاصل ہوتا ہے۔

اس تحقیق کا اصل مقصد اور ہدف معاشرتی تبدیلیوں کے بارے میں قرآن کریم کی فکری بلندی اور ہدایتی پہلو کو بیان کرنا ہے۔ اس مقالے کو متون اور اسناد کے مطالعے اور مضمون و مفہوم کی تحلیل کیساتھ کیفی روش سے انجام دیا گیاہے۔

بنیادی الفاظ: قرآن، سماجی ارتقا، برتر نظریہ، معاشرتی مثبت اور منفی تبدیلیاں، امتحان، صالح رہبری، فاسد رہبری۔

۳۵- معاشرتی تکامل میں اخلاقیات کااثر قرآن کی روشنی میں

اشرف حسین موحدی- محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

اخلاقیات معاشرتی مسائل میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس کی اہمیت کااندازہ اس بات سے لگائی جاسکتی ہے کہ یہ موضوع بعثت رسل کا ہدف قرار پایا ہے جیسا کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد بھی "انّما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق، ہی قرار پایا ہے تاکہ مکارم اخلا کی تکمیل ہوسکےاور اسی میں انسانی کمال اور بقاکاراز پوشیدہ ہے-قرآن مجید میں تقریبا ۱۶۰۰ آیات تنہا اخلاقیات سے متعلق موجود ہیں. قرآن مجید کی گواہی کے مطابق ،پیامبر اکرم ﷺ خلق عظیم کے مالک ہیں۔رسول اکرم ﷺ کے خلاق کی وجہ سے اسلام ، عرب میں اور عرب دنیاسے باہر بڑی تیزی سے پھیلااور بت پرستی، شرک اور جہالت کے خلاف انقلاب محمدی کامیاب ہوا اور تیزی سے تکامل کے منازل طے کیا۔

اخلاق حسنہ سے معاشرہ بنتاہے اور ترقی کرتاہے اور اخلاق رذیلہ سے معاشرہ بگڑتاہے اور تنزلی کا شکار ہو جاتاہے، جس معاشرہ میں سچ، دیانتداری، وعدہ وفائی، رواداری، مساوات، انصاف، اور اخوت رائج ہو جائے تو ایسا معاشرہ امن کا گہوارہ بن جاتا ہے،اور تکامل کا سفر طے کرتا ہے لیکن اگر خدا ناخواستہ معاشرہ میں شہوت پرستی، حسد، تکبر، خود بینی، بے صبری، جھوٹ، بد دیانتی، بے یقینی، ظلم وستم، بے حیایی، اور بے غیرتی رواج پائے توایسامعاشرہ زوال پذیر ہوجاتاہے۔

جن معاشروں میں اخلاقی اصولوں کی رعایت نہیں کی جاتی ہے تو درحقیقت وہ معاشرہ، مردہ معاشرہ کہلاتاہے. اس مقالے میں اس چیز کو بیان کرنے کی کوشش ہوگی کہ اخلاقیات کیسے معاشرہ کے تکامل کاذریعہ بنتاہے۔

بنیادی کلمات: معاشرہ، تکامل، تنزل، قرآن، حدیث، نمونے.

۳۶. معاشرتی اصلاح کے لیے امام رضا (علیہ السلام) کی سیاسی سیرت

شیر محمد مقدسی[۱]

اشاریہ:

رہبران الٰہی کی صفات و ذمہ داریوں میں سے ایک معاشرتی اصلاح ہے جس کے ذریعے وہ معاشرہ کی تعمیر و ترقی کیلئے بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

معاشرے میں بسنے والے افراد کی ان اہداف سے ناآشنائی اور بعض لوگوں کی خود غرضی کی وجہ سے ہمیشہ رہبران حق کو اصلاحی راہ میں مشکلات درپیش رہی ہیں۔

اسلام کے حقیقی پیشوا اور پیمبر ختمی مرتبت کے وارثین برحق ہونے کے لحاظ سے ائمۂ معصومین نے قرآن و سنت کے جامع نظام کی روشنی میں معاشرتی اصلاح کا ایک مکمل سسٹم پیش کیا۔ جس میں دین، سیاست سے جدا نہیں۔ بلکہ سیاست معاشرہ کی اصلاح کا سب اہم ذریعہ ہے۔ لیکن مخالفین اسلام نے ہمیشہ سے سیاست کو دین سے الگ رکھنے کی کوشش کی۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اسلامی قوانین سیاسی پہلو کے بغیر معاشرے میں قابل نفاذ نہیں ہے۔ اسلام کا اصل مقصد ہی یہی ہے کہ روئے زمین پر خدا کی حکومت قائم ہو۔ اسی لیے ایک لاکھ ۲۴ ھزار انبیاء مبعوث ہوئے۔ ان سب کا ہدف زمین پر الٰہی قوانین کا اجرا و نفاذ تھا۔ جیسا کہ یہ بات روشن ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت سے پہلے لوگوں کے درمیان صادق و امین سے معروف تھے جوں ہی رسالت کا اعلان ہوا۔ ساحر اور کاذب کہہ کر مخالفت شروع وئی۔ کیونکہ لوگ جانتے تھے یہ صرف تبلیغ دین کے لیے نہیں بلکہ زمین پر ایک الٰہی حکومت کا قیام آپ کا مقصد ہے۔ اس صورت میں بعض لوگوں کی مفادات خطرے میں پڑ جاتے تھے۔

انبیاء کا کام صرف ان کے عقائد درست کرنا نہیں بلکہ انسان کی طرز زندگی کو تبدیل کرنا تھا اسلئے انھوں نے عقیدے کے ساتھ سیاسی اصلاح اور حکومت اسلامی کے قیام کی کوشش کی۔ ائمہ طاہرین نے وارث پیغمبر ہونے کے ناطے آپ کے انہی اہداف کو آگے بڑھائے مگر ہر ہر امام کی روش اور طریقہ ایک دوسرے سے مختلف تھا۔ ہر ایک نے اپنے ادوار کے تقاضوں کے مطابق مبارزے کی روش اپنائی۔ جیسا کہ امام علی علیہ السلام نے

---

۱. (رشتہ فقہ تخصصی علوم سیاسی مجتمع العلوم)

اپنے دور کے مطابق ایک روش اپنائی۔ دوسرے اماموں نے اپنے دور کے مطابق۔امام رضاع کی جب نوبت آئی تو اس وقت بنو عباس کی حکومت عروج پر تھی اور شیعوں پر ظلم ستم کی پہاڑ گرا رہے تھے امام علیہ السلام نے بصیرت کے ساتھ کا مقابلہ کیا۔ زیر نظر مقالہ میں"امام رضا علیہ السلام کے معاشرتی اصلاح کے سیاسی طریقہ کار کو بیان کرنا مقصود ہے۔جو آپ نے اس پر آشوب دور میں اسلام کی بقا و اشاعت کے لیے اپنایا۔

کلیدی الفاظ: امام رضا، سیاست، تدبیر، امامت ولایت، معاشرہ.

۳۷- مثبت معاشرتی تبدیلی کے عوامل قرآنی نگاہ میں

یداللہ صالحہ - محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

معاشرتی تبدیلی علم عمرانیات کے جدید اور نئی اضافہ شدہ ابحاث میں سے ہیں جس کی جڑیں علوم تفسیر قرآن میں موجود ہیں قرآن اگرچہ علم عمرانیات کی کتاب نہیں ہے لیکن اس کا بنیادی مقصد افکار میں تبدیلی ایجاد کرنا افراد اور معاشرے میں تبدیلی ایجاد کرنا ہے اور ایسی اہداف کو حاصل کرنے کیلئے چند عوامل درکار ہیں جنکے وسیلے سے مدنظر تبدیلی پیدا کی جاسکتی ہیں جہاں پر قرآن مجید تنہا عامل تبدیلی کو رد کرتا ہے وہیں پر سماجی تبدیلی کے لیے متعدد عوامل بیان بھی کرتا ہے

لہٰذا ایسی عوامل کی پہچان غیر معمولی اھمیت کا حامل ہیں قرآن مجید مثبت اور منفی قسم کے عوامل کی طرف اشارہ کرتا ہے ان مین سے ایک مادی اور معنوی لحاظ سے تقسیم ہیں اس مقالہ میں فقط مثبت و منفی عوامل سے متعلق بحث کی ہیں.

یہ عوامل تبھی تبدیلی ایجاد کرتا ہے جب تبدیلی کیلئے شرائط اور میدان فراہم ہوں ان میں سے بعض عوامل اساسی قسم کے ہیں اور تاثیر گذار بھی ہیں قرآن کریم کا عوامل معنوی پر اصرار ہیں ساتھ ہی ساتھ عوامل مادی کی طرف بھی اشارہ موجود ہیں

درحقیقت عوامل معنوی کا زیادہ تر کردار افکار و نظریہ کے ذریعے تبدیلی ایجاد کرنے میں ہیں اس کے بعد کردار بدلتا ہے اس نکتے کی جانب توجہ ضروری ہے کہ ان میں سے بعض عوامل کا معاشرہ کی پہچان میں اثر رکھتا ہے اور اسی طرح نفسیات کی پہچان میں بھی اثر رکھتا ہے

اس تحقیقی مقالے کا اسلوب، تفسیری موضوعاتی قرآن کریم کی طرز پر ہے (جیسے اسلوب اجتھادی) اور اسلوب کیفی معاشرتی علوم کی تحقیق کی طرز پر ہے نیز متوجہ رہے سیاق و سبق اور مآخذ کے قسم کا مطالعہ اور محتوی کی تحلیلی اسلوب اکتشافی ہیں

اھم اصطلاحات : عوامل مثبت، سماجی تبدیلی، اعتقادات، اقدار، معاشرتی معمولات یا سوشل نارزم.

۳۸. نوجوانوں کے اخلاقی برائیوں کے عوامل واسباب اور اس کا راہِ حل قرآن وحدیث کی روشنی میں

عشرت ممتاز علی

اشاریہ:
نوجوانی قوتوں، صلاحیتوں، حوصلوں، اُمنگوں، جفاکشی، بلندپروازی اور عزائم کا دوسرا نام ہے۔ کسی بھی قوم وملک کی کامیابی وناکامی، فتح وشکست وغیرہ میں نوجوانوں کا اہم کردار ہوتا ہے اور وہ قوم کے مستقبل کا قیمتی اثاثہ ہوتے ہیں۔ اور اگر یہی نوجوان اخلاقی برائیوں میں پڑ جائیں تو یہ معاشرے میں بگاڑ کا باعث بنتے ہیں۔ اخلاقی اقدار کی موجودگی ہی کسی معاشرے کو مہذب بناتی ہے۔ ان کے وجود سے ہی معاشرتی ڈھانچہ اپنا وجود برقرار رکھتا ہے اور تہذیب نشوونما پاتی ہے۔ دور حاضر کے نوجوان طبقے کا ایک بڑا حصہ ان اخلاقی اقداروں کو فراموش کر چکا ہے اور مختلف قسم کی برائیوں میں مبتلا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ دینِ اسلام سے دوری ہے اسلامی تہذیب وتمدن کو روندتے ہوئے یہ نوجوان آج خود کو دنیا کی تیزرفتارترقی اور اس جہاں فانی میں کامیابی کے حصول کا خواہش مند دکھائی دیتا ہے مگر درحقیقت یہ نوجوان طبقہ گمراہی کے دہانہ پر کھڑا ہے اور یہ صورت حال مزید سنگین صورت اختیار کرتی جارہی ہے ان سب کے باوجود مایوس ہونے کے بجائے ہمیں قرآن وسنت کا دامن تھام لینا ہوگا، اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے اسلاف کی شان دار اخلاقی روایات پر چلیں تو اس اخلاقی زوال سے بچا جاسکتا ہے۔ اس تحریر میں بھی مصنفہ نے اپنی تمام صلاحتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے قرآن وحدیث سے اس سنگین مسئلہ کے حل کے لئے کوشش کی ہے تاکہ اس کو جان کر نوجوانوں کو اور اپنے معاشرے کو بگاڑ سے نکالا جاسکے۔

بنیادی الفاظ: نوجوان، اخلاق، عومل، قران، برائی۔

۳۹- نظر بد، حقیقت، نظریات اور علاج

رباب ملکوتی[1]

اشاریہ:

نظر بد کے بارے میں ہمارے معاشرے میں مختلف تصورات، نظریات اور قصے کہانیاں رائج ہیں۔ جب کہ ضروری ہے کہ لوگوں کی نظر بد سے متعلق غلط فہمی کا ازالہ کیا جائے کہ یہ صرف نفسیاتی بیماری نہیں بلکہ حقیقت میں بھی اثر رکھتی ہے اور انسانی زندگی میں اس کی تاثیر دخیل ہے۔ اس کے سائنسی، سائیکولوجی اور روحانی، فردی و اجتماعی نقصانات موجود ہیں علاوہ بر این زمانہ قدیم سے ہی مختلف ثقافتوں سے لے کر آج تک اعلی ترقی یافتہ ممالک میں بھی اس نظر بد کے بارے میں مختلف گہرے نظریات پائے جاتے ہیں۔ اور قرآن و روایات میں صراحتا نظر بد کے بارے میں ذکر آیا ہے۔

بنیادی الفاظ: نظر بد، قرآن، حقیقت، نظریات، علاج.

1. speace96@yahoo.com

۴۰. عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں

حافظ اکرم رضا[۱] - محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

ختم نبوت ، اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس کے مطابق تمام اسلامی فرقوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ قیامت تک آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نیز دین اسلام ایک ایسا جامع دین ہے جس کی تعلیمات ابدی ہیں اسکے بعد کوئی شریعت نہیں آئے گی ، اس کے بعد امامت کا سلسلہ خداوند متعال نے اپنے بندوں میں قرار دیا ،آنحضرت ﷺ کی خاتمیت کا اعلان قرآن کریم اور احادیث میں بیان ہوا ہے اور علماء نے اسے دین کے ضرویات میں سے قرار دیا ہے، قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ عقیدہ ختم نبوت کے ایک ایک پہلو کو کھول کر بیان کرتی ہیں اور سینکڑوں احادیث اس عقیدہ پر گواہ ہیں ، سورہ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ میں پیامبر گرامی اسلام ﷺ کو «خاتم النبین» کے لقب سے یاد کیا گیا ہے جس کی تفسیر علماء نے اسطرح کی ہے کہ حضر محمد (ﷺ) اللہ تعالی کے آخری نبی ہیں۔ اسلام کی جامعیت اور قرآن کریم کی تحریف ناپذیری کسی نئے دین کی ضرورت نہ ہونے اور ختم نبوت کی علتوں میں سے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کو اس تحقیق میں، تحلیلی اور کلامی روش سے ثابت کیا گیا ہے۔

بنیادی الفاظ: عقیدہ، ختم نبوت، قرآن، شریعت، احادیث۔

۱. (پی ایچ ڈی اسٹوڈنت) akramraza5121472@gmail.com

۴۱. مخالفان کی پیغمبروں سے دشمنی کے عوامل و وجوحات

صایمہ

اشاریہ

انبیاء کی تاریخ، اپنے مخالفین کے خلاف جدوجہد کی اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ فوجی اور نظامی عمل سے پہلے حق اور باطل کے دو محاذوں کے مابین اصل جنگ روحی و روانی طریقہ پر استوار تھی۔ اگر تھوڑا سا غور و فکر اور دقیق نظر سے دیکھا جائے تو ہر زمانے میں حق اور حقیقت کے ساتھ مخالفت کرنا دشمنوں کا عمل رہا ہے. اس تحقیق میں اس مسئلہ کو بیان کریں گے اور اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بررسی کرینگے کہ انبیاء علیہم السلام نے اپنے مخالفین کے ساتھ کس انداز میں مقابلہ کیے تھے۔ اور کس طرح انبیاء علیہم السلام نے ان کے احساسات اور عواطف پر اثر انداز ہو کر ان پر غلبہ حاصل کیا ۔ اور اسی کے ساتھ اس مقالے میں ہم یہ بھی بیان کریں گے کہ جنگِ روانی اور جنگِ جسمانی کے ساتھ کس طرح مقابلہ کرنا چاہیے۔ انبیاء علیہم السلام کے کچھ نمونوں کو بیان کریں گے کہ پیامبران الہی ہر زمانے میں مشترک مخالفین کے ساتھ روبرو ہوئے کبھی ان کے مخالفین حاکماں، ملا، اور علماءِ فاسق... اور ان سب دشمنوں کے مقاصد ایک جیسے تھے۔ عقیدتی اور اخلاقی لحاظ سے دشمنی کرتے تھے جیسے جہالت و تکبر حسادت وغیرہ، یا رفتار و کردار کے لحاظ سے جیسے کہ شیطان کی پیروی کرنا ہوا پرستی اور دنیا کے پیچھے جانا ...۔ مخالفین کے پاس پیغمبروں، ان کی تعلیمات اور امت کے خلاف نفسیاتی جنگ کے الگ الگ اور مخصوص طریقے تھے۔

مخالفوں کی نفسیاتی جنگ سے نمٹنے کے انبیاء کے گفتاری طریقے، جیسے حکمت، دلیل، جدل اور موعظہ شامل تھے، اور عملی طریقے، جیسے معجزات، تحدی، مباہلہ ... کے ذریعے اا عتراضات کے راستہ بند کرنا مقصود تھا۔

بینادی الفاظ: دشمنی، عوامل، اخلاقی، انبیاء، جنگ.

۴۲. مضبوط گھرانے کے اصول

کنیز فاطمہ نگری

اشاریہ:
اسلام کی رو سے گھرانہ اس عنوان سے بنیادی، اصول، طبیعی اور مکمل ہونے کی وجہ سے پہچانا گیا ہے۔ اور اسکی ترکیب انسان کی زندگی سے جدا نہیں بلکہ اس عنوان سے بشر کے ہمرہ دنیا میں بھی اور آخرت تک جنت میں جاری رہے گا۔ قرآن کے مطالعہ سے سمجھ میں آتا ہے کہ خاندان کی اجتماعی زندگی جنت میں جاری رہے گی۔ اور ان میں تربیت کا اصول بہترین قدم ہے۔ اسی پہلو سے گھرانے میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔ انسان اول دن سے لے کر جب وہ اپنی زندگی کا سکون ادھر ادھر تلاش کر رہا تھا۔ انسان کو ایک مضبوط قلعہ کی ضرورت تھی۔ تو گھرانہ ہی ہے جو بہترین پناگاہ ہے اور اطمینان کی جگہ ہے۔ اس طرح حضرت آدم اور حضرت حوا میاں بیوی کی شکل میں آئے۔ اور ایک گھرانہ تشکیل دیا۔ جہاں پیار و محبت مہربانی و آرام و سکون قرار پایا۔

بنیادی الفاظ: گھرانہ، اصول، قرآن، اجتماع، مضبوط۔

۴۳- فلسفہ انقلاب اسلامی قرآن وحدیث کی نظر میں

سکندر علی بہشتی[۱]

اشاریہ:
انقلاب کسی معاشرہ میں ذہنی، فکری، عقیدتی، معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی سمیت ہر پہلو سے جامع تبدیلی کا نام ہے جو تمام انبیاء واولیائے الٰہی کے اہداف میں سرفہرست رہا ہے۔

قرآن کریم، احادیث اور سیرت پیغمبر وائمہ معصومین علیہم السلام میں انقلاب کے فلسفہ واسباب واضح صورت میں نظر آتا ہے۔انقلاب اسلامی بھی قرآنی انقلاب ہی ہے۔ جوالٰہی ادیان وانبیاء کی تعلیمات وکردار کی روشنی میں اسلامی اقدار وتعلیمات کے احیا کی خاطر وجود میں آیا ہے اور اسلامی قانون پر ہمہ جہت معاشرتی تغیر وتحول اس کا حقیقی مقصد ہے۔

امام خمینی، رہبر معظم اور دیگر قائدین انقلاب کی نظر میں بھی یہ انقلاب انبیاء کے انقلاب کا تسلسل ہے جو معاشرہ میں قرآن کریم وسیرت پیغمبر وائمہ معصومین کے مطابق وسیع تبدیلی اس کا ہدف ہے۔

زیر نظر مقالہ میں قرآن ،حدیث وسیرت ائمہ معصومین کی روشنی میں فلسفہ انقلاب کی وضاحت اور بانی انقلاب حضرت امام خمینی کے فرامین میں اہداف انقلاب اسلامی کو بیان کرے دونوں میں مماثلت، یکسانیت اور مشابہت کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کلیدی الفاظ: قرآن وحدیث،انقلاب اسلامی،فلسفہ واہداف،سیرت انبیاء وائمہ معصومین،امام خمینی

۱. (کارشناسی ارشد جامعۃ المصطفیٰ العالمیۃ مجتمع عالی فقہ، رشتہ فقہ واصول)

۴۴- زندہ معاشرے کی خصوصیات قرآن کی روشنی میں

امداد حسین عابدی[۱]- محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

زندہ معاشرے کی خصوصیات۔افراد کے مجموعے کا نام معاشرہ ہے جب ایک معاشرہ تشکیل پاتا ہے تو اس معاشرے کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں۔دو جہت سے ان خصوصیات کی نظر ثانی کی جاسکتی ہے ایک اس کی زندہ ہونے کی خصوصیات اور دوسرا مردہ ہونے کی خصوصیات لہذا ہم قرآن مجید سے زندہ معاشرے کی خصوصیات کو دیکھیں گے کہ جس طرح قرآن نے زمین کے مردہ ہونے کا تذکرہ کیا تو پھر اس کی زندگی کا تذکرہ کیا اسی طرح انسان کی موت کا تذکرہ کیا پھر زندگی کا تذکرہ کیا لہذا قرآن اور اہل بیت علیہم السلام نے زندہ معاشرے کو بھی بیان کیا ہے اور مردہ معاشرے کو بھی بیان کیا ہے جو زندہ معاشرہ ہوتا ہے وہ کمال کی طرف جاتا ہے اور جو مردہ معاشرہ ہوتا ہے وہ زوال کی طرف جاتا ہے۔

اسی لئے قرآن نے زندہ معاشرے کی خصوصیات بیان کر کے مردگی سے بچنے کا درس دیا ہے۔

بنیادی الفاظ : معاشرہ، مردہ، زندہ، قرآن اور اہل بیت علیہم السلام ، خصوصیات.

۱. (ایم فل تفسیر وعلوم قرآن).

۴۵. شرک کی اقسام اور دلائل

سیدہ فاطمہ زہراء نقوی

اشاریہ:

شرک ایک ایسا گناہ کبیرہ ہے جس کی مذمت میں قرآن و احادیث میں بہت زور دیا گیا ہے اور لوگوں کو اس کے مہلک اثرات سے آگاہ کیا گیا ہے کیونکہ مشرک کے تمام اعمال بر باد ہو جاتے ہیں اور اس کا شمار گھاٹا اٹھانے والوں میں ہوتا ہے اور اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پس انہی نتائج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میں نے اس موضوع کا انتخاب کیا۔

اس تحقیق میں قرآن و احادیث کی روشنی میں شرک کی تمام اقسام کو بیان کیا گیا ہے تاکہ ان کو پڑھ کر لوگ ہر قسم کے شرک سے خود کو محفوظ رکھ کر اپنی دنیا اور آخرت کو بچا سکیں اور راہ سعادت کو طے کرتے ہوئے خدا کی بارگاہ میں سرخرو ہو سکیں۔

یہ تحقیق تین فصلوں پر مشتمل ہے جس کی پہلی فصل میں مفاہیم کو بیان کیا گیا ہے دوسری فصل میں قرآن و احادیث کی روشنی میں شرک کی مذمت اور مشرک کی مثالوں کو بیان کیا گیا ہے۔

جبکہ تیسری فصل میں شرک کی کلی اقسام شرک نظری اور شرک عملی کو بیان کیا گیا ہے اور پھر مزید ان کی ذیلی اقسام کو قرآن و احادیث کے دلائل کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

بنیادی الفاظ: شرک، دلائل، شرک عملی، شرک جلی.

۴۶. شرعی حجاب کی حدوداور فوائد

عاصمہ ملانو

اشاریہ:

بشریت کے اس کاروان کو منزل مقصود وکمال حقیقی تک پہچانے کے لئے جو قانون اور آئین خدا کا پسندیدہ قانون ٹہرا وہ آئین دین حق یعنی ''دین اسلام'' ہے۔ یہاں ایک سوال کرنا بے جا نہ ہوگا کہ آخر تمام ادیان میں سے اسلام ہی کیوں پسندیدہ دین قرار پایا؟ چونکہ اسلام دین فطرت ہے اس کے سبھی احکام فطرت انسان کے مطابق ہیں اور انسان کو دنیاوی اور اخروی کمال سے ہمکنار کرتے ہیں۔ کیونکہ اسلام نہ تو یہودیت کی طرح ترک دنیا کو صحیح سمجھتا ہے اور نا ہی مسیحیت کی طرح دنیا کا ہو جانے کی اجازت دیتا ہے بلکہ اسلام وہ آخری کامل دین ہے جسکے ساتھ دی گئی کتاب میں تمام قوانین ، اخلاق اور ہر انسانی ضرورت سے متعلق قواعد موجود ہیں اور جو تحریف سے محفوظ ہے جبکہ یہودیت اور عیسایت میں تحریف ہو چکی ہے۔

اسلام میں دنیا کو آخرت کی کھیتی قرار دیا گیا ہے اور یہ تاکید کی گئی ہے کہ دنیا میں اس قدر داخل نہ ہو جاؤ کہ آخرت کو فراموش کر بیٹھو اور دنیا کو بلکل ترک کر کے لوگوں پر بوجھ بھی نہ بن جاؤ بلکہ مومن اسی کو قرار دیا گیا ہے جو دنیاوی واخروی امور کا اہتمام کرے، یہی کمالِ بشریت ہے۔ اس لئے دین اسلام تمام احکام، عبادی پہلو کے ساتھ ساتھ دنیاوی فوائد بھی رکھتا ہے۔ حج ایک عبادت ہے لیکن اسے ایک سیاسی عبادت کہا گیا ہے۔ زکات مال کی پاکیزگی کے لئے واجب ہے۔ لیکن اس سے معاشرے کی اقتصادی حالت بہتر ہوتی ہے۔ روزہ قرب خدا کا ذریعہ ہونے کہ ساتھ ساتھ فقراء اور غرباء کے لئے احساس پیدا کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ اسی طرح حجاب اسلامی میں ظاہراً تو فقط ایک دینوی فریضہ لگتا ہے لیکن اس کے اندر اسلامی معاشرے کی سلامتی کا راز مضمر ہے۔ کیونکہ یہ حجاب فقط چادر نہیں بلکہ وہ علم ہے جو اسلام کی معاشرتی زندگی کی علامت ہے اور اس پرچم کے انعقاد کی ذمہ داری مسلمان عورتوں کے پاس ہے۔ حجاب اسلامی معاشرے کی سلامتی کی علامت ہے چونکہ جس معاشرے میں با حجاب عورتیں ہوں وہ معاشرہ اسلامی اقداروں پر قائم ہوتا ہے اور ایسے معاشرے میں عفت و پاکیزگی مرد و عورت کا شیوہ ہوتی ہے ایسے معاشرے میں خاندانی نظام مضبوط ہوتا ہے اور وہ معاشرہ اخلاقی برائیوں سے پاک ہوتا ہے۔ آج اسلام دشمن لوگ اسلامی معاشرے کے امن و سکون کو ختم کرنے کے لئے

حجاب کے خاتمے کے درپے ہیں کیونکہ حجاب کے مضبوط ہونے نے ،ان کے سارے شیطانی منصوبوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ لہٰذا حجاب کو ختم کرنے کے لئے نئی نسلوں کے ذہن میں یہ بات ڈالی جا رہی ہے کہ حجاب عورت کے لئے قید ہے اسکی ترقی کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ حجاب عورت کی صلاحیتوں کو محدود کر دیتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے عورت معاشرتی، اجتماعی، ثقافتی، علمی اور فنی میدان میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ یہ سب پروپگینڈا اس لئے ہے کہ مسلمان عورت سے اس کا تمغہِ امتیاز چھین کر اسے عریانی اور فحاشی کی پستی میں دھکیل دیا جائے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے لئے اس بات کو واضح کیا جائے کہ حجاب ترقی کی راہ کی رکاوٹ نہیں ہے، بلکہ ترقی کے لئے زینہ ہے۔ حجاب قید نہیں، بلکہ آلودہ نظروں سے آزادی کا نام ہے حجاب ایک قلعہ ہے جس کے اندر رہ کر عورت اپنے تمام امور آسانی سے انجام دے سکتی ہے اور عروج اور کمال کی راہیں طے کر سکتی ہے ۔اسی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ مقالہ لکھنے کا قصد کیا گیا ہے اور اس مقالے میں حدود حجاب کو بیان کیا گیا ہے تاکہ مسلمان عورت کے لئے حجاب اسلامی کی شرعی حدود واضح ہو جائیں اور وہ افراط و تفریط سے کنارہ کریں اسکے ساتھ فوائد حجاب بھی بیان کیے گئے ہیں تاکہ مغرب کے بے بنیاد دعووں کو غلط ثابت کیا جائے کہ حجاب عورت اور معاشرے کی ترقی میں رکاوٹ ہے۔

بنیادی الفاظ: حجاب، قرآن، اسلامی، شرعی، فوائد.

۴۷. شفاعت قرآن واحادیث کی نگاہ میں

افسانہ بتول

اشاریہ:
جس طرح خدا کی مغفرت پر اعتقاد رکھنا تجری (جرات مندی) کا سبب نہیں بنتا ہے۔ بلکہ فقط امیدواری حاصل ہوتی ہے۔اسی طرح شفاعت پر اعتقاد وامان بھی گناہ کرنے کی طرف تشویق کا سبب نہیں بنتا ہے بلکہ تنہا امید فراہم کرتا ہے اور مایوسی و نا امیدی سے نجات دلاتا ہے۔ ہمیشہ خوف و رجاء کی حالت میں رکھتا ہے۔ شفاعت ایک ایسی رحمت خداوندی ہے جس تک رسائی ہر کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کو حاصل کرنے کے لئے مخصوص شرائط کا ہونا ضروری ہے۔ شفاعت کے مستحقین کے متعلق قرآن و احادیث میں اشارہ کیا گیاہے۔اور ان افراد کا ذکر بھی موجود ہے کہ بعض افراد ایسے ہونگے جو قیامت کے دنشفاعت کی آرزو تو کریں گے اور اپنے اعمال پر شرمندہ ہونگے مگر اس دن اس کا کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا۔ خلاصہ کلام، مکتب تشیع میں حرام سے بچنے اور تقوی و پرہیز گاری اپنانے کی ہمیشہ از حد تاکید ہوئی ہے۔اور مسلۃ شفاعت میں بھی آثار تربیتی پائے جاتے ہیں اور یہ مسئلہ از نظر شیعہ و سنت مورد اتفاق ہے۔خداوند متعال نے قرآن میں اور روایات معصومین میں اس مسئلہ کی اہمیت و فوائد کو بےان کرنے کی کوشش کی ہے۔خداوند متعال ہم سب کو اپنی رحمت واسعہ اور شفاعت پیمبر ﷺ واہلبیت میں شامل فرما۔

بنیادی الفاظ: شفاعت، قرآن، شفاعت تشریعی، شفاعت تکوینی.

۴۸. دور حاضر میں رزق حلال کے راستے میں حائل رکاوٹیں اور انکا حل

عاصمہ ملانو

اشاریہ:

ہم سب کا اس بات پر یقین ہے کہ قرآن وہ مقدس اور قیمتی کتاب ہے کہ جس نے انسانی فطرت میں پوشیدہ حقائق کو بیدار کیا ہے۔ اور جس کی خیر و برکت مسلسل تمام زمانوں میں جاری و ساری ہے۔ جو شخص بھی اپنی زندگی کو قرآنی تعلیمات پر استوار کرے تو قرآنی تعلیمات کی عنایت سے اسکی دنیاوی زندگی ہر بدی سے پاک اور شرافت مندانہ ہوگی اور اخروی زندگی بھی خشگوار ہوگی۔ کیونکہ قرآن فقط راہ حق کی رہنمائی نہیں کرتا بلکہ منزلِ مقصود پر پہنچنے تک انسان کے ہمراہ بھی رہتا ہے۔ لیکن وہ افراد ہی قرآن کی ہدایتوں سے بہرہ مند ہوسکتے ہیں جو خدا کی پرواہ کریں اور جنکی روح نصیحت قبول کرے اور وہ تعلیماتِ قرآن پر عمل کریں۔ قرآن خود فرماتا ہے کہ:

کلُّ نفسٍ بما کَسبَت رَھِینۃ [المدثر ۳۸] ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہے

یعنیً ہر شخص اپنے کردار کی قید میں بند ہے۔ انسان کا وہی وزن ہوگا جو اسکے عمل کا ہوگا کیونکہ اس دنیا میں جو کچھ موجود ہے عمل اور رد عمل کا نتیجہ ہے۔ اسلام نے عمل (کام) کو عبادت قرار دیا ہے لیکن کام کے ساتھ صالح کی شرط لگا دی ہے عملِ صالح عبادت ہے اسی طرح حصول رزق کے لئے کام و کوشش کرنا بھی عبادت ہے لیکن جب جائز طریقے سے رزق حاصل کیا جائے رزق حلال کے لیے کام کرنا نہ فقط عبادت ہے بلکہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ حصول رزق حلال کے لئے کوشش کریں۔ لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں رزق حلال کے راستے میں بہت سی رکاوٹیں ہیں اگر انسان ان رکاوٹوں سے آشنا ہو جائے تو آسانی سے انکو ختم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ رزق حلال کمانا موجودہ دور میں اس لیے مشکل لگتا ہے کہ یا تو انسان ان رکاوٹوں سے آشنا نہیں ہوتا یا انکا حل نہیں جانتا۔

یہ مقالہ ہماری چھوٹی سی کوشش ہے کہ ہم رزق حلال کے راستے میں حائل رکاوٹوں پر روشنی ڈالیں اور انکا حل بھی بیاں کریں یہ مقالہ دو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں رزق حلال کی اھمیت، اور مفاہیم شناسی یعنی الفاظ کے معانی ذکر کیے گئے ہیں اور دوسرے باب میں رزق حلال کے راستے میں حائل رکاوٹیں اور انکا حل بیان کیا گیا ہے۔

بنیادی الفاظ: رزق حلال، حصول، رکاوٹیں، اسلام، قرآن.

۴۹- دنیا کی حالت ظہور امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے بعد اور رجعتِ معصومین علیہم السلام پر ایک نظر

گلِ زہراء

اشاریہ:

دنیا میں ہر طرح کے مصائب و الائم دیکھنے کے بعد انسانیت کے لیے لازم ہے کہ وہ ایک ایسا دور دیکھیں جس میں انھیں ہر طرح کی نعمات ، آرام اور عدل و انصاف دیکھنے کو ملے اور ایسا فقط ظھورِ امام کے بعد ہی ممکن ہے- قرآن و احادیث کے مطالعہ سے حالاتِ دنیا قبل و بعدِ ظہور واضح ہوجاتے ہیں جن کے مطابق ایک طرف دنیا جب قتل و غارت، ظلم اورجور سے بھر چکی ہوگی دنیا پر استعماری قوتوں کا قبضہ ہوگا اور تمام عالم پریشان ہوگا اس وقت منجیِ عالم کا ظہور ضروری ہوجائے گا دنیا بعدِ ظہور عدل و انصاف سے اسی طرح بھر جائے گی جیسے ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی لہٰذا قرآن و حدیث نے دنیا کے حالات بھی بیان کیے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ آئمہ طاہرین علیہم السلام کے قبلِ قیامت واپس پلٹنے اور دشمنانِ دین سے بدلہ لینے کے حالات و واقعات ذکر کیے ہیں تاکہ انسانیت پر ہر طرح کی حجت تمام ہوجائے اور بنی نوع انسان راہ ہدایت پر آجائے انسان معرفتِ حجت حاصل کرلے اور حق کو قبول کرتے ہوئے سر تسلیم خم کردے تاکہ عاقبت بخیر ہو- قرآن و حدیث میں واضح الفاظ میں حجتِ خدا کی اہمیت، ظہور اور رجعت کے معاملات منقول ہیں تاکہ ہم تحصیلِ علم کرکے دشمنان اور نافرمانِ انسانیت کی فہرست سے خارج ہوجائیں -

بنیادی الفاظ: ظہور، امام، مہدی، رجعت، قرآن، معصومین.

۵۰. یہودیوں اور عیسائیوں میں نجات دھندہ (savior) کا نظریہ

سیدہ سمیہ مصباح الہدیٰ رضوی

اشاریہ:

دورِ آخر الزمان پر اعتقاد اور منجی (نجات دھندہ) کا انتظار (futurism) ایسے عقاید ہیں کہ جو تقریباً تمام ہی مذاہب خصوصاً الٰہی مذاہب جیسا کہ یہودیوں اور عیسائیوں میں عمومی طور پر اور دین مبین اسلام میں اصل مسلّم کی حیثیت سے خصوصی طور پر پائے جاتے ہیں۔ اگر ان تمام مذاہب کی پر نشیب و فراز تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو وہ موعود آخر الزمان کے اشتیاق سے پُر دکھائی دیتی ہے۔

یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی پوری پُر مشقت تاریخ میں اپنے اوپر ہونے والے ہر ظلم و ستم کو اس امید کے سہارے برداشت کیا ہے کہ ایک دن "مسیحا" (messiah) آئے گا اور ان کو اس حالت سے نجات دلائے گا۔ مقالے کا مقصد بھی مذکورہ مذاہب میں پائے جانے والے نجات دھندہ کے نظریے کی تجزیہ و تحلیل کرنا ہے اور اس نجات دھندہ کے ظہور کے متعلق پائے جانے والے مشترکات کی طرف اشارہ کرنا ہے تاکہ ان مذاہب سے نزدیکی کے لیے ایک چھوٹا ہی سہی قدم بڑھایا جاسکے۔

بنیادی الفاظ: نجات، یہودی، عیسائی، مسیح، نجات دھندہ، نظریہ۔

۵۱. قرآن کی نظر میں انسانی حقوق کا جائزہ

محمد عسکری (ممتاز[۱])

اشاریہ:

انسانی حقوق، حقوق کے ان اقسام میں شامل ہیں ان حقوق کے بارے میں اکثر ممالک انسانی حقوق کے عالمی اعلان کردہ بیانیہ (اقوام متحدہ) کو قبول کرنے کے ساتھ مختلف ممالک نے اس بیانیہ کا خیر مقدم بھی کیا ہے۔ لیکن چونکہ عام طور پر بین الاقوامی برادری کے اندر قبول کی جانے والے قوانین کو اسلامی معاشرون مین قبول کرنے کے حوالہ سے اس بات کی طرف توجہ بہت ضروری ہے وہ یہ کہ اسلامی معاشروں میں کسی بھی قانون کی مقبولیت اس کی اسلامی قوانین اور اقدار سے مطابقت یا عدم مطابقت پر منحصر ہے، لہذا یہاں ہمین اسلام کے نقطہ نظر سے بھی انسانی حقوق کے تصور کی جانچ پڑتال کرنا ضروری ہے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم، اس مضمون میں قرآن مین موجود حقوق انسانی سے مطلق کلیدی آیات کا جائزہ لیتے ہیں، تو معلوم یہ ہوتا ہے قرآن کسقدر حقوق انسانی کا مدافع اور ان حقوق کا طرفدار ہے قرآن کے مطابق انسان کا حق جو ایک انسان (بلکہ ہر انسان) کے لے بحثیت ایک انسان ضروری ہے، اور وہ حقوق جو انسان کے لے مقرر ہے اس کے پاس ہونا چاہئے، اور یہ حقوق پیدائش کے آغاز میں ہی خالق نے اسے عطا کیا ہے۔

بنیادی الفاظ: حقوق، بشر، قرآن.

۱. پی ایچ ڈی شعبہ قرآنیات (قرآن اور مستشرقان) مجتمع آموزش عالی قرآن وحدیث جامعہ المصطفی العالمیہ askarishigri@yahoo.com

۵۲. بصیرت، آیات وروایات کی روشنی میں

صادق رضا قمی[۱]- حسن رضا قمی جلالپوری[۲]

اشاریہ:

بصیرت ایک قرآنی اہم ترین فرمولا ہے جو معاشرتی نشیب وفراز میں انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ قرآن مجید بصیرت کے مفہوم کو متعارف کرانے کے لئے مترادف الفاظ کے ساتھ ساتھ متضاد الفاظ کے ذریعہ بھی اس کو بیان کرتا ہے جیسے عالم و جاہل، بینا و نابیناد، نور و تاریکی اور سایہ و دھوپ وغیرہ۔ لفظ بصیرت کے مترادف و معادل الفاظ جیسے یقظہ (بیداری)، نور اور فرقان کو بھی قرآن بیان کرتا ہے اور ان کلمات کے ذریعے ہم اصل مفہوم تک جاسکتے ہیں۔

مفہوم بصیرت کو پہچنوانے کے لئے قرآن مجید کا دوسرا طریقہ بصیرت کے عوامل کو بیان کرنا ہے اور یہ عوامل جیسے زمین و آسمان میں خداوند عالم کی نشانیاں، آخرت کے بارے میں غور و فکر کرنا، خداوند عالم کی امداد، ایمان، تقویٰ، قرآن مجید، دن ورات کا آنا جانا، زمین کا فرش بچھایا جانا، معجزہ، ذکر و یاد خدا وغیرہ ہیں۔

البتہ بصیرت کے منبع و سرچشمہ کے طور پر قرآن حکیم، انسانی فطرت وطینت، خود قرآن مجید، دین اسلام اور توفیق الٰہی کو مورد توجہ قرار دیتا ہے۔

قرآن مجید میں بصیرت کے آثار و نتائج کو واضح طور پر بیان کرتا ہے اور اسی طرح کچھ موانع اور رکاوٹوں کا تذکرہ بھی کرتا ہے۔

بنیادی الفاظ: بصیرت، آیات و روایات، قرآن، آثار، موانع، انقلاب اسلامی، انقلاب کے دوسرے مرحلے کا بیان.

۱. دانش پژوہ دکتری تفسیر تطبیقی، مجتمع آموزش عالی قرآن وحدیث، جامعہ المصطفیٰ Sr.qomi110@gmail.com .

۲. فارغ التحصیل سطح ۳ فقہ و معارف، مجتمع عالی فقہ، جامعہ المصطفیٰ.

۵۳. مہدوی عدالت، قائد انقلاب کی نظر میں

صادق رضا قمی[۱]- حسن رضا قمی جلالپوری[۲]

اشاریہ:

قائد انقلاب حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای مد ظلہ العالی ان آفاقی قاعدین میں سے ایک ہیں جو عدل و عدالت کے نفاذ کے لئے اپنی آبرو اور حیثیت کو داؤ پر لگادیتے ہیں۔ رہبر انقلاب کی نگاہ میں فردی عدالت ہی اجتماعی عدالت کا مقدمہ اور پیش خیمہ ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ حقیقی منتظر وہ ہے جو غیبت کے زمانے میں عدالت کو نافذ کرنے کے لئے اپنا سب کچھ نثار کردے تو اس تناظر میں ہم رہبر انقلاب کو واقعی منتظر کہہ سکتے ہیں کیونکہ آپ کی عدالت ہی سے آج کا سامراج خوف زدہ ہے اور یہ انداز ظہور کے زمانے کو قریب کرنے کے لئے کافی ہے۔

مقالۂ حاضر رہبر انقلاب کی نظر میں مہدوی عدالت کے تصور کے عنوان پر، تحلیلی اور توصیفی انداز کے ساتھ اور لائبریری کے طریقہ کار سے، قلم بند کیا گیا ہے۔

اس مقالہ میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ: رہبر انقلاب کی نظر میں مہدوی عدالت کو عملی جامہ پہنانے کا طریقہ کیا ہے؟

محوری کلمات: امام زمانہ علیہ السلام، عدالت، غیبت کبریٰ، خامنہ ای، انقلاب اسلامی، انقلاب کے دوسرے مرحلے کا بیان، انتظار.

---

۱. دانش پژوہ دکتری تفسیر تطبیقی، مجتمع آموزش عالی قرآن وحدیث، جامعہ المصطفیٰ Sr.qomi110@gmail.com

۲. فارغ التحصیل سطح ۳ فقہ و معارف، مجتمع عالی فقہ، جامعہ المصطفیٰ.

۵۴. امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف، قائد انقلاب کی نظر میں

صادق رضا قمی[۱]- حسن رضا قمی جلالپوری[۲]

اشاریہ:

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ رہبر انقلاب آیت اللہ العظمٰی خامنہ ای مد ظلہ العالی کے فکری منظومہ میں انتظار ایک عملی طرز حیات ہے جس کے سایہ میں انسان اپنی زندگی گزارنے کا انوکھا سلیقہ سیکھتا ہے اور اس کی زندگی کی سب سے اہم ذمہ داری ظلم سے دشمنی اور ظالم کو عادل بنانے کی کوشش ہوتی ہے۔ ہم اس طرز حیات کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ رہبر انقلاب کے یہاں امام زمانہ علیہ السلام کا وجود ایک محسوس، حی و حاضر ذات کے عنوان سے ہمیشہ سامنے دکھائی دیتا ہے جس کی وجہ سے امید کی جوت ہمیشہ ضوفشاں رہتی ہے جس کے نتیجہ میں آنے والی تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اور دوسروں کے جوش و خروش کی بنیادوں کو بھی محفوظ رکھتا ہے۔

ذیل میں رہبر انقلاب کے فرمودات کو مختلف مقامات سے اکٹھا کر کے ان کے منظومہ فکری کو سمجھ کر اس مقالہ کو اس نیت سے تنظیم اور ترتیب و تبویب کیا گیا ہے کہ ایک طرف غیبت کے زمانے میں مہدوی انتظار کی طرز پر متحرک زندگی گزارنے کی تمنا رکھنے والوں کے لئے یہ تحریر مشعل راہ قرار پائے تو دوسری طرف انتظار کا مفہوم بگاڑ کر جوانوں کی فکروں کو مخدوش کر کے ان کو انحراف اور گناہ کی ڈگر پر لگانے والے نام نہاد مہدویت کے علمبردار عقل کے ناخن لے کر اپنی عاقبت کو سواریں تا کہ امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے وقت ان کو رسوائی اور شرمندگی کا سامنا نہ ہو۔

یہ مقالہ در حقیقت اس سوال کا جواب دینے کی جستجو میں ہے کہ غیبت کے زمانے میں کس طرز زندگی پر ظہور کا وقت قریب سے قریب تر ہو سکتا ہے؟ مقالۂ حاضر تحلیلی اور توصیفی انداز کے ساتھ اور لائبریری کے طریقہ کار سے، قلم بند کیا گیا ہے۔

محوری کلمات: مہدویت، انتظار، خامنہ ای، انقلاب اسلامی، انقلاب کے دوسرے مرحلے کا بیان، شیعہ، امید، محبت، طرز زندگی.

۱. دانش پژوہ دکتری تفسیر تطبیقی، مجتمع آموزش عالی قرآن و حدیث، جامعہ المصطفیٰ Sr.qomi110@gmail.com .
۲. فارغ التحصیل سطح ۳ فقہ و معارف، مجتمع عالی فقہ، جامعہ المصطفیٰ.

۵۵. انسان کو رسم ورواج اور خرافات سے آزادی دینے میں دین کا کردار (آیت اللہ خامنہ ای کے نظریات کی روشنی میں)

عزیزہ فاطمہ صبوحی[1]

اشاریہ:

انسانی سماج میں طرح طرح کی رسم و رسومات رائج ہوتی ہیں. وہ افکار وہ قوانین یا وہ طریقے جو کچھ لوگوں کے ساتھ رہنے کے سبب خود بہ خود وجود میں آجاتے ہیں. ان میں سے بعض عقلانیت اور فطرت سے سازگار ہوتے ہیں اور بعض جہالت اور اوہام کا نتیجہ !

قرآن کریم نے اس زمانے میں رائج بعض خرافی عقیدوں کی طرف اشارہ کیا. حتی ان لوگوں کو جو دین اور معاد کو خرافہ کہتے تھے دندان شکن جواب بھی دیا. اس تحقیق میں خرافات کے معنی اور اسکے اقسام کے ذکر کے ساتھ قرآن کریم کی ان آیات پر نظر ڈالی گئی ہے جو ان خرافات کا ذکر کر رہی ہیں جو زمان نزول قرآن، عرب معاشرے میں رائج تھیں. اسی کے ساتھ آج کے مسلم معاشرے میں موجود خرافات اور رسم و رواج کا ذکر کرنے کے ساتھ ، مقام معظم رہبری کے نظریات بیان ہوئے جو ہم کو بتاتے ہیں کہ ان رسم و رسومات کو دین اسلام کس نظر سے دیکھتا ہے.

آیت اللہ خامنہ ای کی نظر میں لازم ہے ان رسم و رسومات کو تجزیہ تحلیل کیا جائے اور ان کی نوعیت کے حساب سے انکے ساتھ سلوک کیا جائے انمیں سے بعض کو حذف ، بعض کو اصلاح و ترمیم اور بعض کو جاری رہنا چاہئے.

۱. (afsuboohi@gmail.com) طلبہ دکترا تفسیر تطبیقی موسسہ آموزشی بنت الھدی).

۵۶. معاشرتی ترقی میں بصیرت کا کردار قرآن کی نظر میں

غلام اصغر[۱]- محمد یعقوب بشوی

معاشرہ کی ترقی اور اس کے زوال کے اسباب کا جائزہ لینا سوشیالوجی کی اہم ابحاث میں سے ایک ہے۔ معاشرہ کی ترقی کے اسباب و عوامل میں سے ایک اہم سبب بصیرت کا وجود ہے جو معاشرہ کی ترقی میں بہت موثر ہے۔ قرآن میں بصیرت ایک ایسی توانایی ہے جو انسان کو صحیح طور پر حقائق کے سمجھنے اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت دیتی ہے۔ قرآنی آیات مختلف جہات سے بصیرت کے مسئلے کو اجاگر کرتی ہیں۔ اللہ تعالی نے انسان کے لئے اس دنیا میں بصیرت کو حاصل کرنے کے سب اسباب فراہم کیے ہیں۔ جب کوئی معاشرہ سیاسی، ثقافتی فرہنگی اور دیگر میدانوں میں فتنہ و فساد اور جہالت کی آلودگی کا شکار ہو جاتا ہے تو اس مسئلہ کی اہمیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ قرآن اور احادیث کا جب مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وحی کے نزول کا ایک اعلی مقصد انسانی معاشرے میں بصیرت کو پیدا کرنا ہے۔ بصیرت انسانی معاشرے کی ترقی اور اسلامی تہذیب میں جڑے ہوئے ایک مثالی معاشرے کے حصول میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جس طرح معاشرے میں بصیرت کی موجودگی استقامت، عدالت اور سلامتی لاتی ہے، اسی طرح بصیرت کی عدم موجودگی معاشرے میں پسماندگی اور تباہی کا باعث بنتی ہے۔ اس مضمون میں مصنف نے آیات اور احادیث کی روشنی میں معاشرے کی فکری، اخلاقی، سیاسی، اجتماعی، معاشی ترقی میں بصیرت کے کردار کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

بنیادی الفاظ: بصیرت، قرآن، ترقی، معاشرہ، بصیرت اجتماعی

۱. (ایم فل تفسیر و علوم قرآنی) attshani550@gmail.com

۲

چکیده مقالات به زبان انگلیسی

Introductory Statement: of Dr. Muhammad Yaqub Bashovi, the Chairman of the International Committee of the International Congress of the Second Step of the Islāmic Revolution

In the Name of God the Most Beneficent, the Most Merciful

Infinite thanks are due to God Almighty, who again gave this servant the success of accompanying and cooperating in achieving the lofty goals of the Great International Congress of the Second Step of the Islāmic Revolution and may endless felicitations and peace be upon the Righteous Guides, especially the Seal of the Prophets, Ḥaḍrat Muḥammad al-Muṣtafā (ṣ) and his purified Ahl al-Bayt (ʿa).

The Islāmic Revolution of Iran led by Imām Khomeinī (ra) is the miracle of the century and this revolution is the hope of the barefooted and oppressed people of the world. Today, hundreds of thousands of young, committed and revolutionary believers are attached to this revolution. Their heartbeat has become one with the heartbeat of the revolution. The Islāmic Revolution is deeply rooted in the lives of hundreds of thousands of young believers and we are clearly seeing the fruits of this shajarah al-ṭayyibah ("good tree") in the international arena.

The Islāmic Revolution brought about extraordinary intellectual developments and the people world had not seen such spiritual developments from non-Infallibles with their own eyes. It showed the power and efficiency of religion in various fields, including management, politics, culture and

economics and this belief revived the belief that religion could play the best role in change and provide short-term and long-term plans. In the first forty years, the Islāmic Revolution has brought about great changes in all economic, political, social and cultural sectors. The strategic plans and strategic policies of the leaders of the Islāmic Revolution in the next forty years have been stated by the wise Supreme Leader of the Revolution in the Statement on the Second Step of the Islāmic Revolution.

The eight slogans (independence, freedom, justice, spirituality, morality, dignity, rationality and fraternity) will be considered as the basis for the creation of a new Islāmic civilization in the international arena. Society is the bedrock of this civilization and the ultimate goal is to build a society based on God-centred beliefs, values and practices. The role of the Islāmic Seminary of Qom to achieve such a matter must not be ignored. Our education system needs a profound transformation and must respond to the needs of the time. We need such a principle to create a new Islāmic civilization.

If this occurs, more grounds will be provided for the creation of a new Islāmic civilization based on the Holy Qurʾān and the Prophetic tradition, and the creation of positive social changes based on religious and Qurʾānic values will be provided. It will be easier to enter the international arena. The Supreme Leader's view of the Islāmic Seminary and his emphasis on change in the Islāmic Seminary can be interpreted from this perspective. I reiterate that the role of the Islāmic Seminary in creating a new Islāmic civilization will not be achieved without considering the implementation of the quorum of the Islāmic Seminary to the needs of society. The eight slogans of the Supreme Leader of the Islāmic Revolution to create a new Islāmic civilization in the international arena in the Statement on the Second Step of the Islāmic Revolution, the instructions of the Shīʾī seminaries in the world to prepare the ground for the emergence of the saviour of the human world, Imām al-Mahdī (ʿaj) as soon as possible and for the world to benefit from the beauty of that sun which does not set.

In conclusion, I would like to express my sincere thanks to the esteemed President of al-Mustafa International University, Ḥujjat al-Islām Dr. ʿAlī ʿAbbasī, Dr. Moḥammad-ʿAlī Rezā'ī-Eṣfahānī, the Academic Secretary of the Congress, and Dr. Amīnī-Tehrānī, the Academic Vice President of the Congress, as well as Ḥujjat al-Islām Ḥaqīqat and Ḥujjat al-Islām Jahānī. Also, I

would also like to thank and appreciate Ḥujjat al-Islām ʿAskarī Momtāz, the Secretary of the International Committee, Ḥujjat al-Islām Dr. Jāber Moḥammadī, and Dr. Raʾīs Aʾẓam-Shāhīd and other friends inside and outside Iran for their sincere cooperation.

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

"And my success lies only with God" [Holy Qurʾān 11:88]

Muhammad Yaqub Bashovi
The Islāmic Seminary of Qom
October 28, 2021

1. Criteria of Spiritual Health in the Statement of the Second Step of the Revolution due to the Quran and Hadith

Hassan Roshan[1]

Abbas Ali Vashian
Seyedeh Effat Hosseini

Abstract

What makes life purposeful is nothing but spiritual health, finding meaning and making sense of the four relations of man with God, self, creation and creatures to reach the integrated monotheistic system of belief, inclination and practice. The statement of the Second Step of the Revolution, with a special look at spirituality and its role in the development of Islamic society and civilization, provides criteria and indicators of spiritual health in the aspects of insight, inclination, and action that have been referred to in the verses and hadiths. The present article documented and analyzed these indicators by collecting and classifying all related verses and narrations and their methodical interrogation with the help of descriptive-analytical method based on verses and hadiths. Findings have showed insightful indicators are monotheistic belief; spiritual self-awareness; recognizing the status and value of the family; determining the enemy; in addition to believing in the purposefulness and meaningfulness of the nature. In the aspect of inclinations, we can mention the orientation to virtues and avoid vices; having hope in God; as well as amity. Indicators of action include helping the needy, serving God, and practical manifestations of self-jihad[2].

Keywords: Second Step Statement, the Second Step of the Revolution, Spiritual Health, Spirituality, Indicators

1. Elmvaamal@yahoo.com. sadra251@gmail.com

2. A struggle against corruptions within the self. (Translator)

2. The Role of Iranian Islamic Culture in the Realization of Modern Islamic Civilization from the Perspective of the Supreme Leader

Roghayyeh Javidi[1]

Parvin Dorri[2]

Abstract

The subject of the present study is the role of Iranian Islamic culture in the realization of modern Islamic civilization from the perspective of the Supreme Leader. Culture is one of the most significant and key topics in the field of humanities and community management and is the foundation of a dynamic and stable civilization. The main question of the research is the role of Iranian Islamic culture and its opportunities and threats in the realization of a new Islamic civilization from the perspective of the Supreme Leader, which has been explained by descriptive-analytical method and the use of content analysis in data analysis. Based on the research findings, the central theme "The role of Iranian Islamic culture in the realization of Islamic civilization" is structured by the two main themes "Opportunities of Iranian Islamic culture" and "Threats of Iranian Islamic culture" and 36 sub-themes with a frequency of 138. Based on the frequency of sub-themes, it can be said that "cultural engineering and prudent management of cultural issues" with a frequency of 24 and "the main focus of the enemies' planning on the destruction of people's culture" with a frequency of 6 have the greatest impact on the main themes and the realization of modern Islamic civilization.

Keywords: Opportunity, Threat, Iranian Islamic Culture, Islamic Civilization, Supreme Leader.

1. PhD in Political Science, Baqer Al-Uloom University, Qom roghayeh_javidi@yahoo.com
2. Postgraduate Student of Baqer Al-Uloom University and a graduate of 2nd level of Seminary School, Hajiabad, zendgino97@gmail.com

3. Institutionalization Process of "Prayer" in Society based on the Revelation Course of the Prayer Verses in the Holy Quran due to the Second Step Statement

Mohammad Reza Haghighat Semnani[1]

Mohsen Haghighat Semnani[2]

Ali Hosseini[3]

Abstract

The religion of Islam has been revealed on the three axes of beliefs, ethics and laws, and each of these axes has principles and pillars. Based on the verses of the Holy Quran, the axis and pillar of the religious practices and laws is prayer, which is mentioned in 90 verses of the Holy Quran and is considered the pillar of religion in the hadiths. As the Supreme Leader of the Revolution pointed out in the Second Step Statement, after the Islamic Revolution, paying attention to prayer and the spread of the culture of prayer in society has grown significantly, but at the Second Step of the Revolution, it is worthwhile that prayer finds its proper place and be institutionalized as the essential worshipful acts in the Islamic society. Accordingly, the present study, based on one of the methods of thematic interpretation of the Qur'an, which is based on the process of the verses revelation due to that subject, examines how to publicize and institutionalize prayer in society based on the process of the verses revelation of the Holy Qur'an and the gradual method of passing this Islamic verdict, and explains the verses related to prayer in three stages. Therefore, the first stage is based on creating a culture and preparing the society to accept the verdict of prayer, the second stage is based on legislating the five prayers and expressing more moral aspects of prayer and the third stage is focusing more on the prayer-related sharia laws and expressing the social dimensions of prayer. The step-by-step legislation of the prayer for the society of the revelation time and the gradual expression of the rulings shows the holy shari'a's attention to humanizing educational principles in order to institutionalize the culture of prayer in society gradually, which should be

1. Mohammad.hagh۵۴@yahoo.com

2. Haghighatsemnani@gmail.com
3. Hoseni8463@gmail.com

considered by the culture-making people in the Second Step. The research method in this analytical article is descriptive.

Keywords: Prayer, Thematic Interpretation of Prayer in the Qur'an, Gradual Revelation of Prayer Verses, Prayer in the Qur'an

4. Individual Effects and Blessings of the Human Caliphate in the Holy Quran due to the Second Step of the Islamic Revolution from the Perspective of Shiite and Sunnite Interpretations

Abdul Mahmoud Jahangiri[1]

Nosrat Haghighi[2]

Abstract

The present study is about to explain what is the divine caliphate of man and its effects and blessings in the views of Shiite and Sunnite commentaries due to the Second Step of the Islamic Revolution. The most extensive verse that has raised this issue is the 13th verse of Surah Al-Baqarah, in which the Almighty God, before citing the creation of man, has cited his spiritual positions and degrees, which is the status of the Caliphate. This indicates the importance and necessity of this issue in the destiny of man, which distinguishes man from other beings and determines his place in the existence system, and in the light of this position, other beings have been subjugated to him. According to the external sense of some Qur'anic verses, this position is not reserved for a specific group of human beings - Prophet Adam (PBUH) and his infallible descendants - also, it will not include people who have been degraded from the rank of humanity, hence, non-infallible people depending on their capacity, by fulfilling the conditions, obtaining criteria and removing obstacles, are caliphs of God in their own degree. However, the highest rank of the Caliphate belongs to the Perfect Man, at the top of which is the Infallible (AS). The results of the present study show that becoming a manifestation of God, being worshipped by angels, becoming angels' master, living a transcendent life, having peace, having light to move in darkness, [reaching] salvation, coming out of darkness, [obtaining] happiness, as well as gaining the great reward and heaven are among the individual effects of divine Caliphate of Allah due to the Shiite commentators. Whereas Sunni scholars and commentators have limited the

1. Assistant Professor, University of Quran Sciences and Education, Vice Chancellor of Education, Faculty of Quranic Sciences, Bandar Abbas, Director of Hormozgan Sisters Seminary, hamraz32@gmail.com
2. Master of Quranic and Hadith Sciences, Faculty of Islamic Education. Email: haghighi608@gmail.com

responsibilities and advantages of being the caliph and ruler into the management of the religious community. According to them, the main role of the caliph in society is to ensure social justice by implementing Islamic laws in the religious community, providing public security to create comfort and tranquility in the religious community, protecting the borders of the Islamic community and the development and spread of Islam. The method of data collection in this research is a library that is organized by descriptive-analytical method of written documents, computer systems and scientific software.

Keywords: Individual Effects, Caliphate, Process of Succession, Perfect Man, Shiite and Sunnite Commentaries.

5. Conditions of Divine Relief in the Second Step of the Islamic Revolution with Emphasis on the Qur'an and Nahj Al-Balaghah

Zainab Yousefi[1]

Abstract

Divine relief is a special grace that, according to a particular law, not the general law of nature, includes a certain human. Relief in Quranic terms means helping in a connected, constant and continuous manner. This tradition is divided into two general and special ones, and there are conditions for attracting it, so that whoever does not have these conditions will be deprived of divine assistance and his situation will change. Therefore, the researcher decided to use the narrative-revelation method and collect information in a library method and process the data in a descriptive manner to the conditions of divine relief from the perspective of the Holy Quran and Nahj al-Balaghah, emphasizing the Second Step Statement in four parts; The first part is the concepts. The second is the condition of belief, including monotheism and avoiding polytheism and faith in the guardianship of the Ahl al-Bayt (as). The third part is the moral conditions including repentance, prayer, sincerity, patience and perseverance, piety and devoutness, reaching an impasse in term of material choices, helplessness, benevolence and trust. The fourth part, however, deals with the behavioral conditions, including the defense of religion, jihad, reform efforts, law enforcement, retaliation against oppression, the emigration of the Holy Prophet (peace be upon him), and following the divine books.

Keywords: Divine Relief, Unseen, Islamic Society, Holy Quran, Nahj al-Balagha, Statement of the Second Step of the Islamic Revolution

1. PhD Student in Islamic Philosophy and Theology, Islamic Azad University, Vice Chancellor of Research, Reyhaneh Al-Rasool Theological School, Qeshm, zeinabusefi1364@gmail.com

6. A Review of the Four Basic Features of the Islamic Revolution in the Mirror of the Supreme Leader’s "Second Step Statement"

Seyed Hossein Shafiei Darabi[1]

Abstract

Recognizing the various features of the Islamic Revolution and retelling them to others is one of the basic issues that has long been considered by proponents and opponents of this unique political phenomenon in the contemporary period. According to the available facts, we are not exaggerating if we say that the Supreme Leader has taken the lead from all activists in this important analytical field. Obviously, the comprehensive text of the "Statement of the Second Step of the Revolution" should be considered the culmination of His Majesty's efforts in this cultural-political field; because with proper reflection on the content of different phrases of this statement, it became clear that in compiling it, more than 30 ideological, moral, political, economic, military features and so on have been restated. It is certainly necessary (even obligatory) to do research on each of them. However, given the necessity of observing the limitation of the size of the article, there was no choice but to mention only four basic features in the following pages: «The comprehensive influence of Imam Khomeini's political thought", "the avoidance of modeling Marxist uprisings and the like», "the transformation of the "bipolar" world into a "tripolar" world", and "the growth of tendency to spirituality". The findings of this article are as follows: All the features of the Islamic Revolution that have been considered in the text of the Second Step Statement, in addition to being consistent with the facts that emerged in the process of the Islamic Revolution, are stemmed from the verses and hadiths and sayings of the late Imam (ra) as well as other spoken and written works of the Supreme Leader.

Keywords: Islamic Revolution, Imam Khomeini's political Thought, Bipolar World, Avoidance of Modeling Marxist Uprisings, Tendency to Spirituality.

1. Lecturer of Qom Seminary School, PhD in Quranic Interpretation and Sciences, Faculty and Assistant Professor of Al-Mustafa University, Director of the Department of Quranic Interpretation and Science of Al-Zahra University, Shafieidarabi@chmail.ir

7. Strategies for Achieving Economic Justice of Citizenship Rights in Production from the Perspective of the Quran

Hossein Alavi Mehr[1]

Abstract

Citizenship rights are rights that a political unit such as a government or country must grant to its citizens and fellows, and include political, social, cultural, economic rights, and so on. According to the Qur'an, citizens have rights in economic matters that the government is obliged to observe. These rights are very diverse. One of the duties of governments is to support production and provide production opportunities. Citizens have rights in the field of production, which provide strategies for their economic justice. Some general strategies are such as public cooperation, fair legislation and fair executive system and some special strategies. The most important special strategies are: work and employment, meritocracy, prevention of monopoly in production, adjustment of prices and wages and prevention of illicit incomes. This article seeks to examine the strategies of citizenship rights in production due to the Qur'an with a descriptive-analytical method.

Keywords: Citizenship Rights, Economics, Economic Justice, Strategies, the Quran

1. Associate Professor of the Al-Mustafa International University, halavimehr5@gmail.com - 09123515820

8. Examining the Components of National Dignity in the Second Step Statement by the Supreme Leader of the Islamic Revolution of Iran and its Adaptation to Verses and Hadiths

Dr. Mostafa Dehghani Firoozabadi

Abstract

The Holy Quran and hadiths have a special emphasis on national dignity and consider it as the cause of political, economic and cultural independence of any government. The Supreme Leader, based on the verses of the Holy Quran in the statement of the Second Step of the Revolution, has discussed it in particular. In this regard, to achieve it, the present article has discussed and examined it analytically and descriptively based on the information of the library, and the result is that: According to the view of the Holy Quran and hadiths and the Supreme Leader, national determination is the political, economic and cultural authority of any country. The components of national dignity which play an important role in its realization are: jihadi management and belief in the principle of "we can", increasing resistance against bullies and arrogant, committed manpower with deep and genuine faith base and optimistic view of the economic future.

Keywords: National Determination, Statement of the Second Step of the Revolution, Supreme Leader, Holy Quran, Traditions.

9. Preparation for the Advent of Imam Mahdi (as), the Ideal Goal of the Islamic Revolution due to the Second Step Statement

Mohammad Faker meibodi[1]

Abstract

The statement of the Second Step of the Islamic Revolution, which was issued by Imam Khamenei on the occasion of the 40th anniversary of the Islamic Revolution, is an observation that, in addition to passing over the past of the Islamic Revolution, has a vision toward its future. In this statement, while enumerating many important issues and basic recommendations, the Supreme Leader has referred to an issue called "Great Ideal" which consists of two important elements, one is "Modern Islamic Civilization" and the other is "Preparation for the Rise of the Great Sun of Vilayat". This article, entitled 'The Ideal Goal of the Revolution', with the focus on the second element, while trying to explain the six stages of the revolution, it tries to achieve the components, conditions and requirements for obtaining this preparation (Research Issue), through the narrative method of Quranic and hadiths along with analysis and description (Research Method), on the one hand, to explain the categories of "past status", "status quo" and "future status" of the revolution, and on the other hand, to achieve the duties and spiritual rights of the people of the revolution (Research Motivation). And to conclude that this is a serious responsibility that has been placed on the shoulders of the third and fourth generations of the revolution and during the second phase of the revolution to prepare the time and place for the advent of the promised Imam Mahdi (as). (Research Findings).

Keywords: Second Step Statement, Islamic Revolution, Supreme Leader, Advent, Preparation, Sunrise, the Quran.

1. Professor of the Department of Quran Interpretation and Sciences of Al-Mustafa International University, M_faker@miu.ac.ir

10. Analysis of the Struggle of Each Believer against Ten Infidels based on Verses 65-66 of Anfal and Citing it in the Second Step Statement

Ali Mohammad Rahi[1]

Abstract

Muslims are sometimes required to tolerate the infidels, and sometimes they are obligated to resist and fight them. In the presence of the Infallible Imam, Ii is up to him to discern this tolerance or opposition. But in the time of his absence, this discernment requires the identification of criteria from the Qur'an and Sunnah that clarify the duty of the Islamic rulers at all times, so they could issue the order of tolerance or opposition based on those criteria. This article seeks to identify one of the most important of these criteria through interpreting verses 65-66 of Surah Al-Anfal by descriptive and analytical methods, and that is about the quantity of Muslim military forces against infidels. According to the above-mentioned verses, if the number of infidels is ten times that of Muslims, that is, every believer against ten infidels, Muslims should not feel weak and helpless and fall short in the face of the enemy. They can win with patience and perseverance with the help of God Almighty, but if for any reason, this weakness is felt among Muslims, then the criterion of one person against two would be applied, that is, every Muslim can stand against two infidels and win. An example of the objective realization of every believer's struggle against ten infidels in the present age is the Islamic Revolution of Iran and the epic of eight years of Holy Defense, which can be a good model for confronting the enemy for the youth of this region and all Muslims and the freewheelers as stated by the Second Step of the Revolution. Of course, these verses are not only for the number of manpower, but also for military equipment.

Keyword: the Quran, Confrontation with infidels, Toleration for the Enemy, God's Help, Verses 65-66 of al-Anfal, Criteria of War, the Second Step of the Revolution.

1. PhD in Comparative Interpretation from the Al-Mustafa International University, Visiting Professor. Contact number: 09191476757, Alifiel2010@gmail.com

11. Examining the components of corrupt managers from the perspective of the Qur'an with emphasis on the second step statement

Seyed Reza Anvaari[1] and Ali Agha Safari[2]

Abstract

Managers play a pivotal role in how to make the best use of material and human resources, and a significant part of efficiency and effectiveness and productivity and achieving organizational goals depends on their performance.

Given the importance of the issue and its functions, it is necessary to discuss the role of corrupt, inefficient and destructive managers in wasting the organization's capital and its bankruptcy and extinction, from the perspective of the Qur'an and the second step statement. The authors have analyzed this issue by referring to the verses of the word of revelation, the sayings of the commentators, the Second Phase Statement and using the descriptive-analytical method. The findings of the research indicate that the Qur'an, as a comprehensive and universal book and a strategic document of Islam, has well portrayed the components of incompetent and corrupt managers and has expressed their characteristics in several verses, these include rebellion, revolt, denial, ridicule, foolishness, sowing the seeds of despair, and the like

In the second phase statement, the Supreme Leader also emphasizes the selection of competent managers at various levels with the criteria of being revolutionary, popular, and honest, and this emphasis clearly clarifies the destructive consequences of the misguided beliefs, actions, and behaviors of inappropriate managers in various areas strictly forbids assigning micro and macro responsibilities to them.

Keywords: Quranic components, Supreme Leader, Corrupt managers, Second phase statement

1. Graduated from the PHD of Quran and Sciences (Management major) of Al-Mustafa International university, Quran and Hadith Higher Education Complex anvarim709@yahoo.com
2. Graduated from the PHD Quran and Science (Management Trend) Al-Mustafa International University, Quran and Hadith Higher Education Complex a.a.safari1364@gmail.com

12. Analyzing active resistance in the Supreme leader's thoughts thoughts through the story-model of the prophet YUSUF (AS) in the Holy Quran

Muhammad Ali Taherinejad[1]

Amir Alipour[2]

Zainab Purkaviyan[3]

Abstract

A symbolic look at the stories of the Qur'an, in addition to partiality on a distinctive subject such as art, can place its teachings in a limited time and reduce its individual-social educational impact in accordance with the Prophetic-Alawite Sunnah which is the mission of this eternal and comprehensive book.

Analyzing of the stories of the Holy Quran is a virtuous necessity which has been able to open the most practical and diverse historical events to its addressees by preserving its guiding dimension as a full-fledged mirror. Therefore, in this article, using the interpretive approach and data-theoretical analysis to achieve one of its amazing socio-political lessons, the story of Prophet Yusuf is matched to the Supreme Leader's thoughts in using threats to create opportunities.

In this article, with an intra-religious view and in a descriptive-analytical method, with the subject of "Active Resistance" in domain of strategies to turn threats into opportunities and resistance of that prophet, based on the teachings of the Holy Quran and emphasizing the practical life of Prophet Yusuf (AS) and Its compliance with 'the Statement of the Second Step of the Revolution in the Supreme Leader's Thought' has been examined.

According to the research findings based on the use of countermeasures by Prophet Yusuf (AS) in the face of various threats in a beautiful way in new opportunities such as: using material and spiritual resources, using individual capabilities, non-surrendering, applying of practical methods and problem solving in threatening situations, can be applied in reaching the culmination of the Islamic system, ie the new Islamic civilization.

KEYWORDS: The Holy Quran, The Story of Prophet Yusuf (AS), Threat, Opportunity, Active Resistance.

1. Assistant Professor, University of Holy Quran Sciences and Education, Mashhad, Iran M41taherynejad@gmail.com
2. Graduated from the University of Holy Quran Sciences and Education, Mashhad, Iran (Corresponding Author) Alipour.rt@gmail.com
3. PhD student in Quranic and Hadith Sciences, Al-Zahra University, Tehran, Iranpoorkavian73@gmail.com

13. Production and supply in the Islamic Revolution

Hassan, Shirzad, Kamangar[1]

Ahmad Ali, Yousefi[2]

Abstract

The need to provide a dignified and dignified life for believers has been emphasized in religious teachings, and solutions have been proposed for such a life. One of the fundamental issues in its realization is how it is produced and supplied in the economic spheres of each country, and without it, the well-being and security of life would be difficult and perhaps impossible for any society.

Is it possible to use the Quranic and narrative teachings with the approach the second phase statement and the guidelines of the Supreme Leader in optimizing the production and supply process in the Islamic Revolution? If it is realized, it can be hoped to attract capital, expand employment, security and economic growth and increase people's trust in the Islamic system.

The present article seeks to answer this question in three axes of semantics, characteristics of production (such as: quality, productivity, variety) and characteristics of supply and its important achievement, based on verses and narrations with the approach to the second phase statement. The method of this research is: Documentary, library and analytical.

Keywords: (Production), (Supply), (Islamic Revolution) and (Second Step Statement)

1. Graduate Master and Researcher in Research Institute of Quranic Culture and Education, Research Institute of Islamic Sciences and Culture. Shirzad4343@gmail.com

2. Supervisor, director of the economics department and a member of the faculty of the Institute of Islamic Culture and Thought. Economy.islamic@gmail.com

14. Narrative documentation of the components of Muntazir society in the second Step statement

Mohammad Nazir Erfani[1]

Abstract

The excellence and progress of any society depends on the revision and refinement of the social components of that society in order to achieve its goals and ideals in the light of this, which requires the explanation of these components by a wise and knowledgeable reference to the affairs of society.

The wise leader of the revolution, who is the axis of unity and empathy of the Islamic society, with a high understanding of the developments of the society, in the second phase statement, in addition to describing the achievements of the Islamic Revolution of Iran, have explained the social components of the society, that considered as a component of the Montazer society in the narrations of the Infallible Imams (AS), The purpose of this article is to answer the question: What are the narrative documents of the components of the Montazer society in the second phase statement?

The results of this research, which has been done in a descriptive-analytical manner and by collecting a library of materials, indicate that in narrations, components such as science and research, spirituality and ethics, economics, justice and the fight against corruption , Independence and freedom, national dignity and demarcation with the enemy and lifestyle have been for the Montazer society that the Supreme Leader of the Revolution in the second phase statement has emphasized these components.

Keywords: Narrative Documents, Component, *Montazer* Society, Supreme Leader of the Revolution, Second phase Statement

1. PhD student in Quran and social sciences, Al-Mustafa International university mna8181@yahoo.com

15. Quranic Strategies for Economic Growth and Its Harms (Negative Consequences) with Emphasis on the Second Step Statement

Mohammad Nazir Erfani[1]

Abstract

Economics is an integral part of human society that affects other social relations such as culture and politics. A society or group with a weak economy is inevitably attacked by the political culture of groups with a strong economy.

Therefore, the Supreme Leader, in the second phase statement, while clarifying the achievements of the Islamic Revolution, in the topics and basic recommendations, pointing to the key issue of economics emphasized on the strengthening of an independent economy based on mass production, high quality, equitable distribution, and also emphasized on the balanced consumption and avoidance of extravagance. Therefore, in this study, according to the second phase statement, we have examined the Qur'anic strategies of economic growth and its harms. The findings of this research, which have been done in a descriptive-analytical way and by collecting libraries of materials, indicate that the Qur'anic strategies for economic growth are: economic justice, production, economic impenetrability, culture of charity, fulfillment of financial duties and contentment; Also, the economic harms that must be eliminated from society include the following: economic dependence on foreigners, amassing wealth, usury, extravagance, unemployment and poverty.

Keywords: Quranic solutions, economic growth, economic harms, second phase statement of the revolution.

1. PhD student in Quran and Social Sciences, Al-Mustafa Al-Alami Society mna8181@yahoo.com

16. Techniques to destroy hope and create despair against the islamic revolution among iranian women (due to the statement of the second step of the islamic revolution)

Authors: Faezeh Sadat Azimzadeh Ardabili and Fatima Razavi Rad

Abstract

Hope means having a positive expectation of achieving a goal. The importance of the topic of hope varies greatly in both theistic and materialistic worldviews. In a non-theistic worldview, hope can be defined and identified in the realm of tangible matters, thus society’s life and its dynamism does not depend on it. But in a divine worldview like Islam, hope is one of the most important pillars of society.

Grand Ayatollah Khamenei, as one of the most important thinkers in this field, in the text of the Statement of the Second Step, stressed on the role of hope in the victory of the Islamic Revolution, the transmission of the ideology of the Revolution and the orientation towards the Islamic civilization. In this article which titled: “Techniques of Eliminating Hope and Creating Despair in Iranian Women”, with the aim of studying the techniques used to bring about despair or hope (towards the Islamic Revolution) in Iranian women, through the documentary library method, we seek to answer the question that what are the techniques mentioned by Ayatollah Khamenei in the Second Step Statement, to create hope and eliminate despair in Iranian society, and how are these techniques applied specifically to Iranian women?

The internal and external enemies, by belittling the presence of women during the victory of the Revolution, the imposed war, and the rebuild of the country during the Reconstruction Period, try to depreciate the advantages and create desperateness and hopelessness in the women's society. They blame issues like low presence of women in senior management positions, lower employment rate of women compared to men, etc., without looking at the real causes of these issues, women's real interests, and the achievements and progress of Iranian women after the revolution, seek to amplify problems and create a spirit of despair and hopelessness in Iranian women.

KEYWORDS: The Second Step Statement, Hope, Hope Undermining Techniques, Biased Analysis, Misrepresentation of Truth

17. Investigating the position of popular participation in the continuation of the Islamic Revolution with emphasis on the second phase statement of the Islamic Revolution

Fatima Behrooz Bayani[1]

Fatima Soltan Mohammadi[2]

Abstract

The participation of the people in the maintenance and administration of government is one of the pillars of the political and social system of Islam. The government of the Islamic Republic of Iran, which is the manifestation of religious rule in the contemporary era, is a manifestation of popular participation in various political and social arenas, and the Supreme Leader has always paid special attention to the issue of people's presence on the scene. Given the entry of the Islamic Revolution into its second step, it is necessary to know the position of people's participation in the continuation of the revolution. The purpose of this study, which has been done through documentary and thematic analysis and using library and Internet resources, is to explain the effect of people's participation in the continuation of the Islamic Revolution in the thought of the Supreme Leader. The findings of this study indicate that the participation of the people in both political and social spheres is one of the most important components in the continuation of the Islamic Revolution, in the opinion of the Supreme Leader. In his view, the reliance of the Islamic Revolution of Iran on the constant presence of the people thwarts the conspiracies of the enemy during these years and is the main reason for the continuity and mystery of the indestructibility of the Islamic Revolution of Iran.

Keywords: People's Social Participation, People's Political Participation, Continuation of the Islamic Revolution, The Second phase of the Islamic Revolution

1. phzarekar2011@gmail.com
2. god44550@yahoo.com

18. Analytical Assessment of the Supreme Leader's Expectations Observing the Evolution of the Humanities Sciences Based on the Holy Quran, Emphasizing the Second Phase Statement

Abozar Rajabi[1]

Abstract

In the second phase statement of the revolution, knowledge is considered the most obvious means of honor and power of a country and the need of the country to boil the source of knowledge is declared essential. The humanities have a special place among these sciences. The existing humanities are the product of the West and the intellectual foundations of that land. The ideas of the modern age and its foundations and components will inevitably organize the humanities in line with humanism and liberalism. But the divine worldview provides humanities with different humanities. Transformation in the humanities has been and is one of the basic necessities of the Islamic Revolution. But how should a transformation based on Qur'anic beliefs take shape? What are the harms of the non-humanities based on the Islamic worldview? What are the requirements for change in this field? In this research, with a descriptive and analytical approach based on the discovery of the Supreme Leader's point of view and emphasizing the statement of the second step of the revolution, we will refer to His Majesty's expectations in this development. The basic finding of the research is that based on the intellectual system of the leader of the revolution, the most important and deepest need of the Islamic system is the fundamental change in the existing humanities.

Keywords: Second phase Statement, Evolution of Humanities sciences, Islamic Humanity sciences, Existing Humanity sciences, Supreme Leader of the Revolution

---

1. Assistant Professor, University of Islamic Studies, Department of Theoretical Foundations of Islam.
Address: Qom, Jomhuri Eslami St., between 4 and 6 alleys, University of Islamic Education
Email: Rajabi@maaref.ac.ir

19. The Islamic Revolution in its fortieth year as a perfect human being, according to the statement of the second phase and the verses of the Holy Quran

Dr. Ghulam Hossein Gerami[1]

Dr. Fatimah Sadat Hashemian[2]

Abstract

The present study, by stating the characteristics of the divine prophets in the Holy Qur'an and examining their personality traits as well as analyzing the characteristics of the Islamic Revolution from Ayatollah Khamenei's point of view in the second step statement, compares the characteristics of the Islamic Revolution with the characteristics of the divine prophets. Islamic Revolution, after spending a glorious forty years, is like a perfect human being and its characteristics correspond to the characteristics of a perfect human being. This research has been done in a descriptive-comparative method and its findings express that the Islamic Revolution in the dimensions of monotheism, ethics and spiritualism, continuous and evolutionary movement, patience and perseverance, scientism, populism, the sum of opposites, the sum of religions And the world and justice-oriented act like a perfect human being and have the characteristics of a perfect human being and increase their growth and development day by day and will mark the new chapter of the life of the Islamic Republic and its true ideal is the creation of a new Islamic civilization and groundwork for It is the realization of the rule of universal justice.

Keywords: Islamic Revolution; perfect human; second phase Statement; The Holy Quran.

1. Faculty member of the University of Islamic Studies.
2. PhD in Education, University of Islamic Education.

20. A reflection on the most important Quranic principles of the Islamic Revolution of Iran

Abstract

The Islamic Revolution of Iran, in the light of its liberating teachings and beliefs, directed the behavioral teachings in the geography of the Islamic world to certain spiritual teachings. That is why this revolution, with its socio-political interactions, has deepened the traces of normality. Normalism and spiritualism that originate from the Qur'anic and spiritual principles. Therefore, the questions that arise here are what are the meanings of the concept of revolution in the political and Qur'anic dimensions and what are the most important Qur'anic principles of the Islamic Revolution of Iran? The results of this study, which is based on an analytical-explanatory approach, show that examples of political definition of revolution in the text of the Qur'an can be easily deduced and categories such as Islamic awakening, social justice, invitation to thought, Islamic and national unity. Independence is one of the most important Quranic foundations of the Islamic Revolution of Iran.

Keywords: Quran, Islamic Revolution, Islamic values

21. Remembrance of Divine Blessings and the Continuation of the Islamic Revolution from the Perspective of the Qur'an

(Introduction to Applied Studies of Comparative Method of Qur'anic Stories in Terms of Revelation Order)

Dr. Mohammad Ali Zaki[1]

Abstract:

The continuation of the Islamic Revolution of Iran manifest itself as the most important and fundamental concern in the statement of the Second Step of the Islamic Revolution. And undoubtedly, the goals of the Islamic Revolution cannot be achieved without paying attention to it. Accordingly, the purpose of this descriptive and analytical study is to introduce the Qur'anic methods of the continuation of the Islamic Revolution. Historical visions and stories of the prophets indicate that "remembrance of divine blessings" has been depicted as one of the basic educational methods and social responsibilities regarding to the Qur'an. "Remembrance of Divine Blessings" tries to strengthen the spirit of gratitude of the believers so that the means of serving God will be manifested in them.

The results of the research have identified 12 verses on the subject of "remembrance of divine blessings" which have been reported in six surahs (two Meccan surahs and four Madinan surahs, two Meccan verses and one Madinan verse) in terms of revelation order. The first verses of research were identified in Surah Fatir (Meccan, addressed to the general public) and the last of them were identified in Surah Al-Ma'idah (4 verses). Considering the revelation of Surah al-Ma'idah at the late life of the Prophet of Islam (pbuh), we can recognize the importance of the issue of "remembrance of divine blessings" to Muslims in order for the continuation of the emergence of Islam by the Almighty God. However, most of Madinan verses of the research have been evaluated (10 verses).

The verses of the research, according to the four social addressees, have been respectively categorized as following: addressed to the Muslims en route for "remembrance of divine blessings", as well as to the people of Israel (in the story of Moses (pbuh)) (jointly 5 verses each); addressed to the general public and Jesus (pbuh) (jointly 1 verse each). The final results show the importance of "remembrance of the divine blessings" (such as the blessings of Islam, guidance, accord and unity, saving the oppressed from the Pharaohs, etc.) as a common chapter in the historical sections of the three great social revolutions of the Sons of Israel, the rise of Islam and the Iranian Contemporary Islamic Revolution.

Keywords: Second Step Statement, Remembrance of Divine Blessings, Qur'anic Educational Method, Tafsir Al-Mizan, Order of Revelation.

---

1. Associate Professor of Sociology, Imam Hussein University; mazaki42@yahoo.com

22. Designing and Explaining the Human Relations in Building the Modern Islamic Civilization from the Perspective of the Holy Quran

Yasin Tavakkoli[1]

Ruhollah Tavakkoli[2]

Abdullah Tavakkoli[3]

Abstract

Based on religious teachings, civilization, systematization, institutionalization and socialization begin with the self-construction of man, and man is the core of the alteration and excellence of the modern Islamic civilization. Despite many researches on Islamic civilization and human relations, no research has been done with scientific methodology to study and explain human relations in modern Islamic civilization based on the Qur'an. For this purpose, present research has examined this issue, with a qualitative approach and the analytical method of content and themes network. The purpose of this study is to design and explain human relations in the modern Islamic civilization according to the Qur'anic teachings.

Research Findings show that human relations based on the teachings of the Qur'an can be explained and analyzed in 5 comprehensive themes; man's relation with himself, man's relation with other human beings, man's relation with nature, man's relation with the hereafter, and man's relation with God. Man's relation with himself has been analyzed through two organizing themes: Self-knowledge and self-construction. Man's relation with other human beings has been analyzed through two organizing themes: Justice and benevolence. Man's relation with nature has been analyzed through four organizing themes: Subjugation, domination, destruction and threat. Man's relation with the Hereafter has been analyzed through two organizing themes: Responsibilities and rewards. However, man's relation with God, which is the focus of all human relations, has been analyzed through the organizing theme of worship and servitude. Each of these themes consists of several basic themes. The main or basic themes extracted from the text of the Qur'an in this research is 46 themes in total. All themes are designed in a network of intertwined themes that is a model for modern Islamic civilization.

Keywords: Human Relations, Building the Modern Islamic Civilization, Qur'anic Teachings.

---

1. PhD in Philosophy of Education, Vice Chancellor for Resource Development and Student Affairs, Pardis Fatemeh Al-Zahra, Tabriz Farhangian University. y.tavakkoli@cfu.ac.ir
2. Undergraduate student of Elementary Education; Tabriz Farhangian University.
3. Undergraduate student of Elementary Education; Tabriz Farhangian University.

23. The Second Step Statement of Supreme Leader and an Exploration in the Achievements of Time Management due to the Qur'anic and Hadith Lifestyle

Abstract

The stable and dynamic school of Islam, by citing the verses of the Qur'an and the narrations of the Ahl al-Bayt (peace be upon them), has brought the most complete programs of happiness to man as it presents laws beneficial to all aspects of human life, and gives him everything he needs in his individual and social life. One of the important principles in the Second Step Statement of the Supreme Leader is to avoid the Western lifestyle and to approach toward the Islamic lifestyle and jihadist attempt in promoting it. Undoubtedly, this important thing depends on knowing the time and its proper management. That is, believers and revolutionary people, in order to achieve their goals and ideals, must manage how to use the blessings of the time with intelligent and diligent planning in order to reach their goals easily and quickly. The purpose of this article is to provide an analytical answer to the question: "What are the most important blessings of time management in the Qur'anic and hadith lifestyle?" which discusses five intellectual achievements and twelve practical achievements. In the West, the first book titled, "Time Management", was published in the late 1950s. But long ago, it had been mentioned in Islamic sources, under the name of optimal use of life and various opportunities in life, as well as the titles such as the need for arrangement. An analysis of the theoretical and practical achievements of time management in the Islamic lifestyle, inspired by verses and hadiths, based on logical arrangement and rational classifications and fluent writing, is one of the advantages of this article.

The research method is narrative-revelatory (textual and metatextual semantic analysis of verses and narrations), and data collection by library and software methods, and data processing of the text of the article is descriptive and analytical.

Keywords: Statement of the Second Step of the Revolution, Islamic Lifestyle, Time Management, Blessings of Time Management, Intellectual Achievements, Practical Achievements.

24. The Qur'anic analysis of Islamic modeling as a civilizational achievement of Iran Islamic Revolution in transnational arena

Mohammad Hadi Mansouri[1]

Mohammad Hossein Ziaee Nia[2]

Abstract:

Civilization is a set of components based on a fundamental thought that are organized in form of various systems of government. Since the Islamic Revolution is based on the teachings of the Qur'an and Sunnah and with the slogan of the “Islamic Republic”, it has the aptitude for the universal and long lasting civilization. Hence, the Supreme Leader has proposed “the theory of the revolutionary System”. Concurrently with the entry of this system into its fifth decade, its helmsman issued “the statement of the second phase of the revolution”, an important part of which is presenting the transnational outgrowths of the first phase of the Islamic Revolution. The present article tries to examine these achievements in the light of the systematic structure of Qur`anic verses through a descriptive-analytical method. Accordingly, establishment of a historical turn in Islamic civilization, changing the concept of civilization from a mere materialistic into a transcendent immaterial concept, revival of dynamic and durable global slogans, forming the Jihad and Resistance culture and bringing up role models on a global scale are of the most important transnational outgrowths of the Islamic revolution all of which focus on modeling Islamic Iran for the Islamic world; which can be examined in aspects like “founding the credibility of dichotomy between Islam and the Arrogance (Istikbar), objectifying fulfillment of the divine promise to aid the helpers of religion, elevating the concept and components of civilization from a mere materialistic into a transcendent immaterial concept, training founders of schools of thought, …”.

Keywords: First phase of Islamic revolution, dynamic and durable global slogans, transcendent immaterial concept of civilization, the supreme leader, systematic structure of Qur`anic verse

1. Assistant Professor at Ma`aref Univesity, Qom. E-mail: mansouri@maaref.ac.ir Tel: 09127467507
2. Ph.D. Student at Ma`aref Univesity, Qom. E-mail: mmh.ziaee@yahoo.com Tel: 09127481869

25. Leadership Qualities and Awakening of Islamic Ummah: Quranic

Dr:Muhammad Yaqub Bashovi[1]

AbdulQadir, Muhammad-Bello[2]

Abstract

The holy Qur’an refers to some important qualities that play a decisive role in creating and sustaining an Islamic awakening. It was only with such qualities that the divine leaders could be able to awake and transform their respective societies. Thus, considering the Islamic awakening in the region and the world at large, and likewise, the role of both the leaders and the people in such a matter, it seems necessary to identify the leadership qualities and its significant role in the Islamic awakening based on the Qur'anic perspective.

Thus, the aim of this study is to examine the role of leadership qualities in the achievement of Islamic awakening. The methodology used in this research work was a descriptive analytical research method in which the available data are analyzed based on logical and textual evidences. The outcome of our research shows that the leadership plays a significant role of a moving engine in the fate of nations. Thus, the degree of success or otherwise of nations depends on their decisions and likewise, the spiritual conditions of their leaders.

Keywords: Leadership qualities, Islamic awakening, Islamic ummah, leadership and developments, second phase of Islamic Revelution

1. Department of Quranic exegesis/Quranic Sciences, Faculty of Qur’an and Hadith, al-Mustafa International University, Qom. Iran/ bashovi786@yahoo.com
2. PhD student in Qur’an and Orientalists, Faculty of Qur’an and Hadith, al-Mustafa International University, Qom. Iran/salati4all@gmail.com

26. A study of the constructive and destructive factors of the family lifestyle from the Perspective of the Qur'an and Hadith

Muhammad Hussain Hafizi

Abstract:

One of the most important centers of society is the family. The first social center of the family is the couple. Islam has given great importance to the family and its preservation and strength, added: Family strength is one of the most important factors in strengthening the community. Mental and psychological security in the family is the most important factor in achieving mental security in society. The purpose of writing this article is to study the repair and destructive factors of family life from the perspective of Quran and hadiths. This research is a basic theoretical research and the obtained materials have been collected for analysis in a library method. In this research, the first step was to study three important verses related to the family using the first library studies. In the second step, using rich Islamic sources such as Bihar Al-Anwar, Al-Intisar.... Narrations related to the repair and destruction factors of the family lifestyle were collected. In the third step, the repair and destructive factors of the family lifestyle from the perspective of the Quran and Hadith were stated and the final result was stated. As a result of this research, the family lifestyle was mentioned in the Qur'an as peace, tranquility and security the religion of Islam, as the most complete religion, includes all aspects of human life, both individual and social by using it, the best lifestyle can be chosen in the family life. Faith, piety, criterion and basic criterion of the family lifestyle from the perspective of Islam Quranic verses have introduced the best way of married life.

Keywords: construction, destruction, lifestyle, family and Quranic life

27. The Role of an Islamic Government on Global Peace in the Contemporary World: A Study of the Islamic Republic of Iran

MuhammadAli, MirAli[1]

AbdulQadir, Muhammad-Bello (Corresponding Author)[2]

Abstract

In our globalized era, the world today more than any other time in the past is in dire need of peace and peaceful coexistence among the nations. Islam, contrary to accusations and propaganda on the media particularly by the West that it promotes conflicts, violence and terrorism, it is indeed a religion of peace, liberty and justice. The Islamic government in Iran -in line with the divine Islamic teachings- is a key player over the decades towards restoration and maintenance of peace and security in the region and in the world generally.

Thus, the aim of this study is to examine the role and contributions of the Islamic republic of Iran on the restoration and maintenance of global peace in the contemporary world. Meanwhile, the methodology used in this research work was a descriptive analytical research method in which the available data are analyzed based on logical and historical evidences to reach the research outcome.

Meanwhile, after a conceptual analysis of the related terms; the Islamic perspective on peace; major factors affecting or impending global peace were highlighted. Thereafter, the role and contributions of the Islamic Republic of Iran on restoration and maintenance of global peace were critically examined. The outcome of our research shows that the Islamic Republic of Iran is indeed an indispensable stakeholder towards the restoration and maintenance of global peace in our present time.

Keywords: Islamic government, Islamic Republic of Iran, Impediments to global Peace, Iran and global peace, World Peace

1. Faculty member, Department of Political Science, Faculty of Human Sciences, Al-Mustafa International University, Qom. Iran/ Alimir124@gmail.com
2. PhD. Student in the Qur'an and Orientalists, Faculty of Quranic Exegesis, Al-Mustafa International University, Qom. Iran/ salati4all@gmail.com

28. About 12 Imam, in the eyes of Ahl-e-Sunnah

Syeda Midhat Zahra Zaidi
Dr: Muhammad yaqub boshavi

Abstract:

There is an opinion among the Sunni sources about the Imam (twelve imams) which no one has denied because there are many valid and authentic hadiths about it in the Sunni sources.The most important question that arises is whether the Ahl-Sunnah scholars have any scientific evidence and documentation regarding the twelve Imams (as).According to my research, the Sunni scholars do not agree on a single theory about the authenticity of the Imam (the Twelve Imam).To this day, they seem unable to complete the number of twelve imam Because neither the Umayya caliphs nor the Abbasi caliphs are twelve and if combined numbers of both, than its more than twelve.

Therefore, some Sunni scholars count the numbers till yazeed. But some other sunni scholars believed as same as the Shia scholars claimed about the twelve imam (as).

In reality hadiths about the twelve imam are only indicates the twelve imam of Shia

Because the qualities of caliphs (imam) which are described in these hadiths do not include any one else. Thus, there are many hadiths in the Sunni sources about the Khilafah and Imamate of the twelve Imams.

But the hadiths about the twelve Imams indicate the successors after the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) in a unique way.

The authentic research of these hadiths shows that they are all reliable and agreed upon hadiths. They also contain very high content in terms of text. These hadiths clearly indicate the importance and necessity of leadership in society. Therefore, it is obligatory for the Ummah to know and recognize the Imam.

Key words: twelve imams, ahl e Sunnah, hadiths, imam mahdi (ajf)

29. Mourning in the eyes of Imam Hussain (as), Imam Reza (as)

Author:
Allama Dr. Mohammad Yaqub Bishwi Islamic Scholar from Mustafa International University Qom
Translator:
Urooj zahra

Index:

Ashura is not only a day but also the name of a school and a path. The meaning of Ayamullah is this day, even today it guides thousands of misguided people. What makes Ashura alive and immortal is mourning. Mourning is a practical demonstration of love for Ahlul Bayt. Is. The most important form of mourning, which is supported by the biography of the Prophet, Imams, Mothers of the Believers and the Companions, is mourning, lamentation, mourning, and mourning. In the history of Islam, mourning can be divided into two different periods: before martyrdom and after martyrdom. The main purpose of this article is to look at mourning in the context of post-martyrdom history, but this topic is also long due to which we will explain mourning in the light of the words of Imam Reza (as) alone. Imam Reza (as) mourns Imam Hussain with great care. He used to hold mourning ceremonies and listen to the recitations and praises of the Companions. He used to order his companions and women to do the same and to weep. The importance, reward, methods, necessities and benefits of mourning are explained in the words of the Imam.

Key words: mourning Imam Hussein, Imam Reza, traditions, importance of mourning, reward of mourning, benefits of mourning.

30. Review of the doctrinal political tribulations of the President of Islam in the light of the Holy Quran

Writer:
Dr: Muhammad Bashovi Yaqub
Translater:
Syeda Aleeza Kazmi
Email:syedaaliza572@gmail.com

Abstract

In the Qur'an, "temptation " is used for two different meanings. One of them is positive which means trial, while the other is negative which is used in the sense of temptation and mischief. The second meaning is that corruption has a devastating effect. If there is sedition in a society, that society will not breathe a sigh of relief. Any kind of insecurity and oppression will become a part of this society. It kills personalities and destroys society. The Qur'an also points out many of its negative factors. The Temptation in Islam started with Saqifa. Due to the abandonment of Ghadeer, the Muslims were deprived of the divine leadership of Hazrat Ali (as). She was the name of Fatima Zahra (a.s).

How is it possible to forget all the companions of Ghadeer after the demise of the Messenger of Allah (peace be upon him)? Why and how did he leave the journey of faith and start the journey of polytheism and idolatry again? Something like this is seen in the Muhammadan Ummah.

Keywords: Temptation: Trials, Corruption, Quran, Society, Factors, Types.

31. Interdisciplinary study of the environment, the Quran and Islam, with the approach of the second step of the revolution

Kianoosh Digaleh[1]
BS.c student in civil engineering at Urmia University (Orūmīyeh University), Faculty of engineering, Department of Civil engineering Urmia, Islamic Republic of Iran. Author's Telephone: +989385291192
email:Digalehkianoosh@gmail.com or kiakia987kia@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-2204-5651

Abstract:

The environment is one of the most important discussions of humanity that is always investigated around it. The environmental purpose of the environment, environmental order, environmental laws and the relationship between earth sciences (geotechnics) with the Holy Quran and the statement of the second step of the revolution has been investigated.

The relationship between environment and environmental rights has been investigated with verses of Quran and hadiths. The environmental advice of the elders of Islam and dear ayatollah Imam Khamenei has also been reviewed.

The Islamic Approach to the Environment and Sustainable Groundwater reviewed.

The Islamic metaphysical perspectives of environmental issues.

The paper is scientifically-research. The case and scientific study method is more interested in this paper.

The goal is to explain the interdisciplinary approach and the environmental link with the Holy Quran and move in line with the second step statement of the revolution. One of its results is to increase the importance of the environment and attention to the biomass. Because the environment is also effective on human health.

Keywords: Environment, Quran, Islam, Environmental rights, environmental economy

31. Three basic principles of worldly peace in the eyes of imam Ali(as)

Kisa E Zehr a (Currently Enrolled in: Masters Academy Jamiyatul Mustafa International university)

Dr: Muhammad Bashovi Yaqub

Abstract

The philosophy of collective and personal life in society is based on peace and brotherhood, and it is for this principle that the message of peace can be found in the biographies of Koran and Amir al-Mumin Imam Ali. The 25 years of patience of Imam Ali (as) can also be seen from this perspective.

The Qur'an and Amiral-mu'minin (as) sayings have three golden principles for creating peace among the various nations, nations and societies of great importance. Respect for human rights, respect for the personality of others, recognition of the rights of others, these are the principles, which can lay the foundation for the security, well-being and lasting peace of human society.

Islam invites all to reconciliation and peace, and knows that humanity will survive in it. This is evidence of Islam's ability to invite Bible people to unite in one word in the Islamic war, despite all differences. When the glory of Islam is in the hands of the enemy and the enemy is striving to destroy Islam. Islam equated the killing of one human with the killing of all humans, and the salvation of one human with the redemption of all humankind.

Key words: Holy Quran, Imam Ali, basic‘principle ‘peace.

32. The Requirements of Quranic Preachers in Imam Khamenei's Thoughts with Emphasis on the Statement of the Second Step

Ali Asghar Shoaei[1]

Abstract

One of the matters emphasized in Islamic teachings is the preaching of religion. During the victory of the Islamic Revolution, special attention was paid to the issue of preaching and mission of the preachers. In this regard, the Supreme Leader has mentioned the characteristics of Quranic preachers in several cases in his speeches. This research, which has been written by descriptive-analytical method, has examined the characteristics of Quranic preachers in the thought of the Supreme Leader with emphasis on the declaration of the second step. Some of the characteristics of a preacher are related to the use of facilities and skills, such as learning skills of preaching, knowledge of psychology, and familiarity with cyberspace and knowing foreign languages. In addition to the above, the behavior of preachers is of particular importance. Among the other results of the research is that in the words of the Supreme Leader, things such as politeness and kindness to the people, perseverance and stability, confirmation of the preacher's speech with his actions are mentioned. Among the duties of a Quranic preacher, promoting moral virtues, sincerity, simplicity and avoiding luxuries and paying attention to the growth and development of the audience; and one of the characteristics of a preacher's speech is a proved and reasonable expression and the use of religious patterns.

Keywords: Quranic Preachers, Preaching, Supreme Leader, Declaration of the Second Step of the Revolution, Behavior of Quranic Preacher, Speech of Quranic Preacher.

1. Faculty Member of the University of Holy Quranic Sciences and Education

33. The Requirements of Quranic Preachers in Imam Khamenei's Thoughts with Emphasis on the Statement of the Second Step

Ali Asghar Shoaei[1]

Abstract

One of the matters emphasized in Islamic teachings is the preaching of religion. During the victory of the Islamic Revolution, special attention was paid to the issue of preaching and mission of the preachers. In this regard, the Supreme Leader has mentioned the characteristics of Quranic preachers in several cases in his speeches. This research, which has been written by descriptive-analytical method, has examined the characteristics of Quranic preachers in the thought of the Supreme Leader with emphasis on the declaration of the second step. Some of the characteristics of a preacher are related to the use of facilities and skills, such as learning skills of preaching, knowledge of psychology, and familiarity with cyberspace and knowing foreign languages. In addition to the above, the behavior of preachers is of particular importance. Among the other results of the research is that in the words of the Supreme Leader, things such as politeness and kindness to the people, perseverance and stability, confirmation of the preacher's speech with his actions are mentioned. Among the duties of a Quranic preacher, promoting moral virtues, sincerity, simplicity and avoiding luxuries and paying attention to the growth and development of the audience; and one of the characteristics of a preacher's speech is a proved and reasonable expression and the use of religious patterns.

Keywords: Quranic Preachers, Preaching, Supreme Leader, Declaration of the Second Step of the Revolution, Behavior of Quranic Preacher, Speech of Quranic Preacher.

1. Faculty Member of the University of Holy Quranic Sciences and Education

34. A Quranic Analysis of the Foundations of Civilization in the Statement of the Second Step with Emphasis on the Critique of Will Durant’s Viewpoint

Hossein Alavi Mehr[1]

Abstract

This study examines and analyzes the foundations and principles of civilization in the declaration of the second step, which is rooted in the Quran and Hadith. The most important foundations of the declaration are science and research, spirituality and ethics, economics, justice and the fight against corruption, freedom and independence, foreign policy and lifestyle. Will Durant deals with the theoretical issues of civilization in a part of his book on the history of civilization. He has discussed economics, ethics, science, art and politics as the foundations of civilization. The subject of this research is the study of the foundations of civilization in Imam Khamenei’s thought and the analysis of the foundations of civilization in Will Durant’s thought. This research uses analytical-descriptive and critical methods while examining each of the above foundations and presenting the Quranic point of view, also analyzes and criticizes Will Durant’s point of view. The results of the research indicate that according to Imam Khamenei, the view of modern Islamic civilization should be linked to religion and Islam, contrary to Will Durant, who does not believe in a place for religion in civilization. The main axis of civilization is the Quran, which is a system-building, community-building and humanizing book; contrary to Durant’s view that the main axis is influenced by economics and other principles of civilization. Also, knowledge, ethics and politics have no place in existing civilizations as instances, but the new Islamic civilization moves based on standard science, standard ethics, government and standard politics.

Keywords: Civilization, Foundations of Civilization, Quranic Analysis of Civilization, The Declaration of the Second Step, Will Durant.

1. Associate Professor at Al-Mustafa International University

35. Scientific Struggle [Jihad] from the Perspective of the Quran and the Statement of the Second Step

Muhammad Ali Rezaei Isfahani[1]

Abstract

One of the axes of the declaration of the second step of the Islamic Revolution of the Supreme Leader is the recommendation to scientific struggle [jihad]. In this article, first, the concept of scientific struggle [jihad] is discussed and it is a subset of Great Jihad (Furqan / 52); that is, it has been introduced as the part of cultural struggle [jihad] based on the Quran. In the second part of the article, the goals of scientific struggle [jihad] are explained, which is the same goal of creation; that is, knowledge then reaching the honor and power (sultan) of Islamic society. In the third part of the article, the principles of scientific struggle [jihad] are stated, such as paying attention to the levels of science, increasing knowledge, the need to refer to specialists, holistic science, useful science (not pretending and pseud science); Then in the final part of the article, the tools and consequences of scientific struggle [jihad] such as hard-working and sincere volunteer movement to produce knowledge, scientific leap to the peaks of science and efforts to produce Quranic knowledge (struggle [jihad] according to the principles and goals of science based on Quranic teachings) are stated.

Keywords: Quran, Science, Scientific Struggle [Jihad], Goals of Scientific Struggle [Jihad], Principles of Scientific Struggle [Jihad], Consequences of Scientific Struggle [Jihad].

---

1. Full Professor at Al-Mustafa International University

36. The Solutions for Achieving Economic Justice in Civil Rights from the Perspective of the Quran

Hossein Alavi Mehr[1]

Abstract

Civil rights are among the new-emerging and specific rights of contemporary times. So they require their own mechanisms. Economic justice is the main content of civil rights and the basis for limiting the power of sovereignty. Authoritarian governments prioritize the establishment of order, while democratic governments prioritize economic justice. According to the Holy Quran, citizens have rights in economic affairs that the government is obliged to respect. These rights are very diverse; one of the duties of governments is to support production and to provide opportunities for production. Citizens have rights in the field of production, which provide solutions for their economic justice. Some solutions are common, such as public cooperation, fair legislation, and a fair executive system; and some solutions are specific; one of the most important specific solutions is work and employment, meritocracy, prevention of monopoly in production, correction of prices and wages and prevention of illicit income. This article seeks to examine the solutions of civil rights of production in the Quran.

Keywords: Quran, Economics, Civil Rights, Economic Justice, Production, Solutions.

1. Associate Professor at Al-Mustafa International University (halavimehr5@gmail.com)

37. Quranic Strategies to Counter American Conspiracies against the Islamic Revolution

Baqir Riahi Mehr[1]

Abstract

From the very beginning of the victory of the Islamic Revolution of Iran, the United States began conspiracies to defeat this revolution and bring the Iranian nation toward surrender, which shows the nature of arrogance, and today the US government is a symbol of arrogance. US actions against Iran do not belong to a particular government, party or individual, but to the political nature of the United States, a colonial nature. This article, which is the latest research in this field, endeavors to use the analytical-critical method to expose the US conspiracies against the Islamic Revolution of Iran with an Orientalist approach and explain and criticize the ways to deal with it from the perspective of the Holy Quran, emphasizing the Supreme Leader's guidance. Studying Orientalists' research, it can be seen that the Islamophobia and the widespread psychological warfare of the American governments against the Islamic Revolution of Iran is a clear manifestation of biased Orientalism. The research findings indicate that the realization of the ideal of independence and freedom, the relative establishment of social justice, the acquisition of regional and global national dignity and authority, the globalization of the struggle against the Zionist regime, the defeat of America as a symbol of anti-Islamism in the world, the revival and introduction of pure Islam as the transcendent school, strengthening unity and brotherhood at the community level and avoiding internal and religious differences, scholarly and insightful criticism and hostility-studies, including techniques and strategies to counter American conspiracies from the perspective of the Holy Quran, with emphasis on the statements of the Supreme Leader.

Keywords: Anti-Islamism, Quranic Strategies, American Conspiracies, Islamic Revolution of Iran, Orientalists' Approach, Supreme Leader.

---

1. Assistant Professor, Department of Comparative Quranic Studies, Al-Mustafa International University, Qom (dr.riahi@chmail.ir)

38. Methodology of Teaching the Quran and Religious Teachings to Children in the Declaration of the Second Step

Zainab Tayyebi[1]

Abstract

Education is one of the most basic functions of any educational system that learning is the product of its final process and makes changes in the construction of knowledge, orientation and ability of learners. Since the sacred religion of Islam is a guiding system, it contains the highest transcendent insights, attitudes, guidance needs, and the factors of transcendence and degeneration of human life in this world and the Hereafter. According to the mission of the prophets and saints in guiding mankind, flourishing wisdom and empowering the human will to achieve perfection and happiness in this world and the Hereafter, the first step of preaching the Quran and religious education is elaborated in the life of the Prophet of the Ahl al-Bayt. This research is based on the spirit of perfectionism and the innate need of human beings to establish and follow a superior model and to adapt various matters of life to models on the one hand and on the other hand with reference to Quranic verses and Islamic narrations in introducing the Messenger of God (PBUH) and the family of infallibility and purity (A.S) as the supreme model for the establishment of human beings, tries to describe their methods in the teaching and learning the Qur'an and religious teachings to children in the declaration of the second step of the Islamic Revolution by descriptive-analytical method and using written library resources. Findings indicate that reading-oriented, pattern-oriented, game-oriented, encouragement-oriented, practice-oriented and motivation-oriented education is one of the most important methods of teaching the Qur'an and religious teachings to children in the statement of the second step of the Islamic Revolution based on the Prophet and Ahl al-Bayt (A.S).

Keywords: Methodology, Teaching the Holy Quran, The Prophet (PBUH), Ahl al-Bayt (A.S), The Declaration of the Second Step of the Islamic Revolution.

---

1. Assistant Professor of Quranic and Hadith Sciences, Farhangian University, Tehran, Iran. (ztayyebi62@gmail.com)

39. The Dignity of the Islamic Society According to the Rule of Denying the Domination from the Perspective of the Two Major Sects of Islam

Abdullah Jabraili Jolodar[1]

Abstract

The dignity of the Islamic society is one of the characteristics of the Islamic society and the second step of the revolution that this principle is on the base of "the rule of denying domination" as the one of jurisprudential rules and has decisive role in the relationship of Muslims with non-Muslims and it is used as the convincing indicator for regulate and manage the mentioned relationships. In nowadays world, the colonial powers seek more and more influence and domination over the Islamic countries. The rule of denying the domination is an important bulwark against attacks. But the most important evidence of this rule is the Quranic and narrative documents, and for the authority of this rule, several verses of the Quran can be cited; but the most important of them is verse 141 of Surah An-Nisa', which is known in jurisprudential literature as the "rule of denying the domination". We observe a lot of disputes in the opinions of the commentators. Some think that it relates to another world and hereafter not this world. Others have considered "domination" in the verse to mean proof; Others have said that the infidels as being infidels do not have dominion over the believers as being believers; Some, like Allamah Tabatabai, have taken domination both in this world and the hereafter, and the believers dominate the disbelievers in this world as long as they are committed to faith. This article deals with the most important issues between them through descriptive-analytical and critical methods. The result of research indicates that this rule includes both the Hereafter and this world, and the meaning of legislate for the world is the legal legislative while it is ontological one in he Hereafter, because it does not mean any kind of legislation in the Hereafter and in this world it works until the time before the conditions of monotheism and unity.

Keywords: The Rule of Denying the Domination, The Dignity of the Islamic Society, The Relationship between Islam and Infidelity, Domination, The Declaration of the Second Step of the Revolution.

1. PhD in Comparative Interpretation, Professor at Al-Mustafa International University, Quran and Hadith Educational Complex (jebraman2020@gmail.com)

41. The Philosophy of the Science of Recitation [Qiraat]

Muhammad Amini Tehrani[1]

Abstract

The macro and exterior study of Islamic sciences in the form of secondary studies and entitled relative philosophies to sciences, with the motivation of growth and organization and management of sciences has recently begun. The study of science of recitation [qiraat] in the same way and under the title of philosophy of science of recitation [qiraat] is one of the essential issues in this field. This type of study is an interdisciplinary study that is sometimes done in addition to the comparative-analytical method. One of the fruits of these studies is to make the science of recitation [qiraat] more effective and more practical among Islamic societies. Important issues in the philosophy of the science of recitation [qiraat] include the study of the structure of the science of recitation [qiraat], analysis of its epistemological and non-epistemological principles, functions of the science of recitation [qiraat], approaches and methods of study and science in the field of the science of recitation [qiraat] and services of the science of recitation [qiraat] to other sciences.

Keywords: Relative Philosophy, Philosophy of Science of Recitation [Qiraat], Problems of Philosophy of Science of Recitation [Qiraat], Structure of Science, Research Fields in Recitation [Qiraat].

1. Assistant Professor and Faculty Member at Al-Mustafa International University, Qom (amini63@chmail.ir)

42. Quranic Documents Essentials of Happiness in Imam Khamenei's Viewpoint (Modzaleh)

Seyyed Esa Mustarhami[1]

Abstract

Happiness and cheerfulness is one of the natural needs of human beings in life, which has been paid special attention in the statements of the Supreme Leader. The declaration of the second step of the revolution, which can be considered as the 40th anniversary of the Islamic Revolution of Iran, emphasizes the need to develop an Islamic lifestyle, one of the special areas of which is the issue of the style of happiness and cheerfulness. He expressed the criteria and requirements of this human mental state with special delicacy and stated the backgrounds and factors for its realization and believes that material and spiritual factors can be involved in the realization of happiness. Interrogating [istintaq] the Holy Quran and presenting the statements of the Supreme Leader of the Revolution to this divine book shows that he, inspired by verses that consider the divine intention necessary for the perfection of human deeds, recommends the intention of closeness to God and worship in happiness. This Quranic teaching that the events of human life, including joy and sorrow, are the causes of human suffering and trial, and the means of learning, is explicitly reflected in the words of the Leader along with some philosophies of happiness. Avoidance of sin is one of the most important prohibitions of the Holy Quran, which is also mentioned in the Quran while forbidding some forms of happiness. Imam Khamenei, who in the declaration of the second step deals with some functions of behavior with a religious and Islamic approach, and in his other statements, by forbidding some forms of happiness that lead to sin, draws the audience to this important issue. The Supreme Leader of the Revolution emphasizes planning and being moderate in happiness, which is, in fact, paying attention to the comprehensive commands and decrees of the Quran in the field of economics and management. Respecting the divine rites and the companionship and convergence of the believers are among the divine commands in the Holy Quran that Imam Khamenei considers necessary to observe in celebrations and joys.

Keywords: Quranic Documents, Supreme Leader, Essentials and Requirements of Happiness.

1. Director of Quran and Natural Sciences Department / Quran and Hadith Educational Complex / Al-Mustafa International University

43. The Quranic Documents of Non-Negotiation with the United States in the Statement of the Second Step

Ali Agha Safari (Corresponding Author)[1]

Seyyed Ali Ahmad Rezaei[2]

Abstract

One of the most challenging issues raised by the Supreme Leader is the negotiation with the United States. He was not optimistic about the negotiations, considering the requirements of the Islamic Ummah, and in many cases stated that negotiations should not be held with US for various reasons, including the non-compliance of the United States with its obligations. Given that negotiation and non-negotiation with the United States have far-reaching implications for Islamic society, it is necessary to discuss the Quranic documentation of the Leader's opposition in this regard, emphasizing the views of American Orientalists. The present study has analyzed the mentioned issue using descriptive-analytical method and referring to the verses of the Quran and referring to the statements of the Supreme Leader and the views of American Orientalists. The findings suggest that the reason for the Leader's opposition was that the United States and some of its Orientalists have shown over the years that they are arrogant and do not stand with their commitments. As a result, not-fulfilling promise, distrust, threats to national security, and maximum pressure will be the consequences of unconditional negotiations with such stubborn enemies. The revelatory word also states that Muslims have no right to retreat in the face of such enemies, but must stand up to their extravagance and avoid any dependence on them, and rise up to defend the oppressed in order to intimidate them in all areas.

Keywords: Quranic Documents, Supreme Leader's Viewpoint, Non-negotiation with the United States, Arrogance, Orientalism.

1. Assistant Professor, Department of Quran and Sciences, Al-Mustafa International University, Qom. (a.a.safari1364@gmail.com)
2. Master Student in Quranic Interpretation and Sciences, Al-Mustafa International University, Qom. (sayyedalirezaee@gmail.com)

44. Quranic Documents against Arrogance [Istikbar] in the Statement of the Second Step

Mir Aziz Amini[1]

Ali Agha Safari[2]

Abstract

Anti-arrogance is one of the most important goals of the Islamic Revolution that the Supreme Leader in the field of thought and action has theorized arrogance and expressed its characteristics and presented solutions to deal with the arrogant ones. Given that the fight against oppression is in the human innate and is still one of the most challenging issues in the world today, it is necessary to analyze the Quranic documents of the view of the Supreme Leader. The authors have studied and documented the mentioned issue by referring to the works of the Leader and verses of the Quran and the sayings of the commentators and using a descriptive-analytical method. The findings indicate that the fight against arrogance is one of the axioms of the Holy Quran and many verses refer to it which show the importance of recognizing the enemy and the ways to deal with it. Numerous verses instruct Muslims to increase their capabilities, because the only way for nations to succeed is to fight against arrogance comprehensively, and the success of this struggle depends on the unity, cohesion and self-sufficiency of Muslims in the areas of cultural independence, scientific, economic, and military and patience. The Supreme Leader has stated in his various speeches and sayings over the years and in the declaration of the second step and has also shown a practical model of fighting against arrogance.

Keywords: Quran, Supreme Leader, Documentation, Confrontation, Arrogance, The Declaration of the Second Step of the Revolution.

1. PhD Candidate in Jurisprudence and Law (Orientation in Criminal and Criminology) Al-Mustafa International University, Higher Educational Complex of Jurisprudence, (Corresponding Author): mamini2793@gmail.com
2. PhD in Quran and Sciences (Orientation in Management) Al-Mustafa International University, Imam Khomeini Higher Educational Complex, Faculty of Quran and Hadith.

45. The Critique of Orientalist' Quranic Doubts

Baqir Riahi Mehr[1]

Abstract

The science of recitation is one of the Quranic sciences that has a great role in understanding the Quran and differences in recitations will be effective in receiving different meanings of the Quran. Due to the importance and relationship between the issue of differences in recitations and the change and distortion of the words of the Quran, Orientalists have researched and raised doubts in this regard. The present article uses a descriptive-analytical method and a critical approach to the doubts of famous Orientalists such as: Noldeke (1930), Richard Bell (1876) and Arthur Jeffrey (1982) in the field of recitations, analyzes and critiques them. It seems that what forms the intellectual basis of this group of Orientalists, in the first place, is the long-standing obstinacy of the West towards Muslims, which can be seen in their Quranic research approach, and the second aspect is the lack of attention to the principles of research. And it can be clearly understood that the purpose of Orientalists in such research was not and is not the understanding Islam and the Quran. Orientalists' research on the issue of Quranic recitations, whether in terms of research method, lack of study of Imamia sources and lack of full knowledge of the issue of differences in recitations, are among the unacceptable shortcomings a of Orientalists. Unlike Orientalists, Imamia scholars have never addressed the issue of distorting the Quran in favor of the Shiite sect, and claim that this is the definitive acceptance of the Ottoman Mushaf from the beginning of its formation until today. The Supreme Leader has a special emphasis on the specialized way of reciting the Holy Quran, and in various statements, his meticulousness is clearly seen. He gives the correct recitation as a prelude to understanding and acquiring Quranic knowledge, and on the way of reciting the Holy Quran, he deals with issues such as: repetition of verses and words, how to disconnect and connect the utterance of words, and "short and long breath" and explained it for the reciters and emphasized the necessity of correct recitation and the preliminaries of recitation.

Keywords: Quranic Doubts, Differences of Recitations, Supreme Leader, Theodore Noldeke, Richard Bell, Arthur Jeffrey.

---

1. Assistant Professor, Department of Comparative Quranic Studies, Al-Mustafa International University, Qom (dr.riahi@chmail.ir)

46. The Motivational Role of the Holy Quran in the Moral and Spiritual Transcendence of Human-being

Dr. Behrouz Muhammadi Monfarid[1]

Reza Shah Mansoori[2]

Abstract

In the declaration of the second step of the revolution, the Supreme Leader has stated that one of the duties of the Islamic society in the field of ethics and spirituality. The Holy Quran, as the most authentic source of religious knowledge, has various effects on the moral and spiritual dimension of human-being that one of which is the motivational effect. The growth of morality and spirituality in human-being and society is achieved only in the framework of servitude and worship and the performance of religious duties; therefore, the study of the influential factors in servitude is of special importance in reaching the desired point in morality and spirituality. The purpose of this study is to investigate the motivational role of the Holy Quran in servitude for the transcendence of morality and spirituality. The research method is narrative-revelatory. The result of the research indicates that the bestowing knowledge by the Holy Quran is completely purposeful and in it the principles of action such as conception, acknowledgment of usefulness and enthusiasm are considered and in order to motivate human beings to move towards servitude. The Holy Quran also has a special effect on strengthening the esoteric tendencies and desires that agree with worship; the same effect is in weakening the desires and esoteric tendencies opposed to servitude in the bestowing knowledge by the Holy Quran.

Keywords: Motivation, Principles of Actions, Purposeful Bestowing Knowledge, Esoteric Tendencies, Declaration of the Second Step of the Revolution.

---

1. Faculty Member of Tehran University (b.mohammdi.m@gmail.com)
2. PhD Candidate in Teacher's Training for Islamic Ethics at Qom University (rez.mansoor@yahoo.com)

47. The Role of Sciences and Techniques of Recitations [Qira'at] in Responding to the Orientalists' Doubts

Muhammad Amini Tehrani[1]

Abstract

The sciences and techniques of recitation are a collection of theoretical and practical scientific-skills that deal with different ways of relating to the Quran. Since the beginning of Islam, this collection has been of special interest to Islamic scholars. In the meantime, Orientalists have also paid special attention to the study of the history of the Holy Quran, manuscripts researching, recitations of the Quran and related issues, and have also raised doubts in this regard. Accordingly, the researcher of the present article intends to introduce the sciences and techniques of recitations and its role in responding to the doubts of Orientalists to examine the types of interventions proposed by Orientalists in the field of the sciences and techniques of recitation. The research method in this article is descriptive-analytical which has been formed using library resources. Orientalists' attention to the basics of the science of recitation along with the study of various fields of sciences and techniques of recitation such as teaching and promotion of the Holy Quran, manuscripts researching, history of recitation, is one of the most important achievements of this article. Manuscripts researching with all its dimensions, including tazhib, calligraphy, recitations in manuscripts, history of manuscripts of the Quran, the way of writing letters and symbols, have attracted the most attention of Orientalists among the sciences and techniques of recitation and in order to answer to their doubts, learning the sciences like the science drawing, the science of discipline, recitations and Quranic sciences are required.

Keywords: Sciences and Techniques of Recitations, Science of Drawing, Science of Discipline, Recitations, History of Recitations, Tajweed, Stop and Beginning, Orientalists' Doubts.

---

1. Assistant Professor and Faculty Member of the Al-Mustafa International University, Qom (amini63@chmail.ir)

48. The Motivational Role of the Holy Quran in the Moral and Spiritual Transcendence of Human-being

Dr. Behrouz Muhammadi Monfarid[1]

Reza Shah Mansoori[2]

Abstract

In the declaration of the second step of the revolution, the Supreme Leader has stated that one of the duties of the Islamic society in the field of ethics and spirituality. The Holy Quran, as the most authentic source of religious knowledge, has various effects on the moral and spiritual dimension of human-being that one of which is the motivational effect. The growth of morality and spirituality in human-being and society is achieved only in the framework of servitude and worship and the performance of religious duties; therefore, the study of the influential factors in servitude is of special importance in reaching the desired point in morality and spirituality. The purpose of this study is to investigate the motivational role of the Holy Quran in servitude for the transcendence of morality and spirituality. The research method is narrative-revelatory. The result of the research indicates that the bestowing knowledge by the Holy Quran is completely purposeful and in it the principles of action such as conception, acknowledgment of usefulness and enthusiasm are considered and in order to motivate human beings to move towards servitude. The Holy Quran also has a special effect on strengthening the esoteric tendencies and desires that agree with worship; the same effect is in weakening the desires and esoteric tendencies opposed to servitude in the bestowing knowledge by the Holy Quran.

Keywords: Motivation, Principles of Actions, Purposeful Bestowing Knowledge, Esoteric Tendencies, Declaration of the Second Step of the Revolution.

1. Faculty Member of Tehran University (b.mohammdi.m@gmail.com)
2. PhD Candidate in Teacher's Training for Islamic Ethics at Qom University (rez.mansoor@yahoo.com)

49. The Model of Educating Successor in the Conduct of the Holy Prophet (PBUH) with Emphasis on the Sermon of Ghadir

Seyyed Murtaza Honarmand[1]

Ali Heratian[2]

Abstract

Jihadi administrations inspired by the Islamic faith and the belief in the principle of "we can" that the great Imam has taught us all, led Iran to glory and progress in all areas, is one of the turning points of the declaration of the second step. Ghadir Sermon is the most important sermon of the Prophet (PBUH) in representing the succession of Islam and the supreme example of Islamic management in the conduct of the Holy Prophet, which is important for extracting patterns and intellectual frameworks in the administration of contemporary Islamic society; Especially since many theories of public administration and human resource management are derived from Western sources and in terms of epistemological and anthropological foundations, do not correspond much with the Islamic approach. The purpose of this article is to explain and interpret the model extracted from the conduct of the Holy Prophet for educating successor as a model of Islamic succession by maintaining general steps and concepts to adapt to the temporal, spatial and social conditions for training managers in different organizations, institutions and centers. Also, this model can be used as a criterion in managerial and religious issues to analyze and interpret the historical events of early Islam, such as the formation of .religious sects, political crises, social discontent, and so on

Keywords: Declaration of the Second Step, Succession Educating Model, Ghadir Sermon.

1. Assistant Professor, Department of Islamic Education, Malayer National University, Corresponding Author; (navust@yahoo.com).

2. Master of Business Administration, (haratianali@yahoo.com).

50. The Effect of Kindness to Parents in Lifestyle from the Perspective of Imam Ali (A.S)

Marjan Poursalari, Zadeh[1]

Seyyed Haidar Tabatabai[2]

Abstract

Doing well to one's parents is one of the most important moral teachings of Islam and one of the most effective acts of worship in obtaining God's pleasure. Thanksgiving to parents is mentioned in the line of thanksgiving to God Almighty, which shows its importance. The verses of the Quran and the narrations of the Imams (A.S) about respecting parents are considered as one of the most important divine duties and they have been commanded to do it and have drawn material and spiritual effects for it. Recognizing the effects of benevolence on parents in revelatory texts can play an important role in mapping life and promoting it; therefore, it is necessary to address this issue. This research has been presented by narrative-revelatory method and gathering information through libraries and by descriptively processing information and seven works on being kind to parents from the perspective of Imam Ali (A.S) in the individual and family dimension have been studied and analyzed as the bestowing of mercy and the existence of blessings, the emergence of love, the return of a lot of good deeds, etc. are part of them.

Keywords: Benevolence on Parents, Material and Spiritual Blessings, Narrations on the Respect for Parents.

1. Graduated from the Level of Two in the Sisters' Seminaries, Corresponding Author; (mrjanpwrsalaryZa@gmail.com).

2. Assistant Professor, Department of Hadith Sciences, Al-Mustafa International University, Qom; (khoddamiyan@gmail.com).

51. The Effect of Belief in Monotheism on Production in the Declaration of the Second Step from the Perspective of Imam Ali (A.S)

Nayyereh Ahmadi Gurkani[1], Mohsen Khoshfar[2], Ali Akbar Khoddamiyan Arani[3] and Meysam Farhangian[4]

Abstract

Human behavior is constantly following their beliefs and worldview. In economic societies, human beings make economic decisions and act according to their beliefs and intellectual principles, and the economy that governs societies is not separate from their thoughts and ideas. The intellectual and theoretical underpinnings of the teachings and behaviors of economics and the worldview that governs them are the same doctrinal foundations that the subject of these teachings is the Almighty God and His attributes, the universe, humans and society. In this study, those divine teachings that have an effect on human economic behaviors in the field of production, which is the same belief in monotheism in production, are considered from the perspective of Imam Ali (A.S). To achieve this goal, the effect of belief in monotheism in production has been expressed by quoting some narrations of Imam Ali (A.S) according to the declaration of the second step of the Islamic Revolution. In the Supreme Leader's order in the declaration of the second step of the revolution, the issue of the economy has been mentioned as a key and decisive point in the Islamic society. Also, from the studies and researches done in this research, it can be concluded that the monotheist human-being in this school in the field of production believes that it is possible to orient the production goal, pay attention to work and strive for production and create economic security in production. The value and productivity and regularity of women in production made progress in production. It also developed and organized the agricultural, industrial and trade sectors by creating security in employment and by expanding productive employment in production.

Keywords: Production, Economy, Monotheistic Economy, Work in Nahj al-Balaghah, Declaration of the Second Step of the Revolution.

1. Master in Nahj al-Balaghah, Quran and Hadith University of Rey City, Corresponding Author; (n_ahmmadi@yahoo.com)
2. Assistant Professor, Department of Hadith Sciences, Al-Mustafa International University, Qom (mohsenkhoshfar@yahoo.com)
3. Assistant Professor, Department of Hadith Sciences, Al-Mustafa International University, Qom (khoddamiyan@gmail.com
4. Lecturer of the General Department of the Quran and Hadith Educational Complex, Al-Mustafa International University, Qom.

52. The General Policies of Resistance Economics in Imam Ali's (A.S) Teachings

Baqir Riahi Mehr[1]

Abstract

Resistance economy is a form of Islamic economic system whose idea was presented by the Supreme Leader to solve Iran's economic problems. The roots of the resistance economy in Islamic economics, on the one hand, and the opportunity for the ruling of Amir al-Mu'minin Ali (A.S), on the other hand, require special attention to the words and manners of that Imam with an economic approach. The present article examines the general policies of the resistance economy to achieve economic independence, using the content analysis method, which is compatible with the Supreme Leader's guidelines in the conduct and speeches of Imam Ali (A.S). Findings of this study indicate that: 1. Improving the business environment, jihadi spirit and culture, knowledge-based economy, consumption patterns and combating economic corruption are general policies to achieve economic independence; 2. The laws which he instituted for the markets of that time during his reigns - such as the law of universality, the law of competing and the law of specialization of goods - can be modeled in the present age; 3. According to the author, the main components of consumption (including the level of consumption, the composition of consumer goods and how to consume) are formed in the context of society's culture, and their fundamental change is not possible without changing culture. In Amir al-Mu'minin's (A.S) remarks about the consumption pattern, two points are evident in the fight against extravagance and luxury, which are also emphasized by the general policies of the resistance economy. Regarding the fight against economic corruption, Hazrat Amir (A.S) in the field of prevention and fight, have provided solutions such as: appointment of committed officials, decisive action against the perpetrators of corruption, etc.

Keywords: Resistance Economy, Corruption, Consumption Pattern, Elements of Resistance Economy, Imam Ali's (A.S) Governmental Method.

---

1. Assistant Professor, Department of Comparative Quranic Studies, Al-Mustafa International University, Qom (dr.riahi@chmail.ir)

53. Ethical Characteristics of In-charges in the Declaration of the Second Step with Emphasis on *Nahj al-Balaghah*

Ali Karimpour Qaramaleki,[1] Razieh Sultan Abbasi Nodoshan[2] and Najmeh Ravantab[3]

Abstract

Leaders, officials, and governmental and non-governmental in-charges are among the most important qualities of government individuals in institutionalizing and strengthening the morality of society. According to the moral charter of Imam Ali (A.S) in Nahj al-Balaghah and the declaration of the second step of the Islamic Revolution, the leader of the Islamic government, who is at the head of the in-charges and workers of public affairs, must have three important moral principles of dignity, chastity and simplicity which are the bases of all morals and virtues of in-charges. The findings of the present study, which is organized by descriptive-analytical research method and by library-based method and technique and using Nahjul Balaghah and referring to written religious sources and statements of the Supreme Leader of the Islamic Revolution, indicate that in the field of individual ethics, the in-charges can create a great Islamic civilization by building themselves and creating a society based on the principles of Islam. This will be achieved with a special strong character in the religion and foresight of the in-charges. Ethical principles have been explained for each of the in-charges, including the military, judges, managers and employees, representatives and secretaries, businessmen and industrialists in Nahj al-Balaghah, and the statements of the Leader, and observance and adherence to each of them lay the foundation for a great civilization of guardianship and Imamate of Imam Asr (A.S).

Keywords: Ethics of In-charges, Islamic Government, Nahj al-Balaghah, Declaration of the Second Step of the Revolution.

1. Assistant Professor Al-Mustafa International University, Qom; (karimpoorali@yahoo.com)
2. Level 3 of Quranic Interpretation and Sciences, Fatemeh Masoumeh Institute of Higher Education, Bandar Abbas, Corresponding Author; (razaehabasi@yahoo.com).
3. Student of Level Three in Islamic Theology, Fatemeh Masoumeh Institute of Higher Education, Bandar Abbas; (najmeh.ravantab@chmail.ir).

54. The Social Functions of Religion in the Declaration of the Second Step from the Perspective of *Nahj al-Balaghah*

Zainab Tayyebi[1] & Zainab Ataullahi[2]

Abstract

In recent decades, especially after the victory of the Islamic Revolution and the collapse of the communist system and the refutation of the theory of "religion is opium" and the successful experience of the presence of religion in various fields and the emphasis of the great architect of the Islamic Revolution, Imam Khomeini and Supreme Leader on the comprehensiveness of Islam and the inseparable link between religion and politics, the issue of the function of religion has been raised more seriously in the second step of the Islamic Revolution. This study aims to reveal the effectiveness of religion in the present era and the results of the presence of religion in social spheres, intra-religious method and using written library resources, and deals with analyzing the social functions of religion in the second step of the Islamic Revolution from the perspective of Nahj al-Balaghah and the declaration with the second step of the Islamic Revolution. These functions are clearly stated in the verses of revelation, sermons, letters and the pearls of wisdom of Nahj al-Balaghah. In determining the general policies of the system in the second step of the Islamic Revolution, the Supreme Leader, relying on the Quran and Sunnah, especially Nahj al-Balaghah, has addressed the social functions of religion and invited the youth in particular to achieve it. The results show that the formation of Islamic government, justice and fight against corruption, increasing morality and spirituality, independence and freedom, increasing insight in the face of the enemy and unity and preventing differences and divisions, are the most important functions of religion in society. The most obvious achievement of the study of the social functions of religion is the proof of the comprehensiveness and maximum function of religion in the administration of society, which the study of the conduct of Imam Ali (A.S) and the declaration of the second step of the Islamic Revolution, shows this fact well.

Keywords: Social Functions of Religion, Second Step of the Islamic Revolution, Nahj al-Balaghah, Declaration of the Second Step of the Revolution.

---

1. Assistant Professor of Quranic and Hadith Sciences, Farhangian University of Qom Province, Corresponding Author; (ztayyebi62@gmail.com).
2. Student of Level 4 of Islamic Theology, Tarbiat Modares Sedigheh Kubra (S.A), Qom; (zfbahary@gmail.com

55. Quranic and Narrational Principles of the Solutions for the Realization of the New Islamic Civilization in the Statement of the Second Step of the Revolution

Yadullah Hajizadeh[1]

Abstract

In the declaration of the second step of the revolution to achieve a new Islamic civilization, the Supreme Leader presented solutions that are rooted in the teachings of the Quran and narration. This article has been written to explain these solutions and express their documents in religious teachings and has tried to show the documents of these solutions in religious teachings in a descriptive-analytical method. The achievements of the research indicate that the guidelines provided by the Leader in the declaration of the second step towards achieving a new Islamic civilization have genuine religious foundations and are rooted in the teachings of the Quran and narration. In religious teachings, the use of previous experience and the category of science have been emphasized and spirituality, ethics and justice have been considered; In addition, the fight against corruption and organizing worldly life and gaining dignity has always been recommended by Islam, and these matters have been introduced as the most important means of growth and transcendence. Such categories are considered in the second step declaration as basic solutions for achieving a new Islamic civilization.

Keywords: Declaration of the Second Step of the Revolution, Modern Islamic Civilization, Civilization in the Quran and Narration.

1. Assistant Professor of the Institute of Islamic Sciences and Culture; (y.hajizadeh@isca.ac.ir)

56. Narrative Content Research on the Impact of Believers' Social Relationships on Islamic Civilization

Amir Bani Asar[1]

Abstract

The realization of Islamic civilization is the ultimate goal of establishing religion in society. Utilizing the rich religious resources and using the reliable achievements of modern science are two prerequisites for achieving such a civilization. The analysis of the Shiite narrative heritage shows that among the key concepts of religious sources, "faith" - not as it is embedded in the minds of the general public - has a concocting truth and is formed in the process of history, according to certain principles and criteria. Faith includes accelerators such as good manners, the use of which, in addition to strengthening faith, creates good relationships throughout society. When the "right communication skills" are combined with the "pillars of faith, including satisfaction with destiny and trust", peace is brought not only to the individual but also to society, and a civilizing generation is educated. When "faith" is strengthened in social relationships, it will bestow the believer the power to establish a religion and placing it under the shadow of guardianship will lead to the flourishing of many talents of the individual and society. The result of the strengthening of social relationships and the flourishing of society's talents and the removal of social barriers is an Islamic civilization which, according to the Supreme Leader, has entered its second step in the declaration of the second step. By drawing the roadmap of the Ahl al-Bayt (A.S), show a slice of the model of .world civilization and government

Keywords: Faith, Peace, Islamic Civilization, Social Relationships, Infidelity.

1. Assistant Professor, Department of Hadith Sciences, Al-Mustafa International University, Qom; (a.baniasar@gmail.com)

57. The Role of Religious Scholars in the Realization of the Religious Community in the Statement of the Second Step from the Perspective of Narrations

Hossein Alavi Mehr[1]

Abstract

Religious scholars are one of the most important pillars of the religious community to which religious people belong. In the declaration of the second step, the Supreme Leader of the Revolution emphasized the necessity of science and the position of science and scholars in the second step of the revolution and explained the five stages of the Islamic Revolution, the Islamic system, the Islamic State, the Islamic society and the Islamic civilization at the level of the Islamic Ummah and then in the world level. Undoubtedly, the realization of this ideal in the second step of the revolution depends on the pivotal role of religious scholars in the scientific and practical dimensions of society. Therefore, considering the importance of the role and position of religious scholars in Islamic society and the need to clarify the role and position of religious scholars in the second step of the Islamic Revolution, the present study examines the central role of religious scholars in the religious community from the perspective of Quran and Hadith with future studies of the declaration of the second step of the Islamic Revolution. Some of the results obtained in this regard are: The Ulema [scholars] are the guide of the people and the intellectual and cultural guidance of the society is in their hands. Expert scholars are the refuge of the people and the reference for solving their religious and social problems. The people are to protect them from the onslaught of seditions and suspicions of the enemies, to spread morality in the society, to defend the oppressed ones, and to fight against the oppressors and the arrogant. The research method in this article is descriptive analysis and the method of collecting information and data in this research is referring to written documents and sources. Also, for better and more accurate use of Islamic sources, computer systems and scientific software produced in this field have been used.

Keywords: Religious Scholars, Religious Community, The Second Step of the Revolution, The Role of Scholars in Society, People.

---

1. Associate Professor of the Al-Mustafa International University.

58. The Role of Monotheism in Preventing Economic Corruption of In-charges from the Perspective of *Nahj al-Balaghah*

Negin Davoodi Juneqani[1]

Hamidreza Sarvarian[2]

and Majid Davoodi Juneqani[3]

Abstract

Monotheism is one of the important issues of belief that separates pure and real human life from ordinary life. In addition to individual life, human beings also have various social responsibilities and are required to observe them. One of the responsibilities is defined in the economic dimension, which is one of the most fundamental issues of governments and the life of society, and in the view of the Supreme Leader of the Revolution, is a decisive point. Unfortunately, Iran is facing the ominous phenomenon of economic corruption that the Supreme Leader in the fourth paragraph of the declaration of the second step, addressed to the nation with the headline “Justice and the fight against corruption”, and pointed out the importance and public duty in its realization. According to the results of this study, the elimination of corruption causes justice in society, poverty alleviation and creating public hope and trust in in-charges. In the present article, with a descriptive and analytical method, it was tried to explain the effect of monotheistic thought as an important deterrent factor in preventing economic corruption of in-charges inspired by Imam Ali’s (A.S) statements.

Keywords: Monotheistic Thought, Economics, Economic Corruption, Declaration of the Second Step of the Revolution.

1. Master of Hadith Sciences, Orientation in Nahj al-Balaghah, (Corresponding Author); (davoodijuneghani@gmail.com).
2. Associate Professor of Hazrat Masoumeh University of Qom. (h.sarvarian@hmu.ac.ir)
3. Master Student of Administrative Procedure Law, Tehran University of Judicial Sciences and Administrative Services; (davoodimajid@gmail.ir).

۳

چکیده مقالات به زبان عربی

مقدمة الدكتور محمد يعقوب البشوي رئيس اللجنة الدولية للملتقى الدولي لبناء الخطوة الثانية للثورة الإسلامية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد و الشكر بلاغاية و الثناء بلا نهاية للرب الحق و الخالق المطلق الرحيم والذي وفقني مرة أخرى للتعاون والتنسيق والمواكبة في سبيل تحقيق الأهداف المنشودة للملتقى الدولي العظيم للخطوة الثانية للثورة الإسلامية والصلاة والسلام على الهداة الربانيين والسائرين على منهج الحق الإلهي لاسيما خاتم الأنبياء والمرسلين سيدنا محمد المصطفى (ﷺ) وأهل بيته الطيبين الطاهرين (عليهم السلام) .

مما لاشك فيه فإن الثورة الإسلامية فی ایران بقيادة الإمام الخميني (رح) كانت هي المعجزة التي دوت بصداها القرن وتعتبر بحق بصيص آمل للمحرومين والمستضعفين في اصقاع العالم ، ونرى اليوم بإن قلوب ونفوس مئات الالاف من الشباب المؤمن والواعي والملتزم والثوري تعلقت بها وأضحت نبضات قلوبهم مع نبضات الثورة الإسلامية تشكل نمطاً واحدة وتجذرت هذه الثورة المباركة في أعماق الالاف من الشباب المؤمن وإننا نلمس ونشاهد بوضوح وشفافية ثمار هذه الشجرة الطيبة على الصعيد الدولي .

وقد أحدثت هذه الثورة تغيرات ومنعطفات فكرية عميقة ومذهلة لم يشهدها العالم حيث لم ير مثل هكذا تغيرات معنوية جذرية تطرأ عليه الإ في زمن المعصوم ، وأظهارت للجميع قدرة

وكفاءة الدين في مختلف المجالات من جملتها مجال الإدارة ، السياسة ، الثقافة ، والإقتصاد ، وأحيت الإعتقاد والرؤية القائلة بإن بإمكان الدين أن يلعب أفضل الأدوار في التغيرات والتحولات الحاصلة وبالتالي تقديم الخطط والمشاريع القصيرة والبعيدة المدى ولانجافي الحقيقة إذا قلنا : إن الثورة الإسلامية قد تمكنت ومن خلال الأربعين عاماً الأولى التي مضت على إنتصارها من إيجاد تغيرات وتحولات كبيرة للغاية وذلك في جميع المجالات الإقتصادية والسياسية والإجتماعية والثقافية وقد أكد القائد الحكيم والمرشد الأعلى للثورة الإسلامية في بيانه الصادر بمناسبة إنعقاد الملتقى الدولي للخطوة الثانية للثورة الإسلامية على الإستراتيجات الواضحة والسياسات الممنهجة والمتبعة للثورة الإسلامية في غضون الأربعين عاماً المقبلة .

وبالطبع فإن الشعارات الثمانية (الإستقلال ، الحرية ، العدالة والمعنويات ، الأخلاق ، العزة ، العقلانية ، الأخوة) تشكل الأرضية والمناخ الملائم لإيجاد وصيقلة الحضارة الإسلامية الجديدة على الساحة الدولية ؛ بإعتبار إن هذه الشعارات هدفها هو تعليم وتطبيق محورية التحقيق والبحث وإضفاء الطابع التأسيسي للفقاهة الدينية في المجتمع ، وإن حجر الأساس لهذه الحضارة والهدف الغائي من ورائها هو بناء مجتمع يتحرك وفق معطيات العقائد والقيم والمبادئ والممارسات الربانية .

ولاينبغي هنا التغافل عن دور الذي قامت به الحوزة العلمية في قم المقدسة من أجل تحقق مثل هكذا أمر ، ولابد من القول : بإن نظامنا التعليمي بحاجة ماسة الى التغير العميق والجذري ويجب الإجابة على المتطلبات والإحتياجات الزمانية ، وعليه فإن الحاجة لإيجاد حضارة إسلامية جديدة تدفعنا لتفعيل هكذا مبدأ اساسي .

ولاشك فإنه إذا تحقق مثل هذا الأمر ونزل على أرض الواقع فسيتم توفير المزيد من الاسس والقواعد الضرورية لخلق حضارة إسلامية جديدة مستندة على اساس مبدأ القرآن الكريم والسنة النبوية الشريفة ، وإن إحداث تغيرات إجتماعية إيجابية طبقاً للقيم الدينية والقرآنية سيعبد الطريق أمام ذلك ، ومع تحقق المزيد من المقدمات فسوف تصبح عملية الولوج الى الساحة الدولية أكثر مرونة وسهولة ، ويمكن تفسير منهجية القيادة الحكيمة ونظرتها إتجاه الحوزة العلمية وتأكيد سماحته على إيجاد التغير فيها ينصب في هذه الخانة .

وأوكد مرة ثانية على الدور الذى يمكن أن تضطلع به الحوزة العلمية فى معادلة صناعة الحضارة الإسلامية الجديدة ولن تتحقق طموحات المجتمع وحاجته من دون الإكتراث والإلتفات الى تحقيق نصاب الحوزة والإلتزام بواجباتها .

وينبغي أن تدرج الشعارات الثمانية لقائد الثورة الإسلامية لأجل خلق الحضارة الإسلامية الجديدة على الساحة الدولية والتي طرحها سماحته في بيانه للخطوة الثانية في منهاج وعمل الحوزات العلمية الشيعية في العالم كي يتم توطأت الأرضية المناسبة لتعجيل ظهور منقذ البشرية مولانا الإمام المهدي (عجّل الله تعالى فرجه الشريف) وبالتالي تنعم الدنيا بجمال بزوغ تلك الشمس الساطعة التي لاتغرب ولاتزول .

وفي النهاية فإن الشكر موصول الى رئيس جامعة المصطفى العالمية المحترم سماحة حجة الإسلام والمسلمين الدكتور عباسي والأستاذ سماحة حجة الإسلام والمسلمين الدكتور محمد علي رضائي الإصفهاني السكرتير العلمي للملتقى والمعاون العلمي للملتقى حجة الإسلام الدكتور اميني الطهراني وكذلك الشكر الوافر الى كل من حجة الإسلام حقيقت وحجة الإسلام جهاني وايضاً أتقدم باسمى آيات الشكر والتقدير الى كل من سماحة حجة الإسلام العسكري الممتاز سكرتير اللجنة الدولية وحجة الإسلام الدكتور جابر المحمدي والدكتور رئيس أعظم وبقية الأخوة والأصدقاء في داخل وخارج الجمهورية الإسلامية الإيرانية على مابذلوه من تعاون صادق .

وما توفيقي الإ بالله

محمد يعقوب البشوي

الحوزة العلمية في قم المقدسة

٢٤ ربيع الاول ١٤٤٣

۱. أنموذ التحول الثقافي الاجتماعي في منظور القرآن الكريم

دارمی ابوبکر[۱]

إنّ أُطروحتنا هذه تحت عنوان (أُنموذج التّحوّل الثقافي الاجتماعي في منظور القرآن الكريم ،مباني، مراحل ومجالات) في بيان مباني ومراحل ومجالات عمليّة التحوّل الثقافي الاجتماعي في القرآن ، علماً أنّه قد تبنى على الفطرة والعقل البشري والايمان بالله والعدالة الاجتماعيّة والتدرّج في التّشريعات ووحدة القلوب و تأمين الحاجات البشريّة الواقعيّة المعنويّة والماديّة و العُرف الحسن وحُرّيّة الالتزام و القيم والأخلاق الساميّة، وقد أثّر كلّ من هذه المباني على حياة الفرد والمجتمع ، و كذلك مرّت عمليّة التحوّل بمراحل عديدة - خلال مسيرها - في تحوّل ثقافة الفرد والمجتمع. وهدفنا العلميّ في هذه الرسالة هو تلسيط الضّوء على الهدف المحوري لنزول القرآن وتصحيح المفاهيم الخاطئة من مفهوم ثقافة القرآن، أمّا هدفنا العمليّ فيها هو السعي الحثيث لتطبيق ثقافة القرآن في حياة الفرد والمجتمع ، وتدريسها في الجامعات والمدارس العلميّة. وتمتاز الرسالة بجمع المبائ العامّة والخاصّة للتّحوّل الثقافيّ، مع بيان جميع المراحل الاصلاحية الأربع : (مرحلة البيان، والابطال والاصلاح و الخلق الثقافي) ، وقد سلكت الدّراسةُ المنهج الوصفي و التحليلي والاستنباط من القرآن والروايات وأقوال المتخصّصين في الموضوع ، و النتيجة التي توصلنا إليها هي : أنّ الأُنموذج التّحوّل الثقافي الاجتماعيّ في القرآن تتحلّى بالشّموليّة والجامعيّة و النظم والهداية، و أنّ الانسان محور التحوّل والتغيير الاجتماعيّ، وأنّ نجاح عمليّة التحوّل مشروط بتطبيق الوحي المُقدس الذي بمثابة الطريق بين الانسان وربّه، وأنّ لعمليّة التّحوّل مراحل تطبيقيّة، بدءا من الفرد ثم الأسرة ثم العشيرة ثم المجتمع ثم العالم، و قد اشتمل التّحوّل جميع أبعاد الحياة الثقافية الاجتماعيّة والاعتقاديّة والاقتصاديّة والسّياسيّة و القيم والعلاقات الاجتماعية بالعدالة الاجتماعيّة والتكافل الاجتماعيّ، وأنّه لا بُدّ من حماية التّحوّل بتأسيس الحكومة الاسلاميّة، مع أركانها التنفيذيّة والتّشريعيّة والقضائيّة، و تشريع الجهاد دفاعاً عن الاسلام، والقيام بالأمر بالمعروف والنّهي عن المُنكر، حفاظاً للنّظام العام وتأميناً لحياة الفرد والمجتمع.

الكلمات المفتاحيّة: القرآن الكريم، الأنموذج، التّحوّل الثّقافي الاجتماعي، المباني، المراحل.

---

۱. ساحل عاج (دكتورا تفسير)

۲. بیان القائد في الخطوة الثانية للثورة ومباني نمط الحياة الاسلامي وفقا لسيرة حياة السيدة الزهراء ﷺ

نهى القطراني

المستخلص:

ان البحث في بيان القائد في الخطوة الثانية للثورة ومباني نمط الحياة الاسلامية وفقا لسيرة السيدة الزهراء ﷺ تنبع اهميته من حاجة العالم اليوم الى تغيير اساسي مبتن على قواعد اسلامية رصينة متجددة واصيلة غير رافضة للحداثة والتطور وفي الوقت ذاته غير متنكرة لمبادئ الدين الحنيف، ذلك ان الخطوة الثانية للثورة وبحسب بيان القائد تؤسس لحضارة اسلامية متكاملة يتكرس فيها الجهود على بناء الانسان اولا، وذلك عبر نمط حياة اسلامي متزن، وان حياة السيدة الزهراء ع يمكنها ان تشكل انموذجا متكاملا للنهوض بالانسانية الى الرقي والعلياء كونها تقدم لنا الاسس المتينة للانطلاق بالانسانية على سلم الكمال في جميع الازمنة والاوقات، وفى هذه المقالة بحثنا مبانى نمط الحياة الاسلامى التي تعكسها لنا السيرة العطرة لسيدة نساء العالمين فاطمة الزهراء بنت النبي الاعظم محمد صلوات الله عليه وعلى اله.فكانت عبارة عن خمس مبان اساسية كالتالي:الرؤية الكونية التوحيدية والتي تعتبر اساس متين يؤسس عليه الانسان نضرته لنفسه وللحياة وللكون من حوله، و،مبنى العقلانية والتناغم مع الفطرة، ومبنى الهادفية والغائية،ومبنى الاعتدال والموازنة،واخيرا مبنى الاخلاقيات والرحمة،والذي خصص له فقرة مستقلة في بيان القائد لاهميته وحيويته في التاسيس لنمط حياة اسلامي اصيل.

الكلمات المفتاحية: السيدة الزهراء ع، بيان القائد، مباني نمط الحياة، الخطوة الثانية للثورة، الرؤية الكونية.

۳. المبادئ الأساسية الثلاثة للسلام العالمي في نظر الإمام علي عليه السلام

فدا حسين الحليمي [۱]

محمد يعقوب البشوي

التمهيد

إن فلسفة الحياة الإجتماعية والفردية في المجتمع تقوم على أساس السلام والأخوّة، ومن هذا المنطلق نجد رسالة السلام في القرآن وفي سيرة أمير المؤمنين الإمام علي عليه السلام.

في القرآن الكريم وفي أحاديث أمير المؤمنين عليه السلام، هناك ثلاثة مبادئ ذهبية لإحلال السلام بين مختلف البلدان والأمم والمجتمعات، وهي في غاية الأهمية، فهي عبارة:

إحترام حقوق الإنسان، وإحترام شخصية الآخرين، وقبول حقوق الآخرين؛ وهي مبادئ يمكن، إذا تم الالتزام بها، أن تضع الأساس للأمن والرفاهية والسلام الدائم في المجتمعات البشرية.

يدعو الإسلام البشر جميعًا إلى المصالحة والسلام، وفي هذا يرى بقاء الإنسانية، وهو دليل على قدرة الإسلام وسعته على الرغم من كل اختلافاته، فإنه يدعو أهل الكتاب إلى الوحدة والتضامن على أساس كلمة واحدة فقط. في الإسلام الحرب ضرورية عندما يضيع مجد الإسلام في أيدي الأعداء ويريد العدو تدمير الإسلام ويسعى لتحقيق هذا الغرض فقط.

لقد ساوى الإسلام قتل الإنسان بقتل جميع البشر وخلاص الإنسان على أنه خلاص البشرية جمعاء، مما يدل على أهمية الأمن في الإسلام ويكشف عن روح احترام الإنسانية في الإسلام.

الكلمات المفتاحية: القرآن الكريم، الإمام علي، المبادئ الذهبية الثلاثة، السلام، المصالحة، احترام حقوق الإنسان، احترام الشخصية، إعطاء الآخرين حق الحياة.

---

۱. (الدكتوراه فى التفسير و علوم القرآن و الاستاذ في جامعة المصطفى العالميّة و جامعة آل البيت 786@yahoo.com)

۴. عقيدة ختم النبوة عند الميرزا غلام احمد القادياني(عرض و تحليل و نقد)

مصطفى علي فخري[۱]

الخلاصة:

تنبأ الميرزا غلام أحمد القادياني قبيل القرن العشرين الميلادية في الهند بإيعاز من دولة البريطانيا المحتل آنذاک و أضل جمعا من المسلمين ولا زال هذه الحركة موجودة بإنتظام في كثير من الدول بإسم الأحمدية وبما أن عقيدة ختم النبوة على النبي الأكرم محمدﷺ و سلّم عقيده قرآنية إسلامية مسلّمة و مجمع عليها عند جميع فرق المسلمين و ردُّ هذه العقيدة ملازم للإرتداد و الخروج عن دائرة الإسلام و دعوة القادياني مصداق لذلک، فاحتاج هذا المتنبي إلى توجيهها و تصحيح نبوته الجديدة فحاول محاولات زائفة في هذا السبيل و اشاريه ما قام به عدة أمور :منها : تفسيره و تاويله للآيات القرآنية الدالة على ختم النبوة (كالآية ۴۰ من سورة الأحزاب) بما يلائم و يساعد دعواه و إرائة نوع جديد من النبوة كالنبوة الظلّية ، البروزية ، المثلية و غيرها، و تفسير الآيات في ضوئه حتى يصحح نبوته مع الحفاظ على عقيدة ختم النبوة!.منها : تلاعبه في بعض المفاهيم الإسلامية و القرآنية العامة المتواترة و تغييرها إلى ما يناسب مدعاه و تطبيقها على نفسه كنزول المسيح ع و المهدي في آخر الزمان فيطرح نفسه أنه هو المسيح و هو المهدي و يحاول أن يجعلهما شخصا واحدا.

منها : ادعاه بنزول الوحي و الإلهامات عليه من قبل الله عزوجل و كونه مبشرا و محدّثا، و كلما لم يجد دليلا و لو ضعيفا لإثبات مطلوبه أو صار محكوما في قضية يتمسک هذا الطريق و يقول الله قال لي كذا!. و إخباره عن مغيباتٍ ستحصل في المستقبل تحديا لإثبات حقانيته و صحة نبوته و كون هذا الإنباء من قبل الله عزوجل بالوحي والالهام فلا يتخلف فإذا لم تتحقق فليس بنبي، و بالفعل كرارا و مرارا لم يتحقق هذه الإخبار في الخارج و بطلت نبوته و ثبت كذبه حسب تحديه !. و جميع ادلته قابلة للرد و النقاش و كثير من مؤلفي أهل السنة قاموا

۱. (طالب مرحلة الدكتوراه في جامعة آل البيت ع) FAKHRI2012@GMAIL.COM ۰۰۹۸۹۳۳۴۰۳۰۲۷۷

بذلک و لكن حصة الشيعة في ذلک قليل بينما التراث الغني الشيعي أولى بالإجابة عن إدعائات و أدلة هذا المتنبي الهندي و قمنا في هذا المقال بالإجابة عن أدلته و رد عقيدته مستلهما من القرآن الكريم و كلمات أهل البيت عليهم‌السلام و علماء المذهب الحقة الإمامية.و السؤال الأساسي لهذا المقال : ما هي عقيدة الميرزا غلام أحمد القادياني في ختم النبوة و ما هو الرد لها ؟

الكلمات الأساسية: ختم النبوة، الميرزا غلام أحمد القادياني، المسيح ، المهدي .

۵. المدينة المهدوية والحضارة الإسلامية(مدينه مهدوى وتمدن اسلامى)

سيد عباس حسينى[1]

النبيّ الأكرم ﷺ هو المؤسس للحضارة الإسلامية، وكانت مدينة الرسول عاصمة هذه الحضارة. وقد انتشرت هذه الحضارة إلى أقصى نقاط العالم عبر القرون، واستفادت البشرية من معطياتها. يستفاد من النصوص الدينية أنّ هذه الحضارة ستعاد بشكل أكمل وأتمّ بعد ظهور الإمام المهدي عليه السلام الذي يتفق على ذاته الشيعة والسنة معا، وأن الأديان جميعا تتفق بمجيء المصلح العالمي قبل نهاية العالم. الخطوة الثانية للثورة الإسلامية تهدف الوصول إلى المدينة المهدوية بشكل ممكن في عصرنا الراهن وتقديم التمهيدات اللازمة للمدينة المهدوية حتى تتحقق أسسها بيد صاحبها عليه السلام.

المقال هذا يبحث عن المدينة المهدوية كأرقى حضارة إسلامية ستتحقق بيد الإمام المهدي عليه السلام وأنها هي الأسوة لجميع المدن الإسلامية ولا سيما للجمهورية الإسلامية كونها أسست باسم هذا الإمام. تطرّق المقال إلى صراع الحضارات وخصائص المدينة المهدوية وأشارت بالتفصيل إلى الوضع المادي والمعنوي لهذه المدينة استقراء من النصوص الدينية لتكون أسوة أمام الحكومات الدينية.

المفردات الدلالية: الحضارة، صراع الحضارات، الحضارة الإسلامية، الإمام المهدي عليه السلام، المدينة المهدوية.

---

۱. طالب الدكتوراة قسم الفلسفة من جامعة المصطفي صلى الله عليه وآله العالمية

ايميل: harisabiorsing5@gmail.com رقم الاتصال: ۰۹۳۵۵۲۹۶۷۵۷

۶. عزاء الحسینی علی ضوء کلام الإمام الرضاء ﷺ

ممتاز حسین کهرمنگی

الخلاصة:

عاشوراء عنوان للمسلک و المدرسة و طریق الی الله، وهی لیس اسم خاص لیوم بل هی مصداق لایام الله و هی تهدی الناس الضال الی الله تعالی، و حیات هذه العاشوراء و بقائها بالعزاء و البکاء و النیاحة، و العزاء لأهل البیت ﷺ، هی اظهار مودتهم و محبتهم عملا، و صورة هذه العزاء و شکلها الظاهری الذی مقبول و مؤید بسیرة رسول الله صل الله علیه و آله وسلم و الإئمة ﷺ و امهات المؤمنین و اصحابهم، هو الجزع و البکاء و انشاد المراثی و المصائب مع قیام مجالس العزاء، و هذه العزاء و البکاء المشروعة فی الاسلام و المنقولة فی کتب التواریخ علی نوعین؛الاول: العزاء قبل شهادة الحسین ﷺ و الثانی: العزاء بعد شهادة الحسین ﷺ.

و الغرض الاصلی لهذه المقالة هو بیان القسم الثانی من هذین القسمین المذکورین، و لکن هذا الموضوع ایضا طویل جدا و مفصل، لهذا نحن نرسم و نبیّن عزاء الحسینی علی ضوء کلام الإمام الرضاء ﷺ، فقط.الإمام الرضاء ﷺ کان یهتم اهتماما خاصا لقیام العزاء و البکاء لجده الحسین ﷺ و اصحابه، و کان یقیم مجالس العزاء و یجلس مع اصحابه و عیاله و کان یحب ان ینشد المراثی و المصائب و القصائد و کان یأمر بالبکاء و الحزن و الألم، و جاءت فی کلامه ﷺ، اهمیة العزاء و صورة قیامها و ثوابها و ضرورة قیامها و فوائده.

الکلمات المفتاحیة: عزاء الحسینی، الإمام الحسین ﷺ، الإمام الرضاء ﷺ، الاحادیث، اهمیة العزاء و ثوابها و فوائدها.

۷. المساواة بين الزوجين من وجهة نظر القرآن

دارمی ابوبکر (ساحل عاج)[۱]

ملخص البحث

إنّ النظام القرآني والنظام الحقوقي العاجي، مبنيان - في الحياة الزوجيّة – على أصل المساواة بين الزّوجين في الحقوق المالية وغير المالية، غير أن القانون العاجي يعتبر قضيّة المساواة بين الزوجين أصلا أساسيا مطلقا بلا قيد ولا حدود، أما النظام القرآني فإنّه قبِل العدالة مطلقا ، أما المساواة فقد قبلها في بعض الأمور وقيّدها في بعض، ذلك في الأمور المالية كما في المهر والنفقة والقيام بتكاليف الأسرة، وفي حقوق غير المالية كحقّ إدارة الأسرة والطاعة وحقّ التعدّد، وإن كان (لهنّ مثل الذي عليهنّ) إلاّ أنّ (للرّجال عليهنّ درجة) والحكمة في ذلك هي أن يتمّ سير النظام في الحياة الزوجية والأسرة على إدارة قيّمة، وقد سلك البحث المنهج الوصفي في بيان المقايسة والمقارنة بين النظامين ، والنتيجة التي توصلنا إليها هي وجود تفاوت أساسي بين النّظامين (القرآن والقانون) هو أنّ مبنى التشريع في القانون العاجي من إرادة البشر والدولة، وأما مبنى التشريع في القرآن الكريم هو إرادة الله وشرعه، وأنّ نظرية الدولة الى الزوجين تختلف عن نظرية القرآن اليهما، وأنّ تعيين حقوق الزوجين على أساس مبنى وأصول أحد النظامين.

المفردات المفتاحية: المساواة، الزوجان، القرآن، النظام الحقوقي، القرآن الكريم.

۱. دكتورا تفسير drameaboubacar2000@gmail.com .

۸-تحليل ودراسة أسلوب الإيجاز بالحذف في سورة القصص

موسى دياباته

الملخص

يساعدنا هذا البحث في معرفة بلاغة القرآن الكريم، وإعجازه البياني،لا سيماالإيجاز على وجه الخصوص، وبيان عظمة القرآن من ناحية البلاغة. وكذالك يساعدنا على الدفاع عنه، وعلى إثبات قوله تعالى:(لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد). وكذالك الإجابة عن شبهات بعض المشككين والمستشرقين الذين يضربون القرآن الكريم ويطعنونه بالضعف اللغوي. وقد اخترنا موضوع (تحليل ودراسة أسلوب الإيجاز في سورة القصص)، ونريد من ذالك أن نجيب عن هذا السؤال:ما هي مواضع الإيجاز بالحذف في سورة القصص؟. والمنهج المتبع في هذا البحث هو المنهج الوصفي التحليلي الإستقرائي. وقد استعمل الإيجاز في القرآن الكريم، وهو وجه من وجوه الإعجاز، وكذالك هناك صور كثيرة للإيجاز بالحذف في سورة القصص، وقد استعلت أنواع الحذف كثيرة في هذه السورة.

الكلمات المفتاحية: البلاغة،الإيجاز،الإيجاز بالحذف،الإعجاز،سورة القصص.

۴

چکیده مقالات به زبان روسی، فرانسه و آلمانی

Три принципа, для создания мира и братства между народами, в высказываниях имама Али (а).

Вадим Абаскулиев(abbasi85@mail.ru)[1]

Сокращенно

Философия общественной и индивидуальной жизни с точки зрения религии основана на перемирии и братстве,

в священном Коране и в высказываниях имама Али (а) мы встречаем аяты и хадисы, в котором говорится о перемирии и братстве.

Ислам призывает мусульман в общественной жизни жить в братстве, если обратить внимание на долгое 25-летнее терпение имама Али (а), что Он сам на деле показал , и ради перемирия потерпел 25 лет.

В Коране и в высказываниях имама Али (а) есть три принципа для установления мира между странами, народами и обществами, что очень важно

1.Принцип уважения прав всех людей.

2. Принцип уважения людей.

3. Принцип то что, все люди имеют право жить и этот принцип является ключевым, и соблюдая этот принцип люди будут жить в безопасности и в благополучии.

---

۱. سه اصل برای ایجاد صلح وبرادری بین مردم، درسخنان حضرت علی علیه‌السلام.

وادیم عباس قلی یو

Ислам призывает всех людей к братству и перемирию, Ислам не только мусульман призывает, но и христиан и иудеев к единству, на основе этих принципов.

В исламе война необходима только в том случае, если ценности и величие Ислама попадёт в опасность. Ислам приравнивает убийство одного человека с убийством всех людей, и спасение одного человека со спасением всего человечества, тем самым хочет сказать, что на столько важную роль играет перемирие и братство в

Исламе, и этот принцип является необходимым в обществе.

چکیده مقالات به زبان فرانسه

1. Le chiisme dans le septième verset de la sourate al bayynat selon la vision des deux tendances islamiques.

یحیا یورغو

Avant-propos

Le bien que du mal sont deux faits qui existent pour perpétuellement, l'un en face de l'autre dans le passe et dans le présent. Depuis très longtemps les partisans de la vérité sont les meilleures créatures et les partisans du faux et Satan sont les pires créatures. Dans le verset sept de la sourate bayynat, ces deux réalités y existent (meilleure créature et pire créature).

Dans cet ouvrage nous ferons de notre possible pour présenter des documents acceptés de tous et de tout bord. Plusieurs hadiths rapportés par les deux tendances à propos du septième verset de la sourate al bayynat, l'imam Ali ibn abu talib et ses compagnons sont illustrés. Ces hadiths ont été rapportés par plus de trente-cinq personnes. À forte de rapporter ces hadiths ils ont été nommé extraordinaire. Les chercheurs ont démontré que les hadiths qui montrent l'origine et la chaine de transmission de la révélation du verset sont toujours restées la base de la reconnaisse des partisans de l'imam Al ibn abi talib depuis des années.

Les mots clés : meilleure créature, pire créature, deux tendances, contradictoire et analyse.

2. Les trois principes de base de la paix mondiale dans la vison de l'Imam Ali (as)

le correcteur: Mr Diabaté Moussa[1]

Indice:

La philosophie de la vie collective et individuelle en société est basée sur la paix et la fraternité et en raison de ce principe, le message de paix se trouve dans le Coran et la biographie d'Amir al-mu'minin Imam Ali (as). La paix dans la vie sociale Et même la patience de 25 ans de l'imam Ali doit être considérée sous le même angle.

Dans le Coran et les paroles d'Amir al-mu'minin (psl), il existe trois principes d'or importants pour créer la paix entre différents pays, nations et sociétés. Le respect des droits de l'homme, le respect de la personnalité d'autrui et l'acceptation des droits d'autrui sont des principes qui, s'ils sont observés, peuvent jeter les bases de la sécurité, du bien-être et d'une paix durable dans les sociétés humaines.

L'Islam invite tous les êtres humains à la réconciliation et à la paix et c'est en cela que la survie de l'humanité est connue. La guerre n'est nécessaire que lorsque la gloire de l'Islam est perdue entre les mains des ennemis et que l'ennemi veut la destruction de l'Islam et s'efforce dans ce but. L'Islam a assimilé le meurtre d'un être humain au meurtre de tous les êtres humains et le salut d'un être humain au salut de toute l'humanité, ce qui montre l'importance de la sécurité dans l'Islam et révèle l'esprit de respect de l'humanité dans l'Islam.

۱. سطح چهار زبان وادبیات عربی diabatemoussa367@gmail.com

چکیده مقالات به زبان آلمانی

Die drei Grundprinzipien des Weltfriedens in den Augen von Imam Ali (as)

Stephan Friedrich Schäfer[1]

Abstrakt:

Die Philosophie des kollektiven und individuellen Lebens in der Gesellschaft basiert auf Frieden und Brüderlichkeit und deshalb ist das Prinzip der Friedensbotschaft im Koran und der Biographie von Amir al-mu‘minin Imam Ali (as) enthalten. Frieden im sozialen Leben Und auch die 25-jährige Geduld Imam Alis ist in diesem Aspekt zu sehen.

Im Koran und in den Aussprüchen von Amir al-mu‘minin (saws) gibt es drei sehr wichtige goldene Prinzipien um Frieden zwischen verschiedenen Ländern, Nationen und Gesellschaften zu stiften. Achtung der Menschenrechte, Persönlichkeit und Rechte Anderer sind Prinzipien deren Beachtung die Grundlage für Sicherheit, Wohlergehen und dauerhaften Frieden in menschlichen Gesellschaften sind.

Der Islam lädt alle Menschen zu Versöhnung und Frieden ein und darin ist der Schlüssel für das Überleben der Menschheit. Krieg ist nur dann notwendig wenn die Herrlichkeit des Islam in den Händen der Feinde verloren geht und der Feind die Zerstörung des Islam will und danach strebt. Der Islam hat den Mord eines Menschen mit der Ermordung aller Menschen und die Errettung eines Menschen mit der Rettung der gesamten Menschheit gleichgesetzt was die Bedeutung der Sicherheit im Islam und den Respekt vor der Menschlichkeit im Islam zeigt.

Schlüsselwörter: Heiliger Koran, Imam Ali, Drei goldene Prinzipien, Frieden, Versöhnung, Achtung der Menschenrechte, Achtung der Persönlichkeit, Anderen das Recht auf Leben geben.

1. (Doktor-Student Mustafa International University Qom)schaefer001@gmail.com

۵

چکیده مقالات به زبان آذری، هندی، بنگالی، اندونزیایی، برمه ای، بلتی، تاجیکی،ترکی وسندی

1-Şərqşünaslar baxımından İslam Peyğəmbərinin (s) döyüşləri

Tərlan Seyfullayev[1]

Xülasə

Bəzi şərqşünaslar cihadı Məhəmmədin (s) davamçılarını yoxsulluq və səfalətdən qurtarmaq üçün təklif etdiyi bir həll yolu kimi qiymətləndirirlər. Onlar bu şərqşünaslardır; Filip Hitti, Villiam Montgomery Vatt, Dvayt Donaldson, Lene Pul Stanli, Temos Veker Arnold.

Riven Faesten və bir şox şərqşünaslar Peyğəmbərin (s) cihad əmrini Hicazın yeni müsəlmanlarında mövcud olan mübariz və talan ruhuna bir cavab olaraq, qəbul edirlər.

Devid Yum, Humbert, Robert. A. Yum, Robert Marriy, Vilyam Muiyə, Hamfri Peridoks və digər Şərqşünaslar İslam dinini digər dinlərin ardıcıllarını əzmək üçün cihad gətirən şiddət dini hesab edirlər.

Bazurs, Robet Bin, Asma Afsaruddin, Papa Benedikt və bəzi Şərqşünaslar, Peyğəmbər (s) və müsəlmanların müharibələrin məqsədi İslam dinini yaymaq olduğuna inanırlar.

Con Deyvin Purt, M. Savari, R. F. Boodli, Rəzəvi Fizer və bəzi Şərqşünaslar, İslamı yaymaq üçün ilk İslam müharibələrinin qaçılmaz olduğuna inanırlar.

Açar sözlər: Quran, Peyğəmbər, İslam, Cihad, Şərqşünas.

---

1. seyfi14@mail.ru.

2-VƏHY

Tərlan Seyfullayev[1]

Xülasə

Ərəb dili lüğətində "Vəhiy" sözü üçün bir çox mənalar qeyd olunmuşdur. Məsələn; söz, yazı, rəmzli işarələr, ilham olmaq və s . Lakin terminoloji mənası isə Allah-taalanın müəyyən hədəflər əsasında öz Peyğəmbərlərindən birinə qeri adi bir yolla həmçinin öz yaxın mələyi və ya digər bir vasitələrlə çatdırdığı söz, fərman və göstərişə vəhy deyilir. Vəhy Quranda mələklər, şeytanlar, insan, heyvan və yer haqqda işlədilmişdir.

Vəhyin ən çox istifadə olunduğu yer Peyğəmbərlər haqqındadır. Vəhy bu mənada Qurani-kərimdə 70-dəfədən artıq işlədilmişdir. Vəhy sözü digər mənalarda və digər yerlərdə çox az işlədilmişdir.

Allah-taala ilə Peyğəmbərlər arasında olan vəhy üç halda həyata keçmişdir.

Heç bir vasitə olmadan nazil olan vəhylər, səs icad etmək və Mələk vasitəsi ilə nazil olan vəhylər:

Açar sözlər: Vəhy, Quran, ilham, peyğəmbər, sehr.

1. seyfi14@mail.ru.

3-QURANIN ADLARI VƏ VƏSFLƏRİ

Tərlan Seyfullayev[1]

Xülasə

Müfəssirlər və Quran alimlərinin nəzərləri Quranın adlarının sayında müxtəlifdir. Ancaq Qurani-Kərimin dörd adı Quranda zikr olunmuşdur. Onlar Quran, Kitab, Zikr və Furqan adlarıdır. Həzrət Peyğəmbərin (s) zamanında Quran və Kitab adları çox istifadə olunmuşdur. Quran və Kitab adları həzrət peyğəmbərdən (s), həzrəti Əlidən (ə) və O, həzrətin səhabələrindən olan hədislərdə geniş surətdə istifadə olunub. Həzrət peyğəmbər (s) buyurub: Fitnələr gecənin qaranlığı kimi, sizə üz gətirəndə Qurana müraciət edin. Digər bir hədisdə buyurur: Mən sizin aranızda iki qiymətli (ağır) şey qoyuram Allahın kitabı və Əhli-beytimi. Quranın vəsfinə gəldikdə isə Quranda, Quran üçün çoxlu vəsf zikr olunmuşdur. Biz onlardan iyirmi doqquzunu burada qeyd etmişik. Adların və vəsflərin arasında fərq qoymamaq, digər bir tərəfdən adları seçməkdə metodların fərqli olması nəzərlərin müxtəlif olması ilə yekunlaşıb.

Açar sözlər: Quran, Furqan, Kitab, Zikr, Tibyan, Həkim.

1. seyfi14@mail.ru.

4- İmam Əlinin (ə) görüşündə xalqlar arasında sülh yaratmağın üç əsas prinsipi

Seyid Azər Əhmədoğlu

Xülasə

Dinin fərdi və ictimai həyat fəlsəfəsi toplumdakı sosial sülh və qardaşlığa bağlıdır. Bu prinsipə əsasən, Quranda və Əmirəl-möminin Əlinin (ə) kəlamlarında, eləcə həyat tərzində sülh fenomeninə böyük dəyər verilmişdir. İctimai həyat xüsusunda İslam sülh şəraitində birgəyaşayışa təkid edir. Hətta İmam Əlinin (ə) 25 illik səbrinə bu prizmadan baxmaq lazımdır.

Quranda və Əmirəl-möminin Əlinin (ə) kəlamında ölkələr, xalqlar və ayrı-ayrı cəmiyyətlər arasında sülhün bərqərar olmasından ötrü üç əsas prinsip gözə dəyir. Bu prinsiplər olduqca önəmli və həlledici status daşıyır; bəşər hüquqlarına riayət prinsipi, başqalarının şəxsiyyətinə hörmət prinsipi və bir də cəmiyyətin rifah və təhlükəsizliyinin qarantisi olan başqalarının yaşamaq hüququnu qəbul etmək prinsipi.

İslam bütün insanları sülhə, dostluğa dəvət edir və hətta kitab əhlini yalnız bir kəlmə ilə vəhdətə və ittifaqa səsləyir. İslamda savaş yalnız bir halda, düşmən tərəfindən İslamın əzəmətinə xələl gətirildikdə vacib olur. İslam bir nəfərin qətlini bütün bəşərin qətlinə bərabər tutur, bir nəfərin xilasını bütün bəşəriyyətin nicatı kimi qiymətləndirir. Elə bu minvalla sülhün dəyərini hər kəsə bəlli etmiş olur.

Açar sözlər: İmam Əli (ə), üç prinsip, sülh üçün zəmin yaratmaq, bəşər hüquqlarına riayət, başqalarının şəxsiyyətinə hörmət, başqalarının yaşamaq hüququnu qəbul etmək.

چکیده مقالات به زبان هندی

१. के दृष्टिकोण से इस्लामी उम्मा के जागरण में नेतृत्व की शर्तें और इसकी भूमिका

मुहम्मद याकूब बशवि
तुलनात्मक व्याख्या में पीएचडी छात्र, अल-मुस्तफा इंटरनेशनल सोसाइटी
सैयद बाकर एलिया रिज़वि
(पढ़ने के विज्ञान और प्रौद्योगिकी में पीएचडी छात्र, अल-मुस्तफा इंटरनेशनल सोसाइटी)

baqaraliya72@gmail.com

۰۹۳۵۴۲۲۱۳۳۸

समीक्षा:

पवित्र कुरान कुछ महत्वपूर्ण स्थितियों को संदर्भित करता है जो इस्लामी जागृति को बनाने, बनाए रखने और बनाए रखने में निर्णायक भूमिका निभाते हैं। इस क्षेत्र में और विश्व स्तर पर इस्लाम, और ऐसी चीजों में नेताओं और राष्ट्रों की भूमिका, इस तरह की पहचान और लागू करना आवश्यक लगता है शर्तें।

अंतर्दृष्टि, दृढ़ता, धैर्य और सफलता जैसी विशेष परिस्थितियों के बिना, नेतृत्व शपथ ग्रहण करने वाले शत्रुओं का विरोध करने, अपनी रक्षा करने और राष्ट्रों की मूल्यवान उपलब्धियों की रक्षा करने में सक्षम नहीं होगा। समान शर्तों के साथ, राष्ट्रों के लिए। यह है यह भी आवश्यक है, उनके बिना, वांछित लक्ष्य संभव नहीं होगा। राष्ट्रों के भाग्य में नेतृत्व की एक चलती इंजन की भूमिका होती है। राष्ट्रों के समझौते या गैर-समझौते की डिग्री उनके निर्णयों और मानसिक स्थितियों पर निर्भर करती है। एक का उद्भव इस्लामी मूल्यों और अहंकार विरोधी भावना पर आधारित नए मध्य पूर्व ने कुरान के दृष्टिकोण से इस्लामी जागृति में नेतृत्व की स्थितियों और भूमिका की जांच करने की आवश्यकता को दोगुना कर दिया है।

कीवर्ड :स्थितियां, नेता, भूमिका, इस्लामी जागरण, उम्माह, विकास।

२-मुस□मानो□की आपसी एकता

)इस्लामी सुप्रीम □ीडर, आयतुल्लाह ख़ामेनई की नज़र में(

अज़ीज़ा फातमा सबूही[1]-मासूमा हैदर[۲]

परिचय:

जिस मुद्दे पर बहुत काम करने की ज़रूरत है, वह मुसलमानों के बीच एकता यानी इत्तिहाद का मुद्दा है। यह मसअला बहुत सी ग़लतफहमियों का शिकार है जिसकी वजह से बहुत से मुसलमान इसे समझ नहीं पाते हैं और और ना इस की तरफ बढ़ पाते हैं। इसीलिए इसे और ब्यान करना ज़रूरी है। इंकलाब इस्लामी के सुप्रीम लीडर ,इमाम ख़ामेनई ,अपनी तक़रीर में कहते हैं कि इसमें शक नहीं के मुसलमानों की आपसी एकता) इत्तिहाद बैने मुस्लिमीन(की ज़रूरत आज गुज़रे हुए सालों से बहुत ज़्यादा है और जहाँ हम पहुंचना चाहते हैं वहाँ तक पहुंचने के लिए काफ़ी रास्ता बाक़ी है।

हर कदम उठाने वाले के लिए ज़रूरी है के पहले वो जाने कि उसकी मंज़िल क्या है? क्यों और कैसे इस मंजिल तक पहुंचना चाहिए? और एक सवाल जो कुछ लोगों की जबान पर ,और बहुत लोगों के दिल में आता है, वह ये, कि क्या इस इत्तिहाद तक पहुंचने का मतलब अपने दीनी अक़ीदे को बदलना और अपनी मुक़द्दस चीजों को भुला देना है या कुछ और ?

इस तहरीर में इमाम ख़ामेनई की तक़रीरों और विचारों की रौशनी में अपने सवालों के जवाब निकालने की कोशिश की गई है।

मुख्य शब्द) की -वर्ड :(एकता, इत्तिहाद बैने मुसलेमीन, वहदत, इस्लामी सुप्रीम लीडर, आयतुल्लाह ख़ामेनई

---

1. afsuboohi@gmail.com.دانشجوی دکتری تفسیر تطبیقی بنت الهدی

2. masooma.heidar@gmail.com.کارشناسی ارشد مطالعات هند

چکیده مقالات به زبان بنگالی

১. সূরা কাউসার সম্পর্কে শিয়া ও সুন্নী সূত্রে বর্ণিত রেওয়ায়েতসমূহের মধ্যে তাত্ত্বিক বিশ্লেষণ

মূল :ডা: মোহাম্মাদ ইয়াকুব বাশাভি

অনুবাদ: মোহাম্মাদ মজিনুর রহমান

বিশিষ্ট ও খ্যাতনামা মুফাসসিরগণ পবিত্র কোরআনের সূরা কাউসারের প্রথম আয়াতে

«إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ»

বর্ণিত কাউসার শব্দের অর্থ ও উপমা প্রসঙ্গে নানাবিধ মতামত ও দৃষ্টিভঙ্গি প্রকাশ করেছেন। অবশ্য সেগুলোর মধ্যে বেহেশতি ঝর্ণা, প্রস্রবণ, অভূরন্ত কল্যাণ প্রভৃতি অর্থসমূহ মনীষীগণের নিকট তুলনামূলক বেশি পরিচিত। কিন্তু বাস্তবতার দিক থেকে এ অর্থগুলো যদি কাউসারের ব্যাখ্যা হিসেবে গ্রহণ করি, তবে সূরা কাউসার নাযিলের প্রেক্ষাপট প্রসঙ্গে বর্ণিত শিয়া ও সুন্নী মাযহাবের রেওয়ায়েতসমূহের মধ্যে বড় ধরনের তারতম্য আমাদের চোখে পড়ে। অনেকে তাফসিরবিদ এক্ষেত্রে বেহেশতি ঝর্ণা বা নদ বিষয়ক যে সব রেওয়ায়েত বর্ণিত হয়েছে, সেগুলোকে সনদের দিক থেকে দূর্বল হিসেবে অভিহিত করেছেন। অসামঞ্জস্যপূর্ণ ব্যাখ্যা, মূল আয়াতের সাথে সংঘার্ষিক হাদীস ও রেওয়াত বর্ণনা, নাযিল সংক্রান্ত রেওয়ায়াতসমূহের মধ্যে বৈপরিত্য প্রভৃতি এক্ষেত্রে উল্লেখযোগ্য। সুতরাং, এ ধরনের মতামত ও দৃষ্টিভঙ্গী কখনো সূরা কাউসার নাযিলের বিদ্যমান বাস্তব অবস্থার সাথে সাযুজ্যপূর্ণ নয় এবং এগুলো কাউসারের প্রকৃত অর্থ, উপমা ও দৃষ্টান্ত হতে পারে না। উপরন্তু এ সম্পর্কে অনেকে মুফাসসিরের বক্তব্য আলোচিত আয়াতের সাথে কোন সম্পর্ক রাখে না। বরং এক্ষেত্রে তারা এক ধরনের মিশ্রিত বর্ণনা নিয়ে এসেছেন। এসব অভিমতগুলোর মাঝে কিছু অভিমত কাউসারের পরকালীন দলিল হিসেবে গ্রহণ করা যায়।

অনকে দললি ও সাক্ষ্য এটা প্রমাণ করে যে, কাউসাররে প্রকৃত অর্থ এবং নাযলিরে সময়রে প্রক্ষেতি ববিচেনায় এ সূরার বর্ণতি কাউসার মূলত **রাসূলুল্লাহর**)সাঃ(সন্তানগণ বা বংশধরকইে বুঝান হয়ছে। আর এই অভমিতরে দুটি বশৈষ্টে দকি রয়ছে-

ক- ধর্মীয় মূল্যবােধরে সংরক্ষণ ও অক্ষুন্নতা বজায় রাখা

খ- ধর্ম বরিােধী গােষ্ঠীগুলােকে ব্যর্থ করে দওেয়া

আবার কউে কউে কাউসাররে পরপিূর্ণ উপমা হসিবে নবী নন্দনিী হযরত ফাতমিা **যাহরাকে**) আ(. বুঝয়িছেনে এবং বংশক্রমধারা অনুযায়ী বষিয়টি **বশি্বনবীর**) সাঃ(পবত্রি আহলে বাইতরে ১১ জন মাসুম ইমামগণরে ক্ষত্রেে প্রযােজ্য হবে।

শব্দমূল : আল্লাহ, কাউসার, শয়িা ও সুন্নী, তাফসীর, কােরআন

কাউসার সম্পর্কে বভিন্নি ফরেকাসমূহ বশিষেত শয়িা ও সুন্নী মাযহাবরের মধ্যে প্রচলতি অভমিতগুলাের মধ্যে অনকে অভমিতই এক প্রকার কােরআনরে উপর চাপয়িে দওেয়া ও মনগড়া ব্যাখ্যা বলে ববিচেতি হয়। কাউসার শব্দটি পবত্রি কুরআনরে বহুল অর্থবশিষ্টি ও উপমাসমৃদ্ধ শব্দগুলাের একটি, যে বষিয়ে শয়িা ও সুন্নী মাযহাবরে তাফসীরে ত্রশিটরিও অধকি অভমিত বর্ণতি হয়ছে। বশেরিভাগ অভমিতগুলাে তাবয়েীগণ থকেে বর্ণতি হয়ছে। তাদরে সুউচ্চ সম্মান ও মর্যাদার বষিয়টি অক্ষুন্ন রখেইে উল্লখে করা প্রয়ােজন যে, জ্ঞানগত প্রমাণাদি ও বদ্যিমান তথ্যসূত্ররে ভত্তিতিে তাদরে অভমিতগুলাের অকাট্যতার জন্য যথষ্টে নয়। এখানে একটি বষিয়রে প্রতি বশিষেভাবে গুরুত্বারােপ করা জরুরী, আর তা হচ্ছে পবত্রি কােরআনরে আয়াতরে তাফসরি বােঝার লক্ষ্যে আয়াতে ব্যবহৃত শব্দাবলী ও বাক্যাবলীর অর্থ ও ব্যাখ্যার প্রতি গভীর ও সুক্ষভাবে মনােযােগ রাখতে হবে।

এখানে মূল প্রশ্ন হল, শয়িা ও সুন্নী মাযহাবরে শীর্ষ মুফাসসরিদরে দৃষ্টতিে কাউসাররে প্রকৃত অর্থ কি? আর আমাদরে বক্ষ্যমাণ গবষেণামূলক প্রবন্ধরে প্রকৃত উদ্দশ্যে হলাে নাযলিরে সময়কার কাউসাররে প্রকৃত অর্থ, উপমা ও দৃষ্টান্ত উদ্ঘাটন করা।

2. ইমাম মাহদী)আ (.কি বাহ্যিক অস্তিত্বমান?

মোহাম্মাদ মজিনুর রহমা[1]

ভূমিকা:

ইমাম মাহদী মনোনীত ইমামতধিারার (.সা) হলনে রাসূলুল্লাহর (.আ) সর্বশষে তথা দ্বাদশতম মাসুম ইমাম; যে মহান ইমামকে ঘরিে মানুষরে আগ্রহ এবং জল্পনাকল্পনার কোন অন্ত নইে। আবার এ ইমাম - বশ্বিাসকে দূর্বল ও বভ্রিান্ত করতে -সম্পর্কে মানুষরে আকদিা একশ্রণীের লোকরো অনবরতভাবে নানাবধি সন্দহেরে উদ্রগে ছড়াচ্ছে।

তাই আমরা বক্ষ্যমাণ প্রবন্ধে এ প্রসঙ্গে প্রচলতি একটি বশিষে প্রশ্নরে জ্ঞানর্নিভর ও গবষেণাধর্মী উত্তর তুলে ধরব; প্রশ্নটি হচ্ছে - বাহ্যকি (.আ) কভিাবে আমরা মনে নতিে পারি যে ইমাম মাহদীর অস্তত্বিমান?

শুধু কি রাসূলুল্লাহ (সা.) থকেে বর্ণতি ইমাম মাহদী (আ.) সম্পর্কে স্বল্পসংখ্যক কছিু হাদীস ও রওেয়ায়তে; যা কছিু বইয়রে মধ্যে ছড়য়িে ছটিয়িে রয়ছেে সটোই কি দ্বাদশ ইমামরে অস্তত্বিরে প্রতি আমাদরে বশ্বিাস স্থাপনরে ক্ষত্রেে যথষ্টে? অথচ মানব মস্তস্কিরে গঠন প্রকৃততিে এ ধরনরে ধারণা বাহ্যত দৃষ্টতিে খুবই অবাস্তব বষিয়। অন্যভাবে বলা যায় য,ে এমনটি কিভিাবে আমরা প্রমাণ করতে পারি ইমাম মাহদী (আ.) সত্যইি ইতহিাসে অস্তত্বিবান? মানসকি ও আত্মকি বশিষে কোন পরস্থিতিইি কি এ বশ্বিাসকে মানুষরে মনে উদ্গীরণ করছে?

1. mizan2468@yahoo.com

چکیده مقالات به زبان اندونزی

Tiga Prinsip Dasar Perdamaian Antar Bangsa dalam Perpekstif Imam Ali (as)

Rahman Dahlan.[۱]

Abstrac:

Filosofi kehidupan kolektif dan individu dalam masyarakat didasarkan pada perdamaian dan persaudaraan. Karena prinsip inilah sehingga al-Qur'an, sejarah hidup dan perkataan Amir al-mukminin Imam Ali (as) memberikan nilai yang sangat tinggi terhadap perdamain. Kedamaian dalam kehidupan sosial Dan kesabaran Imam Ali (as) selama 25 tahun pun harus dilihat dari sudut pandang yang sama.

Dalam al-Qur'an dan perkataan Amirul Mukminin (as), ada tiga prinsip dasar yang sangat penting untuk menciptakan perdamaian antar negara, bangsa dan masyarakat, dan dapat merubah sejarah kehidupan manusia ke arah yang lebih baik. Yaitu; Menghormati hak asasi manusia, menghormati kepribadian orang lain, dan menerima hak orang lain. Ketiga prinsip dasar ini adalah kunci kebahagiaan, keamanan, dan kesejahteraan di tengah masyarakat.

Islam mengajak semua manusia untuk melakukan rekonsiliasi dan perdamaian bahkan Islam juga mengajak seluruh ahli kitab untuk hidup dalam persatuan dan kedamaian. Perang diperlukan hanya ketika kemuliaan Islam hilang di tangan musuh dan musuh menginginkan kehancuran Islam dan berjuang untuk tujuan ini. Dalam pandangan Islam membunuh seorang manusia sama dengan membunuh seluruh manusia, begitupun dengan keselamatan seorang manusia sama pentingnya dengan keselamatan seluruh umat manusia. Hal ini menunjukkan pentingnya keamanan dalam Islam dan mengungkapkan semangat menghormati kemanusiaan.

Kata kunci: Al-Qur'an, Imam Ali, Tiga Prinsip dasar, Perdamaian, Menghormati Hak Asasi Manusia, Menghormati Kepribadian, Memberi Orang Lain Hak untuk Hidup.

---

1. Islamic Research Scalar, PhD pada jurusan Perbandingan Tafsir, di Almusthafa Internasional university/rahmanjawad12@gmail.com.

چکیده مقالات به زبان برمه‌ای

1-အစၥလာမ္မီအစိုးရအား တည္ေထာင္ျခင္း

ေကာက္ႏုတ္တင္ျပသူ။။ရွိက္ရဂ်မားလ္ဟုိစိုင္းန္မာဇင္ဒရာနီ(ျမန္မာ)[1]

အႏွစ္ခ်ဳပ္

႐ိုေသေလးစားရသည့္

ေအမာမ္ဟုိစိုင္း(န)(အ.စ)၏အဇာဒါရီျပီလုပ္ၾကသူမ်ားသည္ေအမာမ္ အေပၚ အခ်စ္ ေမတၱာထားၿပီး မာတမ(ခ) ရင္ထု ၾကေပသည္။ ေအမာမ္ဟုိစိုင္း(န)(အ.စ)၏ ႏွိပ္စက္၊ည,ဥ္းပန္း၊ မတရားအသတ္ျဖတ္ခံရမႈ... အတြက္ မ်က္ရည္က်ရ ေပသည္။ ေအမာမ္ဟုိစိုင္း(န) (အ.စ)၏ ၀မ္းနည္းေၾကကြဲမႈအတြက္ မဂ္လစ္ေတာ္မ်ား ကို မိမိတို႔၏ အခ်ိန္မ်ား ပစၥည္း၊ဥစၥာမ်ား ကိုယ္ခႏၶာ ႏွင့္ အသက္မ်ား ကိုရင္းၿပီး ကာကြယ္ရေပမည္။ငါတို႔သိထားရမည့္အခ်က္ရွိပါသည္။

ထိုအခ်က္မွာကိုယ္ေတာ္ေအမာမ္ဟုိစိုင္း(န)(အ.စ)သည္ စစ္မွန္သည့္ အစၥလာမ္မစ္ အစိုးရ၊ အခ်ဳပ္အျခာအာဏာကို ထူေထာင္ရန္အတြက္ လိုလားခဲ့ေပသည္။ ေအမာမ္ဟုိစိုင္း (န)(အ.စ)၏ ျမင့္ျမတ္လွသည့္ ရည္ရြယ္ခ်က္အတြက္ ပိတ္ဆို႔မႈအေၾကာင္းအရာမ်ား ျဖစ္ေပၚခဲ့ေပသည္။ ထိုပိတ္ဆို႔မႈမ်ားကို ဖယ္ရွင္းျခင္းျဖင့္ ေအမာမ္ဟုိစိုင္း(န)(အ.စ) ၏ ျမင့္ျမတ္သည့္ရည္ရြယ္ခ်က္ကို ဆြတ္ခူးႏိုင္မည္ျဖစ္ပါသည္။

အီရန္ အစၥလာမ္မစ္ ျပည္သူ႔ သမၼတ ႏိုင္ငံ ရွိ ေအမာမ္ဟုိစိုင္း(န)(အ.စ) ၏ ေနာက္လိုက္ ေနာက္သားမ်ားျဖစ္သည့္ ကၽြန္ေတာ္တို႔ရွိအာမ်ားအေနျဖင့္ က်က္သ ေရမဂၤလာ၊လာဒ္လာဘ္ႏွင့္ ျပည့္စုံသည့္ တရားေတာ္မွ ခ်ျပီထားသည့္ ၀မ္းနည္းျခင္းအတြက္ မေဟာ္ရမ္လမ်ားတြင္ က်င္းပသည့္ မဂ္လစ္ေတာ္မ်ား သာစူအာ ((၉) ရက္ေျမာက္ မေဟာ္ရမ္) မ်ား၊အာ႐ႈရာ မ်ား၊က်ဟ္လန္မွမ်ားျဖင့္ အလ်ာဟ္ဟို

1. Jamal.hussein97@gmail.com 00989196912472

အရှင့်မြတ်သခင်၏ မေတ္တာ၊ဂရုဏာတော်ဖြင့် အစ္စလာမ်မစ် အချုပ်အခြာ အာဏာ တည်တံ့ခိုင်မြဲရေးအတွက် အခက်၊အခဲများကို ဖြေ ရှင်းနိုင်ရန်အတွက် မဖြစ်မနေ အသက်ဖြင့်နှလုံးသားဖြင့်(ကာယ၊ဉာဏ်ဖြင့်)ကြိုးစားရပေမည်။

ထိုမှသာ တရားမျှတပြီး ကော်သား ရင်သား မခွဲခြားသည့် နိုင်ငံ ၊ မြို့ ၊ ရွာ ၊ ရပ်ကွက် ၊မိသားစု တည်ဆောက်နိုင်မည်ဖြစ်ပါသည်။ ထို့ပြင် တမန်တော်မြတ် မိုဟမ္မဒ် (ဆ)နှင့် အဲဟ်လေ့ဘိုက် (အ.စ) ၏ ရည်ရွယ်ချက်ကို ဆက်လက်ပြီး အကောင်ထည်ဖော် နိုင် ထိန်းသိမ်းနိုင်မည်ဖြစ်ပါသည်။ထို့ပြင် အစ္စလာမ် ရန်သူများ ၏ အန္တရာယ် အသွယ်သွယ် နှင့်တိုက်ခိုက်မျိုးစုံကိုလည်းခုခံကာကွယ်နိုင်မည်ဖြစ်ပါသည်။

သော့ချက်ကြသည့် စကားလုံးများ ။ ။ အေမာမ် ဟိုစိုင်းန် (အ.စ) ၊ အစ္စလာမ်မစ် အစိုးရ၊ကော်သားရင်သား

2-ကမ္ဘာ့ငြိမ်းချမ်းရေးအတွက်အခြေခံမူသုံးချက်အီမာမ်အလီ (အ.စ)၏အမြင်

ဒေါက်တာ မိုဟမဆဒ် ယအ်ကူဗ်ဗရှဝီး ဆပ် (ပါကစတန်)[1]

ဘာသာပြန်ဆိုသူ။။။ဟာဂ်ရှိက်ရှဂ်မားလ်ဟိုစိုင်းန်မာဇင်ဒရာနီ(မြန်မာ)

အနှစ်ချုပ်

လူ့ပတ်ဝန်းကျင် အသိုင်းအဝိုင်း တွင် စုပေါင်း ၍ ဖြစ်စေ တစ်ဦးတစ်ယောက်တည်းဖြစ်စေ ဘဝ တည်ဆောက်ကြသည့် ဒိန မှာ ငြိမ်းချမ်းမှုနှင့် ညီနောင် စိတ်ဓာတ်ဖြင့် နေထိုင်ရန် ဖြစ်ပါ သည်။ ၎အခြေခံမှု ဘက်သို့ ကျမ်းတော်မြတ်ကုရ်အာန် မှ လမ်းညွှန် ထားပါသည်။ သာသနာ့ အကြီး အကဲများ အထူးသဖြင့် အမီးရလ်မိုအ်မေနီးန် အီမာမ် အလီ (အ.စ) ၏ ဩဝါဒတော်များနှင့် ဘဝ တည်ဆောက်မှုမှလည်း ငြိမ်းချမ်းရေးနှင့်ပတ်သက်သည့် သတင်းစကားများကို တွေ့မြင်နိုင်ပါသည်။ ယုတ်စကြိုယ်တော့ အလီ (အ.စ) အနေဖြင့် ၂၅နှစ် တိုင် သည်းခံမှု တရားကိုလည်းကျွမီးမောင်းထိုးပြမှုဖြင့်ကြည့်နိုင်ပါသည်။

ကျမ်းတော်မြတ်ကုရ်အာန်နှင့် အမီးရလ်မိုအ်မေနီးန် အီမာမ် အလီ (အ.စ) ၏ ဩဝါဒ တော် များ တွင်နိုင်ငံပေါင်းစုံ ၊ ယဉ်ကျေးမှုများ ၊ လူမျိုးများ နှင့် ပတ်ဝန်းကျင် အသိုင်းအဝိုင်း များ အကြား ငြိမ်းချမ်းရေး ပေါ်ပေါက်လာရန် အတွက် ရေးအခြေခံ မူသုံးရပ် (ခ) သုံးချက် ရှိကြောင်း သိရှိရပါသည်။ ၎အခြေခံ မူသုံးရပ် သည် အလွန်တရာ အရေးကြီး ပါသည်။ မှို လူသားများ ၏ ရပိုင်ခွင့်ကို လေးစား ခြင်း (ခ) လူ့အခွင့်အရေးကို လေးစားခြင်း ၊ အခြားသူများ ၏ ရွက်စီယသ် (ခ) ကိုယ်ရည်ကိုယ်သွေး ကိုလေးစား ခြင်း ၊အခြားသူများအတွက် အသက်ရှင်သန်ပိုင်ခွင့်ကို အသိအမှတ်ပြုပေးခြင်း နှင့် ၎တို့ကိုလည်းပဲ ပတ်ဝန်းကျင် တွင် နေထိုင်ခွင့် ပေးခြင်း တို့ဖြစ်ပါသည်။လုံခြုံမှုငြိပ်ဝပ်ပိပြားမှုမရှိခြင်း၊ပတ်ဝန်းကျင်နှင့်အများနှင့်ဆိုင်သည့် အခက်အခဲ ဒုက္ခများ သည် ၎ အခြေခံ မူ သုံးချက် အပေါ် သို့မဟုတ်

1. Jamal.hussein97@gmail.com

တစ်ချက်ချက်အပေါ်လိုက်နာကျင့်သုံးမှုပြီးသည့်အတွက်ကြောင့်ဖြစ်ပါသည်။

အစ္စလာမ်သာသနာ သည် မို့ လူသားများ အားလုံး အားပြန်လည် သင့်မြတ် ရေး နှင့် ငြိမ်းချမ်းရေး အတွက် ဖိတ် ကြားပါသည်။ယုတ်စြ ကောင်းကင်ကျ ကျမ်းရရှိထားသူများ ကို လည်း ဘဲ စည်းလုံးညီညွတ် မှု ရှိရန် အတွက် သာလျှင် ဖိတ်ခေါ် ထားပါသည်။ အစ္စလာမ် ဘာသာ တွင်ရန်သူများ ၏ လက်များဖြင့် အစ္စလာမ် ၏ ဂုဏ် ကျက်သရေ ကုန်ဆုံးအောင်ပြီးချိန်မှသာလျှင် စစ် ပဲကြို အရေးကြီး လိုအပ် ကြောင်း ပြဆိုထား ပါသည်။ အစ္စလာမ် ဘာသာ တွင် လူသားတစ်ဦး တစ်ယောက် ကို သတ် ဖြတ်ခြင်း အား လူသားအားလုံး ကို သတ်ဖြတ်ခြင်း မည်ကြောင်း လူသားတစ်ဦး တစ်ယောက်ကိုကယ်တင်ခြင်းသည်လူသားအားလုံးအားကယ်တင်ခြင်းမည်ကြောင်း သတ်မှတ်ပြဋ္ဌာန်းထားပါသည်။ ဤအချက်သည် အစ္စလာမ် ဘာသာတွင်ငြိမ်းချမ်းရေး နှင့်လုံခြုံငြိမ်ဝပ်ပိပြားရေးကိုအရေးပါအရေးကြီးကြောင်းကိုပြသနေပါသည်။

ယခု အရေးကြီး လိုအပ်သည့် အချက်မှာ ဤသီအိုရီ နှင့် အခြေခံမှု အား ကျွန်ုပ်တို့၏ ဘဝ နှင့် ပတ်ဝန်း ကျင်တွင်အသက်ဝင်လာအောင်ပြုရန်ဖြစ်ပါသည်။ ဤအခြေခံမှု အား ဘဝ၏ ကဏ္ဍ အမျိုးမျိုး အစုံစုံတွင် အသက်ဝင်လာအောင် ပြုလုပ်ရမည်ဖြစ်ပါသည်။ထိုမှသာ ကျွန်ုပ် တို့ ပြောင်းလဲ ကြပေ မည်။ ကျွန်ုပ်တို့ ၏ပတ်ဝန်းကျင်အသိုင်းအဝိုင်းလည်းပြောင်းလဲသွားပေမည်။

သော့ချက်ကြသည့် စကားလုံးများ ။ ။ အေမာမ် အလီ (အ.စ) ၊ အခြေခံ မူသုံးချက် ၊ ငြိမ်းချမ်း ရေးနယ်ပယ် ၊ လူ့အခွင့်အရေးအားလေးစားခြင်း ၊ အခြားသူများ ၏ ကိုယ်ကျင့်တရား အားလေးစားခြင်း ၊ အခြားသူများ အတွက် အသက်ရှင် သန်ခွင့်ကို လက်ခံပေးခြင်း

چکیده مقالات به زبان بلتی

هلژحمه قرآن نه امام علیؑ فیقپوے نظرینگ میونی کهم تهونی کهه دوکپافری بنیادی لسنه خسوم

بلتی سکتی شوقبجیس بیکهن :حجه الاسلام شیخ محمد حسن زاهدی
Zahidihasan8@gmail.com
09107572494+09010429851 لس سونگنه تهوکپا یا کڑه تنگما فری نمبر
ر بیکهن :حجه الاسلام شیخ دکترمحمدیعقوب بشوی(استاد و پژوهشگرجامعه المصطفی العالمیه)

چهوغو لسنه خسوم

گومگوے خپیره: هلژحمه امام علی علیه السلامِ فیقپوے نظرینگ (خسمبینگ)بنیادی لسنه خسوم میونی برینگ کهمتون ینگ زوم زوم بیام یونی برینگ تهون چوکپه یودپی لسنه خسوم یود دی لسنه خسومپوبی سترونگ لوکهه میدکهه میدله گوارگوسفی ان۔

اسلامی دی هلژحمه چهوسپوبی بزویکهه هلتسنه میونی چکفری بزویکهه دوکسے دوک لنگ بیایودپونه جمی بزویکهه دوکسے دوک لنگ بیا یودپو؛ میونی برینگ ککه فونوے بزویکهه کهم تهونی کهه دوکپه یودپو ان،یوبی فری قرآن کریم نه ینگ هلژحمونی دوک لنگ فیسے مولا حضرت امیرالمؤمنین علیؑ فیقپوے دوک لنگ کنینگ نو کهم تهونی کهه دوکپه یودپوینگ اجتماعی زندگی بیایودپی بارینگ زومسے دوکسے دوک لنگ بیایودپوله دی هلژحمه چهوسپوبینگ سکیدے سفارش سونگسےموتپو اهمیت مینے یود۔

هلژحمه امامی فیقپو لونشو هڑژغه(۲۵)چوب چدے شخفه یودپو سه یو فری ان سوک زیربه یودپو نوزین گوا گوید۔

قرآن نه هلژحمه امامی کسل کُنینگ نو بنیادی لسنه خسوم میونی برینگ ،گڑونگنه گڑونگ برینگ یا یولنه یول برینگ تهون چوکپه یود پو؛ کهم تهون بیا یود پو ان (دی کهم تهون بیا یودپو ینگ کهم تهونی کهه دوکپه یود پو له اشین رگید)گوانه دی بزوستو ملسه موتپو له میونی برینگ تهوبه گوید ینگ دیوبی اهمیت پو اشین یود۔

دیکهه بنیادی لسنه خسوم یود دےلسنه خسومپو دو ان،۱ ۔ چیکپو میونی حق کنی سترونگ لوکهه بیا یود پو ان،۲۔اے چیکپو میونگ کهوتی برینگ چیک چیکپو نه دریسے کهم تهونی کهه دوکپه یود پو ینگ چیک چیکپوله احترام یقپه یود پو ان۔

۳۔اے چیکپومیونگ له دی دنیادی کهه سوله سا خسونے دوکپه یودپی زندگی بیا یودپی حق یودپی ان زیربه یودپو له قبول بیا یودپو ؛ سنینی هڑژانه ان زیر به یود پو ان، گوانه دی لسنه خسوم؛ پو میونی برینگ امن خٹپه

یودپی لمیک ان.

گوانه اسلامِ دی هلژحمه چهوسپو بی میونگ گانگمه له کهم تهونی کهه دوک زیربه یودپی فیوخله دے تهونی منپو اهل کتاب (یهود و نصارا ی پونگله سه میونگ گانگمنه کهم تهونی کهه دوک زیرےسکت زیرید، یو بی فری اسلامِ دی هلژحمه چهوسپو بی سی تهنو بیا یود پو ده وخله ضروری ان زیرید؛ پغزی دی چهوسپو انمید گوید زیرسنه یا هژژیسمید گوید زیرسنه ده وخله تهنو بیاسے چهوسپو سترونگ زیرید دو مید زیرسنه مینگه چک ژدبفنه می گانگمه ژدبفنه ژوخ ان پغزی مینگه چک خسون چوکهنه می گانگمه خسون چوکفه ان زیرے کسل بیونگسے یود،گوانه دی بزویکهه میونگ گانگمه کهم تهونی دوکپه یودپو له اشین ستودے میونگ گانگمه له نون چوکسید.

گو تهوس خپیرونگ :

امام علی علیه السلامِ فیقپوے بنیادی گوتهوس لسنه خسوم .

،کهم تهونی چیتنح ، میونی حق کنی سترونگ لوکه ، اے میونی احترام بیا یود پو ، ایونگ له سادی دنیا دینگ دوکپی زندگی بیا یود پی حق یود زیر بو له ان زیربه یود پو.

چکیده مقالات به زبان تاجیکی

Усули сегонаи эҷоди заминаи сулҳ дар байни миллатҳо аз дидгоҳи Имом Алӣ (р)

Акрамхон Зиёдулло

Чакида

Фалсафаи зиндагии иҷтимоӣ ва фардии дин, бар пояи сулҳу бародарӣ дар ҷомеъа аст ва ба ин далел, дар Қуръон ва калом ва сираи Амиралмӯъминин ҳазрати Алӣ(р) арзиши зиёде ба мафҳуми сулҳ дода шудааст.

Дар ҳаёти иҷтимоӣ, Ислом бар ҳамзистии мусолиматомез таъкид мекунад ва ҳатто сабри тӯлонии 25-солаи ҳазрати Алиро низ бояд аз ҳамин зовия нигарист.

Дар Қуръон ва фармоишоти Амиралмӯъминин(р) се асл барои эҷоди сулҳ миёни кишварҳо, миллатҳо ва ҷомеаҳои гуногун мушоҳида мешавад, ки хеле сарнавиштсоз ва муҳим аст. Асли риояти ҳуқуқи инсонӣ, асли эҳтиром ба шахсияти дигарон ва асли пазириши ҳаққи ҳаёт барои дигарон, ки ин се асл, калиди амният ва рафоҳ дар ҷомеа аст.

Ислом ҳамаи инсонҳоро ба сӯи сулҳу оштӣ даъват мекунад ва ҳатто аҳли китобро низ, танҳо дар баробари як калима, ба ваҳдат ва инсиҷому ҳамбастагӣ даъват мекунад. Дар Ислом ҷанг, танҳо дар сурате лозим меояд, ки шукӯҳу шавкати ислом дар дасти душманон аз байн биравад. Ислом қатли як нафарро баробар бо қатли тамоми инсонҳо ва наҷоти як шахсро баробари наҷоти ҳамаи башарият медонад ва аз ин тариқ, арзиши сулҳро бар ҳама ошкор мекунад.

Калидвожаҳо

Имом Алӣ, се асл, усули сегона, заминаи сулҳ, эҳтиром ба ҳуқуқи инсон, эҳтиром ба шахсияти дигарон, пазириши ҳаққи ҳаёт барои дигарон.

چکیده مقالات به زبان ترکی

İmam Ali'nin (a.s) perspektifinden milletler arasında barış için bir temel oluşturmanın üç ilkesi

Abdollahtalayo[1]

Gözden geçirmek:

Dinin sosyal ve bireysel hayat felsefesi, toplumda barış ve kardeşliği esas alır ve bu ilkeden dolayı Kuran'da ve Amir-i Müminin İmam Ali'nin (a.s) söz ve tavırlarında büyük değer verilmiştir. Barış kategorisi, sosyal hayatta İslam bir arada var olmuştr.

Kuran'da ve Amir el-Mü'minin (as)'ın sözleriyle, farklı ülkeler, milletler ve toplumlar arasında barışı sağlamak için çok önemli ve önemli olan üç ilke vardır: İnsan haklarına saygı ilkesi; başkalarının kişiliğine saygı ilkesi Başkaları, toplumdaki güvenlik ve refahın anahtarıdır.

İslam bütün insanları barışa ve uzlaşmaya, hatta Ehl-i Kitap'ı bir tek kelime ile birlik ve beraberliğe davet eder.İslam'da savaş ancak İslam'ın şanı düşmanların elinde kaybolursa gereklidir. tüm insanların katledilmesiyle bir kişinin öldürülmesi ve tüm insanlığın kurtuluşu ile bir kişinin kurtuluşu, böylece barışın herkes için değerini ortaya koymaktadır.

Anahtar Sözcükler: İmam Ali, üç ilke, barış alanı, insan haklarına saygı, başkalarının karakterine saygı, başkaları için yaşam hakkının kabulü.

Tanıtım

۱. سید عبدالله طلایی (ترکیه، دکترای تفسیر تطبیقی جامعه المصطفی العالمیه Abdollahtalayo@gmail.com)

چکیده مقالات به زبان سندی

سورت بينہ جي آيت ∠ ۾ شيعہ فريقين جي نگاھ ۾

ترجمو: مداح حسين مخلصي (Mdah181@gmail.com)

ليکڪ: محمد يعقوب بشوي

تت

خير ۽ شر، ٻہ اهڙا قضيا آهن: جيڪي هميشہ هڪ ٻئي جي آمهون سامهون بيٺل هئا ۽ آهن. طول تاريخ ۾ ڏسجي تہ، جيڪي حق جا پيروڪار آهن، اهي حق پرست ۽ خيرالبريہ جي نشاني سان سڃاتا ويندا آهن ۽ جيڪي باطل جا طرفدار آهن انهن کي شيطانيت ۽ شرالبريہ جي علامت سان ڄاتو ويو آهي.

قرآن مجيد جي سوره مبارڪ بينہ جي ست نمبر آيت ۾ پڻ انهن ٻنهي قضين يعني (خيرالبريہ ۽ شرالبريہ) جي باري ۾ ذڪر آيو آهي.

هن مقالي ۾ اها ڪوشش ڪئي ويئي آهي تہ معتبر ۽ مستند حوالن ۽ انهن ثبوتن سان جيڪي ٻنهي فريقين جي لاءِ قابل قبول پڻ آهن، هنن ٻن تاريخي قضين جي حقيقي مصداقن کي حاصل ڪجي.

ٻنهي فريقن جي ڪيترن ئي روايتن ۾ خيرالبريہ جو مصداق حضرت اميرالمؤمنين علي ابن ابي طالبؑ ۽ ان جي شيعن کي سڏيو ويو آهي، اهي روايتون پنٽيهہ (٣۵) راوين کان نقل ڪيون ويون آهن ۽ تمام گهڻن طريقن سان نقل ٿيل آهن (ڪن انهن روايتن کي چاليهن طريقن يا ان کان وڌيڪ طريقن ساڻ نقل ڪيو آهي) جيڪي اعتبار جي لحاظ کان تمام گهڻا معتبر آهن، حالانڪ عام طور ائين ناهي هوندو. ان روايتن جي گهري ڇنڊڇاڻ کان پوءِ ان آيت جي شان نزول ۾ اهو چئي سگهجي ٿو تہ: هيءُ آيت طولِ تاريخ ۾ شيعيان عليؑ جي فڪري سلسلي لاءِ ايتري تہ چٽي ۽ واضح آهي، جو هن آيت کي شيعت جو اصلي ۽ واقعي معرف قرار ڏيئي سگهجي ٿو.

مهم لفظ: خير البريہ، شرالبريہ، فريقين، ڇنڊڇاڻ